ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

از تالیف جناب کمالات مآب ابو عبد اللہ المعروف بہ مولوی غلام العلی القصوری مبین غوامض دقیقہ

مسمی

بالشافیہ

ترجمہ اردو

حمویہ

فی الرد علی الجہمیہ

از تصنیف لطیف سند المحدثین مستند المجتہدین شیخ الاسلام امام الہمام ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن تیمیہ الحرانی

در مطبع محمدی واقع لاہور مطبوع گردید

۱۹۸۰۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین
اما بعد ابو عبد اللہ معروف بغلام العلی ابن حافظ داود ابن حافظ
شیخ محمد ابن حافظ مرتضی القصوری غفر اللہ لہ و لھم برادران دین
اور مخلصان صادق الیقین کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ معرفت
وجود ذات اور صفات مقدسہ حضرت باری عز اسمہ کے ہر ایک پر
واجب ہے اور صحت ہر عبادت اور معاملات کی اوسی پر موقوف اور بحکم
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ علت غائیہ
خلق مخلوق سے یہی ہے اور اصل مقصود ابلاغ قرآن اور ارسال رسل کا
بھی یہی ہے اور قرآن شریف بیان اس امر عظیم سے مملو ہی اور رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مبین قرآن کے ہین بواضح ترین تقریر کی تفصیل فرمائی
ہی پس سب پر واجب ہے کہ اس مقصود کو بذریعہ قرآن اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کی حاصل کرین اور غیر راستونکا قصد نکرین اکثر لوگون نے کہ بغیر اس ذریعہ
سنیہ کے قصد تحصیل اس مطلب کا کیا ہے ازدست وہ مطلب ہے دور رہی اور
راہ گم کیا اور عالم حیرانی مین سرگردان ہوئی اور سلف صالح یعنی صحابہ و تابعین

رضوان اللہ علیہم کہ مشہود لہم بالخیر اور افضل القرون مین سے ہین جب اس ذریعہ کو
ہا تھہ سی ندیا کامیاب اور فائز المطلب ہوئی آور چونکہ ان دنون مین تصنیفات سلف
کے مفقود اور نایاب ہین سو طالب کثرون نے اس مطلب عظمی کیواسطی اور راہ اور ذرائعہ اختیار
کئی اور طریق سلف کا چہوڑ دیا اور طریق متاخرین پر کہ تصنیفات انکی جابجا پہیل
رہین ہین اعتماد کیا ایسی وقت مین اس عاجز کو رسالہ حمویہ فی الرد علی الجہمیہ تصنیف شیخ
الاسلام حافظ ابن تیمیہ کا دستیاب ہوا اور اس رسالہ سی بہرہ وافی حاصل کیا
لیکن بسبب عربی عبارت کے فہم اکثر عوام کا سمجہنی مطالب اسکی سے قاصر ہوا اس
لئیے اس عاجز کے دل مین آیا کہ زبان اُردو سلیس مین ترجمہ کری تاکہ یہہ فائدۂ تام
اور مائدہ عام ہووے پس باعانت ایک دوست دینی کے کہ متکفل تحریر مسودہ کا
ہوا تہا چند روز مین فراغت حاصل ہوئی اور اصل نسخہ ایک ہی تہا حتی الوسع
صحت مین بہت سعی کی اگر باوجود اس سعی کے کوئی غلطی ترجمہ مین رہگئی ہو امیدوار
عفو کا ہون ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ
علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا
واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا
علی القوم الکافرین اور اس ترجمہ کا
نام شافیہ فی ترجمۃ الحمویہ
رکہا گیا والمامول
من اللہ القبول
فقط

بسم الله الرحمن الرحيم ما تقول سادة العلماء أئمة الدين أحسن الله تعالى إليهم أجمعين في آيات الصفات كقوله تعالى الرحمن على العرش استوى وقوله تعالى ثم استوى إلى السماء وهي دخان وغير ذلك من الآيات وأحاديث الصفات أيضا كقوله صلى الله عليه وسلم قلوب بني آدم بين إصبعين من أصابع الرحمن وقوله يضع الجبار قدمه في النار وغير ذلك وما قالت العلماء فيه و

ابسطوا القول في ذلك مثابين ما جورين إن شاء الله تعالى الجواب الحمد لله رب العلمين قولنا فيها ما قال الله تعالى ورسوله والسابقون الأولون من المهاجرين والأنصار والذين اتبعوهم بإحسان وما قاله أئمة الهدى بعد هؤلاء الذين أجمع المسلمون على هدايتهم ودرايتهم وهذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال کیا فرماتی ہین علما برگزیدہ پیشوایان دین کی احسان کری اللہ تعالی اُن سب پر بیچ آیات صفات کے جیسا کہ فرمایا ہی اللہ تعالے نے اَلرَّحمٰنُ عَلَے الْعَرْشِ اِسْتَوٰے یعنی رحمن نے قرار پکڑا اوپر عرش کے اور جیسا کہ فرمایا ثُمَّ اسْتَوٰے اِلَی السَّمَآءِ وَهِیَ دُخَانٌ یعنی پھر متوجہ ہوا طرف آسمانکی اور وُہ دُہوان تہا اور سوا اسکے اور آیات سی اور نیز کیا فرماتے ہین بیچ احادیث صفات کے جیسا کہ فرمایا ہی رسول اللہ صلعم نے قلوب بنی آدم بین اصبعین من اصابع الرحمن یعنی دل بنی آدم کی بیچ دو اُنگلیون کے ہین اُنگلیون رحمان کی سی اور مثل قول آنحضرت صلعم کے یضع الجبار قدمہ فی النار یعنی رکہیگا اللہ تعالی قدم اپنا بیچ آگ کے اور سوا اسکی ایسی اور احادیث صفات مین کیا فرمایا ہے علمانے بیچ اُن آیات صفات اور احادیث مین بیان کرو صاف اسباب مین ثواب پاؤگے اور اجر پاؤگے اگر چاہیگا اللہ تعالی

جواب

سب حمد واسطے اللہ رب العلمین کے ہے قول ہمارا بیچ اسبات کے وہی ہی جو فرمایا اللہ تعالی نے اور رسول اُسکی نے اور وہ ہی کہ کہا ہے سابقون اولون نے کہ مہاجرین اور انصار ہین اور جو کہا ہے تابعین اور ائمہ مجتہدین نے کہ اتفاق کیا تمام مسلمانون نے بعد تابعین کے اوپر ہدایت اُنکی اور اوپر سمجہہ اونکی کے اور یہہ

وہ طریق ہے کہ واجب ہی اوپر کل مخلوق کے بیچ اسبات کے اور غیر اوسکے

یعنے رجوع کرنا طرف قول اللہ تعالے اور اوسکی رسول اور صحابہ اور تابعین اور تبع

تابعین کے واجب ہے کیونکہ اللہ سبحانہ تعالی نے بہیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھہ

ہدایت کے اور دین حق کے تاکہ نکالے لوگونکو اندہیری سے نور مین ساتھہ حکم رب

اونکے کے طرف راہ اللہ غالب ور محمود کے اور گواہی دی اللہ تعالے نے

واسطے اوس رسول کے کہ بہیجا مین نے اُسکو بلانے والا طرف آپنی ساتھہ حکم آپنے

کے اور حکم کیا اوسکو یہہ کہ کہہ دے لوگونکو هٰذِهٖ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيرَةٍ

أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي یعنے راہ میرا ہے بلاتا ہوں مین طرف اللہ کے اوپر بصیرت

کے اور بلاتا ہے وہ جو تابع دار میرا ہے پس محال ہے بیچ عقل اور دین کے یہہ بات

کہ ہو چراغ روشن یعنی محمد صلعم کہ نکالا ہے اللہ تعالی نے سبب اوسکی لوگونکو طرف

نور کے اور اُتاری طرف اسکے کتاب سچی تاکہ فیصلہ کرے درمیان لوگونکے جس

چیز مین کہ وہ اختلاف کرتے ہین اور حکم کیا اللہ تعالے نے لوگونکو کہ پہیرا دین

جہگڑے دین اپنے کے طرف اوس کتاب اور شریعت کے کہ لائی ہین اسکو پیغمبر

صلعم اور وہ پیغمبر بلاتا ہے طرف اللہ کے اور طرف راہ اوسکی کے ساتھہ حکم اسکے کے

سمجہہ سوچ کر اور خبر دی اللہ تعالی نے کہ تحقیق کیا ہے اللہ تعالی نے واسطے اوسکی اور

واسطے اُمت اوسکی کے دین انکا اور تمام کے اوپر اونکی نعمتین آپنی پس باوجود اسکے

کہ ہووی ایسا پیغامبر اور وہ چہوڑ دے باب ایمان اور علم کو مشتبہ اور غیر معلوم اور

نہ تمیز کرے درمیان اسماء اور صفات کے کہ لایق ہین واسطے اللہ کے اور غیر لایق

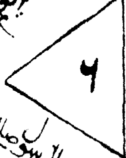
ہین واسطے اسکی پس تحقیق تمیز کرنا اسماء حسنی اور صفات اُسکیکا جڑ دین کی اور بنیاد ہدایت

والواجب على جميع الخلق في هذا الباب وفي غيره فان الله سبحانه وتعالى بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالهدى ودين الحق ليخرج الناس من الظلمات الى النور باذن ربهم الى صراط العزيز الحميد وشهد له بانه بعثه داعيا اليه باذنه وسراجا منيرا وامره ان يقول هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن اتبعني فمن المحال في العقل والدين ان يكون السراج المنير الذي اخرج الله به الناس من الظلمات الى النور وانزل معه الكتاب بالحق ليحكم بين الناس فيما اختلفوا فيه وامر الناس ان يردوا ما تنازعوا فيه من دينهم الى ما بعث به من الكتاب والحكمة وهو يدعو الى الله والى سبيله باذنه على بصيرة وقد اخبر الله تعالى بانه اكمل له ولامته دينهم واتم عليهم نعمته محال مع هذا وغيره ان يكون قد ترك باب الايمان والعلم ملتبسا مشتبها ولم يميز ما يجب لله تعالى من الاسماء الحسنى والصفات العليا وما يجوز عليه وما يمتنع عليه فان معرفة هذا اصل الدين واساس الهداية

5

اور افضل اور بہت ضروری اُن اموروں سے ہے کہ پیدا کرین اسکو دل اور حاصل کرین
اسکو نفس اور سمجھین اسکو عقلین پس کس طرح ہوا ایسی کتاب اور ایسا پیغمبر اور وہ
لوگ کہ افضل الخلق ہین بعد انبیا کے یعنے صحابہ و تابعین نہ حکم کرین اس باب مین
از روی اعتقاد اور قول کے اور محال ہے یہہ بہی کہ ہوا ایسا پیغمبر کہ سکہلایا اوسنے
امت اپنی کو سب کچہہ یہان تک کہ طریقہ پائخانہ کا بہی - اور فرمایا کہ چہوڑا مین نے
تمکو زمین سفید پر یعنے دین کہ رات اسکی مثل دن کے روشن ہے نہ روگردان ہوگا
اس دین سے پیچہے میری مگر ہلاک ہونے والا اور حدیث صحیح مین ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلعم نے کہ نہین بہیجا اللہ تعالی نے کسی نبی کو مگر تہا حق اوپر اوس رسول کے کہ سمجہاوے
اُمت اپنی کو جو بہتر جانے بیچ حق اونکے اور منع کرے اوس سے کہ برا جانے بیچ
حق اونکے - اور کہا ابوذر نے تحقیق وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور کوئی ویسا جانور نہین کہ پہیرتا دو بازو اپنے بیچ آسمان کے مگر ذکر کیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے حال اوس جانور کا اور کہا عمر بن الخطاب نے
کہ کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے بیچ ایک جگہہ کے
اور ذکر کیا ابتدا پیدایش خلقت کا اور انتہا اوسکا یہان تک کہ داخل کیا یعنے
ذکر کرنے مین اہل جنت کو بیچ جنت کے اور اہل دوزخ کو بیچ دوزخ کی یاد رکہا
اس بات کو اوس شخص نے کہ یاد رکہا اوسنے اور فراموش کردیا اس بات کو
اُس شخص نے کہ فراموش کردیا رواہ البخاری - پس باوجود تعلیم امور دقیق
نافع دین کے محال ہے یہہ کہ چہوڑدی یون مین آیات صفات کو کہ پہیرین اسکو
ساتہہ زبانون اپنے کے اور دلون اپنے کے بیچ صفت رب اپنے کے اور معبود اپنے کے

وافضل واوجب النسب ان يقر ومعرفته النفوس وادركته العقول فكيف يكون ذلك الكتاب وذلك الرسول صلى الله عليه وسلم وافضل خلق الله تعالى بعد النبيين لم يحكموا في هذا الباب اعتقادا وقولا ومن المحال ايضا ان يكون النبي صلى الله عليه وسلم قد علم امته كل شيء حتى الخراءة وقال تركتكم على البيضاء ليلها كنهارها لا يزيغ عنها بعدي الا هالك وقال فيما صح عنه ايضا ما بعث الله من نبي الا كان حقا عليه ان يدل امته على خير ما يعلمه لهم وينهاهم عن شر ما يعلمه لهم وقال



ابو ذر لقد توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وما طائر يقلب جناحيه في السماء الا ذكر لنا منه علما وقال عمر بن الخطاب قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقاما فذكر بدء الخلق حتى دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم حفظ ذلك من حفظه ونسيه من نسيه رواه البخاري ومحال مع تعليم كل شيء لهم فيه منفعة في الدين وان دق ان يترك تعليمهم ما يقولونه بالسنتهم ويعتقدونه في قلوبهم في ربهم ومعبودهم

کہ پہچاننا اوس معبود کا غایتہ معرفتون کا ہے - اور عبادت اسکی شرف
مقصودونکی ہے اور پوہنچنا طرف اوسکی غایت مطلبونکا ہے - بلکہ یہی خلاصہ
دعوت نبوت کا ہے اور برگزیدہ مقصودون رسالتہ الہی سے ہے - پس کیونکر وہم
کریگا وہ شخص کہ اسکے دل مین تہوڑا سا حصہ ایمان اور حکمت کا ہی اس بات مین
کہ نہو واقع بیان اس قسم کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر تمام اور کمال
وجہ کے پہر اگر بیان ہی کیا پیغمبر نے تو محال ہے یہہ کہ تحقیق بہتر متون کے
اور افضل زمانون کے قصور کرین اسبات مین زیادہ کرکے یا ناقص کرکے پہر محال ہے
یہہ بہی کہ ہون نہ جانیوالے اہل قرون کہ جنمین بہیجے گئے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم یعنے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین نہ بیان کرنے والے اس قسم کے
حق ظاہر کو کیونکہ سبب اسکا یا نہ جاننا اور نا کہنا ہے یا اعتقاد خلاف حق کا اور
قول خلاف صدق کا ہے یہہ دونو منع ہین - اسپر پہلے بات اس لئے منع ہے
کہ وہ شخص جسکی دل مین تہوڑی سے حیاتے اور طلب علم کے اور قصد عبادت کا
ہو - ہی واسطے اوسکی یہہ بحث اور سوال - اور معرفتہ حق کے - اس بات مین
بہت بڑا مقصود مقصودون اوسکی کا اور بہت بزرگ مطلب مطلبون اسکے کا
یعنے بیان اس شی کا کہ لائق ہے اعتقاد اوسکا واسطے معرفتہ کیفیت رب اور
صفات اوسکے کے اور حالانکہ نہین ہے کوئی نفس صحیح کہ بہت شوق رکہتا
ہو طرف کسی شی کے زیادہ معرفتہ رب کے سی اور یہہ امر معلوم ہے ساتہہ فطرت
اصلی کی پس کیونکر تصور کیا جاوی کہ باوجود قائم ہونے ان باعثون کے کہ بہت
قوی ہین بہ نسبت اور باعثون کے ہٹ رہین اس بحث سی وہ سردار یعنے

سبیل العلین الذی معرفته غایة المعارف وعبادته اشرف المقاصد والوصول الیه غایة المطالب بل هذا خلاصة الدعوة النبویة وزبدة الرسالة الالهیة فکیف یتوهم من فی قلبه ادنی مسکة من ایمان وحکمة ان لا یکون بیان هذا الباب قد وقع من الرسول صلی الله علیه وسلم علی غایة التمام ثم اذا کان قد وقع ذلک فمن المحال ان خیر امته وافضل قرونها قصروا فی هذا الباب زائدین فیه او ناقصین عنه ثم من المحال ایضا ان یکون القرون الفاضلة

التی بعث فیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم کانوا غیر عالمین وقائلین فی هذا الباب بالحق المبین لان ضد ذلک اما عدم العلم والقول واما اعتقاد نقیض الحق وقول خلاف الصدق وکلاهما ممتنع اما الاول فان من فی قلبه ادنی حیاة وطلب للعلم ونهمة فی العبادة یکون هذا البحث والسؤال عنه ومعرفة الحق فیه اکبر مقاصده واعظم مطالبه اعنی بیان ما ینبغی اعتقاده لا معرفة کیفیة الرب وصفاته ولیست النفوس الصحیحة الی شیء اشوق منها الی معرفة هذا الامر وهذا امر معلوم بالفطرة الوجدیة فکیف یتصور مع قیام هذا المقتضی الذی هو من اقوی المقتضیات

يقع اولئك وانما كونهم كانوا الغفلة عن ذكر الله فكيف اعظمهم اكبابا على طلب الدنيا و واشدهم اعراضا عن الله و بل انما يقع في اجلاف الخلق الا بما يقع في مجموع عصورهم هذا يتخلف عنه مقتضيات اولئك

صحابہ بیچ تمام زمانون اپنے کے بلکہ یہہ بات غیر ممکن ہے کہ ظہور مین آوی بیچ
احمق ترین خلقت کے اور بہت ہو نہہ پہیر نیوالے کے اللہ کے سے اور بہت
گری ہوے اوپر مطلب دنیا کے اور غافل ذکر اللہ کے سی - پس کسطرح ظاہر ہو یہہ
بات بیچ ان بزرگون کے یعنے ہٹ رہنا - ایسا ہونا اونکا اس مسئلہ مین معتقد
غیر حق کا یا قایل غیر حق کا - پس یہہ بات نہین سمجھتا اسکو کوی - مسلمان اور نہ
عاقل کہ پیچہانتا ہے حال جماعت صحابہ کا یہہ کلام اسباب مین زیادہ ہی اس سے
کہ ممکن ہو لکہنا اوسکا اس فتوی مین اور پورا کرنا اوسکا - جانتا ہے اس باتکو
وہ شخص کہ طلب کرے اوسکو اور ڈہونڈے اوسکو - اور بہی نہین جائز یہہ - کہ
پچہلے بہت جاننیوالے ہون اگلون سے جیسا کہ کہتے ہین بعضے غبی کہ نہین
پیچہانتے ہین قدر سلف کا اور نہین پیچہانتے ہین اللہ اور رسول اور مومنونکو
حق پیچہاننے انکیکا - جیسا کہ امر کیا گیا ہے اور کہتے ہین کہ طریقہ سلف کا
سلامتی والا اور طریقہ خلف کا محکم اور اچہا اور بہتر ہے - اگرچہ یہہ عبارت
سبب صادر ہوے بعض علما سی مراد لئے جائینگے ساتہہ اوسکی معنے صحیح پس تحقیق
یہہ بدعتی غبیے فضیلت دیتی ہین طریقہ خلف کو کہ وہ فلسفیونسے ہین اور جو انکے
پیرو ہین طریقے سلف پر اور سبب اوسکا یہہ ہے کہ گمان کرتے ہین یہہ بدعتے
بسبب کم فہمی اپنے کے اس بات کو کہ طریقہ سلف کا مجرد ایمان ہے ساتہہ الفاظ
قرآن اور حدیث کے بغیر سمجہنے کے مثل امیون اور ان پڑہون کے کہ کہا ہے
اللہ تعالے نے بیچ حق انکے کے وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ
یعنے بعضے اونکی ان پڑہ ہین کہ نہین جانتے کتاب کو مگر آرزوئین دل اپنے کو

فيه معتقدين غير الحق او قائليه فهذا لا يعتقده مسلم ولا عاقل عرف حال القوم ثم الكلام في هذا الباب اكثر من ان يمكن سطره في هذه الفتوى واضعافها يعرف ذلك من طلبه و تتبعه ولا يجوز ايضا ان يكون الخالفون اعلم من السابقين

كما قد يقوله بعض الاغبياء ممن لم يعرف قدر السلف ولا عرف الله ورسوله والمؤمنين به حقيقة المعرفة المامور بها ان طريقة السلف اسلم وطريقة الخلف اعلم واحكم وان كانت هذه العبارة اذا صدرت من بعض العلماء قد يعني بها معنى صحيحا فان هؤلاء المبتدعين الذين يفضلون طريقة الخلف من المتفلسفة ومن حذا حذوهم على طريقة السلف انما اتوا من حيث ظنوا ان طريقة السلف هي مجرد الايمان بالفاظ القرآن والحديث من غير فقه لذلك بمنزلة الاميين الذين قال الله تعالى فيهم ومنهم اميون لا يعلمون الكتاب الا اماني

اور کہتے ہین کہ طریقہ خلف کا نکالنا ہے معانے نصوص کا کہ پہرے ہوئی ہین حقیقتون اپنی سے ساتھہ طرح طرح کے مجازات اور غریب لغات کے ۔ پس یہہ ظن فاسد ہے کہ موجب ہوا ہی کہنے اِن باتونکو کہ مضمون اِن باتونکا ڈالنا اسلام کا ہے پیچھے پیٹہہ کے اور حالانکہ جھوٹہہ باندہا ہے انہون نے اوپر طریقہ سلف کے اور گمراہ ہوئے ہین بیچ بہتر جاننے طریقہ خلف کے ۔ پس جمع کیا انہون نے جہالت طریقہ سلف کو بسبب جھوٹ کہنے کے اوپر انکی جہالت اور گمراہی کو بسبب اچھا جاننے طریقہ خلف کے اور سبب اِس گمراہی کا اعتقاد کرنا انکا ہے اسبات پر کہ نہین ہے فی الحقیقۃ کوئی صفۃ اللہ کے کہ دلالت کرتے ہین اوپر اسکے یہہ نصوص بسبب شُبہات فاسدہ کے شریک ہوئے ہین بیچ اُن شُبہونکی اپنے بہائی کافرون سے جب اعتقاد کیا انہونے نفی صفات الٰہی کا حقیقت مین یعنی حقیقت مین کوئے صفت نہین ہے اور باوجود اسکی ضرور تہا نصوص کو معنی سے تو ہوگئی حیران درمیان ایمان کے ساتھہ لفظ کے ۔ اور درمیان سپرد کرنے معنی کے طرف اللہ کے اور اسکا نام رکہا ہے طریقہ سلف کا اور حیران ہے درمیان پہیرنے معانے کے ساتھہ طرح طرح کے تکلف کے اور اسکا نام رکہا ہے طریقہ خلف کا ۔ پس ہوا یہہ عقیدہ باطل مرکب فساد عقل سے اور انکار سے ساتھہ نصوص کے ۔ کیونکہ نفی صفات مین ۔ اعتماد کیا انہون نے اوپر امور عقلیہ کے کہ ظن کیا انہون نے ان امور عقلیہ کو دلایل ظاہرہ ۔ حالانکہ وہ شُبہات ہین ۔ اور پہیرا انہون نے نصوص کو اپنی جا سی لیس جسوقت بنا کیا انہون نے امر اپنی کو اوپر اُن دو مقدمہ جہوٹونکے ہوا نتیجہ اسکا جاہل سمجہنا پہلونکا ۔ اور بیوقوف جاننا اونکا اور اعتقاد کیا انہون نے کہ تہے وہ سلف

وان طريقة الخلف هي استخراج معاني النصوص المصروفة عن حقائقها بانواع المجازات وغرائب اللغات وشواذ التأويلات فهذا الظن الفاسد اوجب تلك المقالة التي مضمونها نبذ الاسلام وراء الظهر وقد كذبوا على طريقة السلف وضلوا في تصويب طريقة الخلف فجمعوا بين الجهل بطريقة السلف في الكذب عليهم وبين الجهل والضلال بتصويب طريقة الخلف وسبب ذلك اعتقادهم انه ليس في نفس الامر صفة دلت عليها هذه النصوص بالشبهات الفاسدة التي شاركوا فيها اخوانهم من الكافرين

فلما اعتقدوا انتفاء الصفات في نفس الامر وكان مع ذلك لا بد للنصوص من معنى بقوا مترددين بين الايمان باللفظ وتفويض المعنى وهي التي يسمونها طريقة السلف وبين صرف اللفظ الى معان بنوع تكلف وهي التي يسمونها طريقة الخلف فصار هذا الباطل مركبا من فساد العقل والكفر بالسمع فان النفي انما اعتمدوا فيه على امور عقلية ظنوها بينات وهي شبهات والسمع حرفوا فيه الكلام عن مواضعه فلما ابتنى امرهم على هاتين المقدمتين الكاذبتين كانت النتيجة استجهال السابقين استبلاههم واعتقاد انهم كانوا

قوم اُمّی اَن پڑہ مثل نیک بختون عامہ کے نہین کوشش کے اونہون نے بیچ معرفۃ حقایق لہیے کے اور نہین سمجہے وہ دقایق علم الٰہی کے - اور تحقیق خلف فاضل بڑہ گئے ان کل باتون مین سلف سی پہر یہہ قول اگر تدبیر کرے اسکو انسان تو پاویگا اسکو بیچ نہائت گمراہی کے کسطرح ہون یہہ متاخرین زیادہ عالم کہ بہت ہوا بیچ امور دین کے اضطراب ونکا اور گاڑہا ہوا ہے بیچ معرفت اللہ کے حجاب اونکا بہت جاننے والے اللہ کو اور اسمار اوسکی کو اور صفات اسکیکو سابقین اولین سے اور مہاجرین انصارسی حالانکہ خبردی ہے اوس شخص نے یعنی فخرالدین رازی نے کہ واقف ہی اوپر انجام کار اُن متاخرین کے حقیقت حال اونکی سے جیساکہ کہا ہے
شعر لَعَمْرِیْ لَقَدْ طُفْتُ الْمَعَاهِدَ کُلَّهَا قسم ہے بقا اپنے کی کہ تحقیق پہرا مین بیچ تمام - ہم عصر مِن اپنے کے ٥ وَسَیَّرْتُ طَرْفِیْ بَیْنَ تِلْکَ الْمَعَالِمِ اور پہیرے مینی آنکہہ اپنے بیچ ان معلومات کے ٥ فَلَمْ اَرَ اِلَّا وَاضِعًا کَفَّ حَائِرٍ پس نہین دیکہا مین کسی شخص کو مگر رکہنہ والا تہا ہتیلی حیرانی کے ٥ عَلٰی ذَقْنٍ اَوْ قَارِعًا سِنَّ نَادِمٍ اوپر تہوڑی کے یا ٹہکورنے والا دانت ندامت کا اور اقرار کیا متاخرین متکلمین نے یا از روئی تابعداری اس قول کے یا اپنے طرف سی بیچ کتابون اپنے کے جو تصنیف کی ہے اونہون نے ساتہہ مثل قول بعض رئیسان اپنے کے وہ قول یہہ ہے
شعر نِهَایَةُ اِقْدَامِ الْعُقُولِ عِقَالٌ - نہایۃ سعے عقلونکی بند ہوتا ہے ٥ وَاَکْثَرُ سَعْیِ الْعَالَمِیْنَ ضَلَالٌ - اور اکثر کوشش علماء کے گمراہی ہے ٥ وَاَرْوَاحُنَا فِیْ وَحْشَةٍ مِنْ جُسُوْمِنَا - اور روح ہماری بیچ پریشانی کی ہین کوشش ہاری ہے ٥ وَحَاصِلُ دُنْیَانَا

قوماً اُمّیین بمنزلة الصالحین من العوام ثم لم یتبحروا فی حقائق العلم بالله ولم یتفطنوا دقیق العلم الالٰهی وان الخلف الفضلاء حازوا اقصب السبق فی هذا کله ثم هذا القول اذا تدبره الانسان وجده فی غایة الضلالة کیف یکون هولاء المتأخرون [illegible] الذین اضطرابهم وغلطهم فی معرفة الله جاهم واخبر الواقف علی نهایة اقدامهم بما انتهی الیه مرامهم حیث یقول شعر لعمری لقد طفت المعاهد کلها وسیرت طرفی بین تلک المعالم

10

فلم ار الا واضعاً کف حائر علی ذقن او قارعاً سن نادم واقروا علی نفوسهم بما قالوه متمثلین او منشئین له فیما صنفوه من کتبهم مثل قول بعض رؤسائهم شعر نهایة اقدام العقول عقال واکثر سعی العالمین ضلال وارواحنا فی وحشة من جسومنا وحاصل دنیانا

اذی ووبال - اور حاصل دنیا ہماری کا ایذا اور وبال ٥ ولم نکتسب من بحثنا
طول عمرنا - اور نہین حاصل کیا ہمنے بحث اپنی سے تمام عمر اپنی مین ٥ سوا
ان جمعنا فیہ قیل وقال - سوا اسبات کے کہ جمع کیا ہمنے بیچ اسکی جھگڑا اور
قول دوسری کا اونمین سے یہہ ہی تحقیق غوطہ مارا ہینے دریائی عمیق مین اور چھوڑ
دیا ہینے اہل اسلام کو اور علوم انکی کو اور کوشش کی ہینے بیچ اوسکی کہ منع کیا
اونہون نے مجکو - اور اگر اب تدارک کری رب میرا ساتھہ رحمت اپنی کے بیچ
حق میرے کی پس افسوس ہے اوپر میری خبردار ہو کہ مین مرتا ہون اوپر عقیدہ مان
اپنے کے - اور کہا ہے دوسری ان متاخرین ہی کہ اکثر زیادہ تر شک والی بیچ
ایمانکے نزدیک موت کے صاحب کلام کے ہین - یعنی متاخرین - یہہ متکلمین
مخالف سلف کے جب تحقیق کیا جاوی امر اونکا نہین پائی جاتے نزدیک اونکی
حقیقت علم الہی کی اور خالص معرفت الہی کی سی کوئی خبر اور نہین واقف ہین
اصل معرفت سی اور نشانی اوسکی سے کیونکر ہون یہہ متعصب اور حجاب کرے
گئے اور کم مرتبہ والے اور پیچھے آنے والے اور حیران اور بہکے ہوئے بہت
جاننے والے اللہ کے ذات کو اور اسمار اوسکی کو اور صفات اوسکی کو اور بہت
محکم بیچ امور ذات الہی کے اور آیات الہی کے سابقین اولین مہاجرین انصار سے
اور بہت جاننے والی تابعین اور تبع تابعین ہی کہ وارث انبیار کے اور خلیفہ
رسولونکی اور نشانے ہدایت کے - اور چراغ اندھیرونکی ہین اور بہت جاننے
والے ان لوگون سی کہ سبب اونکی قایم ہوئے ہی کتاب اللہ کے اور وہ اوپر
اوس کتاب کے قایم ہوئی ہین اور بیچ حق اونکی کے گواہی دیتی ہے کتاب اللہ کے

اذى ووبال * ولم نكتسب من بحثنا طول عمرنا * سوى ان جمعنا فيه قيل وقال
وقول الآخر منهم لقد خضت البحر الخضم وتركت اهل الاسلام وعلومهم وخضت في الذي نهوني عنه والآن ان لم يتداركني ربي برحمته فالويل لفلان و ها انا اموت على عقيدة امي ويقول الآخر منهم اكثر الناس شكا عند الموت اصحاب الكلام ثم هؤلاء المتكلمون المخالفون للسلف اذا حققت عليهم الامر لم يوجد عندهم من حقيقة العلم بالله و خالص المعرفة خبر ولا وقفوا

11

ذلك على عين ولا اثر كيف يكون هؤلاء المتعصبون المحجوبون المفضولون المسبوقون الحيارى المتهوكون اعلم بالله واسمائه وصفاته واحكم في باب ذاته وآياته من السابقين الاولين من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان من ورثة الانبياء وخلفاء الرسل واعلام الهدى ومصابيح الدجى الذين بهم قام الكتاب وبه قاموا وبهم نطق الكتاب

اور یہ گواہے دیتی ہین اوپر کتاب اللہ کے - یہہ وہ لوگ ہین کہ بخشا اللہ نے
اونکو اسقدر علم اور حکمت کہ بڑہ گئے ہین بسبب اوسکی تمام امتون سے اور گہیر لیا ہے
اونہون نے حقایق معرفت الٰہی کو اور بہید اوسکی کو اسقدر اگر جمع کئے جاوین
حکمتین غیرون کے مقابلہ اونکے البتہ حیا کرین مقابلہ سے - پہر کسطرح ہون
خیر قرون امت کے ناقص علم اور حکمت مین ان کمینون متکلمین سے خصوصًا
علم الٰہی اور احکام اور اسمار اور آیات اوسکی مین اور کسطرح ہون یہہ جزری
فلسفیون کے اور تابعدار اہل ہند اور یونان کے اور وارث مجوسیون اور
مشرکین کے اور بہکائی ہوئی یہود اور نصاری کے اور صابئین ور مثل
اونکی کے زیادہ جاننے والے ذات اللہ کو ان لوگون سے کہ ورثۃ الانبیاء
اور اہل قرآن اور ایمان کے ہین اور سوا اسکی نہین کہ مقدم لایا ہون مین اس
مقدمہ کو اسواسطے کہ جسپر ثابت ہو یہہ مقدمہ جان لیگا طریقہ ہدایت کا اور مکان
اسکا ہر امر مین اور جان لیگا اس بات کو کہ گمراہے اور بہٹکنا غالب ہوا ہے
اوپر بہتونکی متاخرین سے بسبب ڈالدینی اونکے کتاب اللہ کو پیچہے پیٹھہ کے
اور بسبب مونہہ پہیرنے اونکے ظاہر دلائل سے کہ جنکو لائی ہین پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اور بسبب چہوڑ دینے بحث اور تفتیش طریقہ سابقین تابعین کے
اور بسبب طلب کرنے معرفت الٰہی کے اوس شخص سے جو نہین پہچانتا اللہ کو
اور نا پہچاننا اوسکا ثابت ہی اقرار اوسکی سے اور شہادت امت کی سے
اور بہت قراین سے - اور نہین مراد میرے ایک شخص معین بلکہ مین بیان
کرتا ہون حال جنس انکی کا اور جنس اونکی کا اور جب غرض یہہ ہے تو دیکھو کتاب

الله تعالی من اوله الی آخره وسنة رسول الله صلی الله علیه وسلم من اولها الی آخرها ثم عامة کلام الصحابة و التابعین ثم کلام سائر الائمة مملو بما هو اما نص و اما ظاهر فی ان الله سبحانه وتعالی فوق العرش وانه فوق السماء مثل قوله تعالی وانا فوق کل شیء وعلی کل شیء وانه فوق السماء و فوق العرش مثل قوله تعالی الیه یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعه و قوله تعالی انی متوفیک ورافعک الی وقوله تعالی ءامنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض فاذا هی تمور ام امنتم من فی السماء ان یرسل علیکم حاصبا وقوله تعالی بل رفعه الله الیه وقوله تعالی تعرج الملٰئکة والروح الیه وقوله تعالی یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیه وقوله تعالی یخافون ربهم من فوقهم

الله کے اول سے آخر تک اور احادیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اول سے آخر تک پہر عام کلام صحابہ اور تابعین کے اور کلام ایمہ مجتہدین کے کہ بہری ہوئی ہے نصا یا ظاہرا اسباب مین کہ اللہ سبحانہ تعالے اوپر آسمانونکے ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے فوق کل شیء یعنی اوپر ہر چیز کے ہے وعلی کل شیء یعنی اللہ اوپر ہر چیز کے ہی اور اسباب مین کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور عرش اوپر آسمانونکے ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ یعنی طرف اسکی چڑہتی ہین کلمہ پاک اور عمل صالح بلند ہوتی ہین طرف اسکی اور فرمایا اللہ تعالے نے انی متوفیک ورافعک الی یعنی تحقیق مین مہلت پوری کرنے والا ہون تیری ای عیسی اور اوٹہانے والا ہون تجہکو طرف اپنی اور فرمایا اللہ تعالے نے ءامنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض فاذا ہی تمور اور فرمایا ام امنتم من فی السماء ان یرسل علیکم حاصبا یعنے بے ڈر ہوتم اوس شخص سے کہ اوپر آسمانونکے ہے یہہ کہ وہ دہساوے تمکو زمین مین پس اسوقت وہ حرکت کرے یا نڈر ہوتم اُس شخص سے کہ اوپر آسمانونکے ہی کہ بہیجے اوپر تمہاری مینہ پتہرونکا اور فرمایا بل رفعہ اللہ الیہ یعنی بلک اوٹہالیا اللہ نے عیسی کو طرف اپنی اور فرمایا تعرج الملٰئکۃ والروح الیہ یعنے چڑہتے ہین فرشتے اور جبرائیل طرف اللہ کے اور فرمایا اللہ تعالی نے یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ یعنے تدبیر کرتا ہی کامون کے آسمانونسی طرف زمین کے پہر چڑہتے ہین وہ کام طرف اوسکے اور فرمایا اللہ تعالی نے یخافون ربہم من فوقہم یعنے ڈرتے ہین رب اپنی سی اوپر اونکی ہ

اور فرمایا اللہ تعالی نے ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ پہر ٹھہرا رب اوپر عرش کے
اور آیات اور اقوال استوی علی العرش کا کلام اللہ مین سات جگہہ مین ہے
جیسا کہ فرمایا الرحمن علی العرش استوی یعنی رحمن نے قرار پکڑا اوپر عرش کے
اور فرمایا یا ھامان ابْنِ لِی صَرْحًا لَعَلِّی اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰی
اِلٰہِ مُوسٰی وَاِنِّی لَاَظُنُّہٗ کَاذِبًا یعنی ای ہامان تیار کر واسطی میرے محل شاید مین پہونچون
رستون مین آسمانونکے پہر جہانک دیکہون موسی کی معبود کو اور میری اٹکل مین تو
وہ جہوٹا ہے اور فرمایا اللہ تعالے تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ یعنے اتارنا ہے
حکمت والی محمود سی اور فرمایا اللہ تعالے نے مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّکَ یعنے اوتارا گیا
ہے رب تیری سے اور مثل اسکی اسقدر آیات ہین کہ شمار نہین ہوسکتین مگر
تکلف سی اور احادیث صحیح اور حسن اسقدر ہین کہ نہین شمار کیا جاتا اونکا مثل قصہ
معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوترنا فرشتونکا رب اپنی سے اور چڑہنا
اونکا طرف اوسکی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتی نوبت بنوبت
آتے ہین رات اور دن مین چڑہتے ہین وہ فرشتی کہ رات کو رہتی درمیان تمہارے
طرف رب اپنی کے پس پوچہتا ہی اون سی اللہ تعالی اور حالانکہ بہت جانتا ہے
حال اونکا۔ اور حدیث صحیح مین کہ وارد ہی بیچ بیان حال خارجیونکی آیا ہے
آیا نہین امانت دار جانتی ہو تم مجکو اور حالانکہ مین امانتدار ہون اوسکا
کہ اوپر آسمانکے ہے آتی ہی مجکو خبر آسمانکے فجر کو اور رات کو اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حدیث منتر کے کہ روایت کیا اوسکو ابوداؤد اور
غیر اوسکی نے کہ رب ہمارا وہ اللہ ہے کہ اوپر آسمان کے ہی پاک ہے اسم تیرا

وقوله تعالی ثم استوی علی العرش فی سبعة مواضع الرحمن علی العرش استوی یا هامان ابن لی صرحا لعلی ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی اله موسی وانی لاظنه کاذبا تنزیل من حکیم حمید منزل من ربک الی امثال ذلک مما لا یکاد یحصی الا بتکلف وفی الاحادیث الصحاح والحسان ما لا یحصی مثل قصة معراج الرسول صلی الله علیه وسلم الی ربه ونزول الملائکة من عند ربهم وصعودها الیه وقوله ان الملائکة یتعاقبون باللیل والنهار فیعرج الذین باتوا فیکم الی ربهم فیسالهم وهو اعلم بهم وفی الصحیح فی حدیث الخوارج الا تأمنونی وانا امین من فی السماء یأتینی خبر السماء صباحا ومساء وفی حدیث الرقیة الذی رواه ابوداود وغیره ربنا الله الذی فی السماء تقدس اسمک

اور حکم تیرا بیچ آسمان اور زمین کے جسطرح کہ رحمت تیری بیچ آسمان کی ہے کر رحمت
اپنی بیچ زمین کے بخش واسطے ہماری گناہ ہماری اور خطائیں ہمارین تو رب
پاکونکا ہے نازل کر ایک رحمت رحمت اپنی سے اور شفا رشفا اپنی سے اوپر
اس بیماری کے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت بیمار ہووے
ایک تمہارے سے یا بیمار ہووے ایک بہائی بہایون اسکے سے پس کہے یہہ دعا
کہ رب ہمارا اوپر آسمانون کے ہے آخر تک اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بیچ حدیث اوعال یعنے بزکوہی کے کہ عرش اوپر بزکوہی کے ہی اور اللہ
اوپر عرش کے ہے اور وہ جانتا ہے حال تمہارا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ حدیث قبض روحکی کہ لیجاتا ہے فرشتہ روح کو طرف اوس آسمانکی
کہ جسمین اللہ ہے اور قول عبداللہ ابن رواحہ کا کہ شعر پڑہا تہا او سنے روبروے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پسند کیا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ یہہ ہے
شعر شہدت بان وعد اللہ حق * وان النار مثوی الکافرینا - گواہی
دیتا ہون مین اس بات کی وعدہ اللہ کا حق ہے ۵ اور تحقیق آگ مکان کافرون کا
ہے ۵ وان العرش فوق الماء طاف - وفوق العرش رب العالمینا -
اور تحقیق عرش اوپر پانی کے پہرتا ہے - اور اوپر عرش کے رب العالمین ہے ۵
اور قول امیۃ ابن ابی الصلت الثقفی کا جسنے شعر پڑہا تہا روبرو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پسند کیا آپنے اوسکو اور فرمایا کہ ایمان لایا شعر اسکا
اور کافر ہے دل اوسکا شعر مجدوا اللہ فہو للمجد اہل ۵ ربنا فی السماء امسی
کبیرا - بزرگی بیان کرو اللہ کی پس وہ لایق بزرگی کے ہی رب ہمارا اوپر آسمانکی ہوا بزرگ

امرك في السماء والارض كما رحمتك في السماء اجعل رحمتك في الارض اغفر لنا حوبنا وخطايانا انت رب الطيبين انزل رحمة من رحمتك وشفاء من شفائك على هذا الوجع و

قال صلى الله عليه وسلم اذا اشتكى احد منكم او اشتكى اخ له فليقل ربنا الله الذي في السماء وذكر الحديث وقوله في حديث الاوعال والعرش فوق ذلك والله فوق عرشه وهو يعلم ما انتم عليه وقوله في حديث قبض الروح حتى يعرج به الى السماء التي فيها الله وقول عبد الله ابن رواحة الذي انشد للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم واقره عليه شهدت بان وعد الله حق * وان النار مثوى الكافرينا * وان العرش فوق الماء طاف * وفوق العرش رب العالمينا * وقول امية ابن ابي الصلت الثقفي الذي انشد للنبي صلى الله عليه وسلم فاستحسنه وقال صلى الله عليه وسلم آمن شعره وكفر قلبه شعر مجدوا الله فهو للمجد اهل * ربنا في السماء امسى كبيرا

ساتھہ بنا بلند کے کہ آگے ہوا آدمیون سے - اور بنایا اوپر بناکے تخت سے ستر
خفا ما ینالہ بصر العین سے تری دونہ الملائکۃ صوبرا سے ایک بہید بہی پوشیدہ
نہین پاتے اسکو بینائی آنکہہ کے - دیکہتا ہی تو فرشتون کو کہ آگے اسکے مثل
تصویر کے ہین اور مثل ان اشعار کے اور بہی اقوال ہین جو نہین شمار کر سکتا کوئی
اونکی مگر اللہ اور بعض اوس بات سی کہ اول درجہ کے متواتر ہے لفظاً اور معنے
کہ حاصل ہوتا ہے اوس سے نہایت درجہ کا یقین یہہ ہے کہ تحقیق رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پوہچانے والے ہین اللہ کے طرف سی پوہنچا دیا اوسنے
طرف امت مدعوین اپنے کے یہہ بات کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور عرش
اوپر آسمانون کے اور یہہ اوپر عرش کے ہونا موافق فطرت کے ہے کہ پیدا
کیا اللہ تعالے نے اوپر اوسی فطرت کے تمام مخلوق کو عربی ہو یا عجمی کفر مین
یا اسلام مین مگر نہین سمجھتا وہ شخص کہ پہیردی فطرت اسکی شیطان نے اور سلف
سی اسمین اسقدر قول ہین اگر جمع کئی جاوین تو پوہنچ جاوین سیکڑون اور
ہزارون تک اور نہین ہے بیچ کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ کے اور نہ
مروی ہے کسی ایک سلف امت اور صحابہ اور تابعین سے اور نہ آئمہ دین سے
کہ جنہون نے پایا زمانہ ظہور بدعت اور اختلاف کا ایک حرف خلاف اسکی نہ نصاً
نہ ظاہراً اور نہین کہا ہے کسی نی ہرگز کہ تحقیق اللہ تعالی نہین ہے اوپر آسمان کے
اور نہ یہہ کہ تحقیق نہین ہے اوپر عرش کے اور نہ یہہ کہ تحقیق وہ بیچ ہر مکان کے
ہے اور نہ یہہ کہ تمام مکان نسبت اوسکی برابر ہین اور نہ یہہ کہ نہین ہے
داخل جہان مین اور نہ یہہ کہ نہین ہے خارج جہان سے اور نہ یہہ کہ متصل ہے

ولا منفصل ولا انه لا تجوز الاشارة الحسية اليه بالاصابع ونحوها بل قد ثبت في الصحيح عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم لما خطب خطبته العظيمة يوم عرفات في اعظم مجمع حضره رسول الله صلى الله عليه وسلم جعل يقول الا هل بلغت فيقولون نعم فيرفع اصبعه الى السماء ثم ينكبها اليهم ويقول اللهم اشهد غير مرة وامثال ذلك كثيرة فلئن كان الحق ما يقوله هؤلاء السالبون النافون للصفات الثابتة في الكتاب والسنة من هذه العبارات ونحوها دون ما يفهم من الكتاب والسنة اما نصا واما ظاهرا فكيف يجوز على الله ثم على رسوله ثم على خير الامة انهم يتكلمون دائما بما هو نص او ظاهر في خلاف الحق ثم الحق الذي يجب اعتقاده لا يبوحون به قط ولا يدلون عليه لا نصا ولا ظاهرا حتى يجيء انباط الفرس والروم وفروخ اليهود والنصارى والفلاسفة يبينون للامة العقيدة الصحيحة التي يجب على كل مكلف او فاضل ان يعتقدها لئن كان ما يقوله هؤلاء المتكلمون المتكلفون هو الاعتقاد الواجب وهم مع ذلك احيلوا في معرفته على مجرد عقولهم وان يدفعوا بما اقتضاه قياس عقولهم ما دل عليه الكتاب والسنة نصا

اور نہ یہہ کہ منفصل ہے اور نہ یہہ کہ نہیں جایز اشارہ حسّیہ طرف اوسکے ساتھہ انگلیون کے اور مثل اوسکی بلکہ تحقیق ثابت ہی بیچ حدیث صحیح کے جابر رضی اللہ تعالے عنہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا طویل دن عرفات کے بیچ جماعت عظیمہ کے کہ حاضر تہی پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور شروع ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تہے کہ خبردار ہو کہ پہونچا دیا مین نے پس کہا اصحاب نے کہ ہان پہونچا دیا آپنے پس اوٹہائی انگلی اپنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف آسمانکی اور جہکایا اوسکو طرف اصحاب کے اور فرمایا ای اللہ گواہ رہ اور موافق اسکی بہت حدیثین ہین اگر ہوتا حق یہہ جو کہتی ہین نفی کرنیوالے صفات کے اوندہی موہنہ گری ہوئی اور منکر صفات کے جو ثابت ہین بیچ قرآن و حدیث میں اس قسم کی عبارت سی اور سوا اسکی اور ناحق ہووہ شئی کہ مفہوم ہی قرآن و حدیث سی صریحاً یا ظاہراً تو کسطرح جایز ہی اوپر اللہ تعالیٰ کے اور اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خیر امت کے کہ بولتے ہتی ہمیشہ بات صریحاً و ظاہراً خلاف اس حق کے جو واجب ہے اعتقاد کرنا اوسکا اور نہ اشارہ کرتا اللہ۔ اور نہ رسول اوسکا اور نہ رہنمائی کرتے اوپر اوسکے نصاً اور ظاہراً یہان تک کہ یہہ پیدا ہوئی یہہ موٹی عامہ فارس اور روم کے اور چوزہ یہود اور نصارا اور فلاسفہ کے کہ بیان کرین واسطے امت کے عقیدہ صحیح۔ کہ واجب اوپر آدمیونکی اعتقاد اوسکا اسواسطی کہ کہتے ہین یہہ متکلمین تکلف کرنے والے کہ قول ہمارا واجب الاعتقاد ہی۔ اور یہہ چہوڑی گئی ہین بیچ معرفت حق کے اوپر مجرد عقلون اپنی کے اور اوپر اسبات کے کہ دفع کرین ہم ساتھہ قیاس عقلون اپنی کے اوسکو کہ دلالت کرتے ہی اوپر اوسکی کتاب اور سنت نصاً

17

یاظاہراً - پس اگر یہہ قول بدعتیون کا حق ہے تو چہوڑ دینا آدمیون کو بلاکتاب اور سنت کی بہتر اور نافع تہا بلکہ اس تقدیر پر وجود کتاب و سنت کا محض ضرر اصل دین مین ہے - کیونکہ حقیقت امر بزعم ان بدعتیونکے یہہ ہی کہ فرماتا ہی اللہ تعالے تحقیق تم ای جماعت بندونکی نہ طلب کرو معرفت اللہ کے اور اس چیزنکے کہ لایق ہے اسکو صفات سلبے اور ثبوتی سی نہ کتاب اور سنت سی اور نہ طریقہ سلف اُمت سی مگر تفکر کرو تم - پس جو پاؤ تم از روی عقل اپنے کے لایق واسطے اللہ کے پس صفت کرو تم اللہ کی ساتہہ اوسکے گو کتاب اور سنت مین پائی جاوی یا نہ پائی جاوی - اور جو نہ پاؤ تم اوسکو لایق اللہ کے اپنی عقلون مین پس صفت کرو تم اللہ کی ساتہہ اوسکی گو پائی جاوی بیچ کتاب اور سنت کے پہر اس جگہ ان بدعتیونکی دو فرقہ ہین اکثر اونکی یہہ بات کہتے ہین کہ جو شئی بیچ عقل کے ثابت نہ ہو - پس نفی کرو تم اسکے اور بعض اونکی کہتے ہین کہ توقف کرو تم بیچ اوسکی اور وہ چیز کہ نفی کردی اوسکو قیاس عقل تمہاری کا کہ تم بیچ اوسکی مختلف اور مضطرب ہو اور اختلاف کرتے ہو اختلاف بہت تمام اختلافونسی جو روے زمین پر ہین پس نفی کرو تم اوسکو اور تنازع کے وقت طرف اوسی بات کے رجوع کرو کہ تحقیق حق یہی ہے کہ یہہ حکم تعبدی ہی یعنے امتحان کئی گئی ہو ساتہہ اوسکی اور وہ شئی کہ ہو منقول بیچ کتاب اور سنت کے جو مخالف ہی قیاس تمہارےکی یا ثابت ہو وہ شئی کہ نہ سمجہی عقل تمہاری اس بناء پر کہ طریقہ اکثر انکیکا ہی پس جانو تم یہہ کہ اوتار گئی ہی واسطے امتحان تمہارےکے نہ واسطے اسبات کی کہ علم حاصل کرو تم اوترنے اوسکے سے اور نہ واسطے اسکی کہ پکڑو تم ادس سے

او ظلم الفتن کان ترک الناس الا کتاب وسنة اهدى لهم و انفع على هذا التقدير بل كان وجود الكتاب والسنة ضررا محضا في اصل الدين فان حقيقة الامر على ما يقوله هؤلاء انكم يا معشر العباد لا تطلبوا معرفة الله تعالى وما يستحقه من الصفات نفيا واثباتا لا من الكتاب ولا من السنة ولا من طريق سلف الامة ولكن انظروا انتم فما وجدتموه مستحقا له من الصفات فصفوه به سواء كان موجودا في الكتاب والسنة او لم يكن وما لم تجدوه مستحقا له في عقولكم فلا تصفوه به ثم هم هنا فريقان اكثرهم يقولون ما لم تثبته عقولكم فانفوه ومنهم من يقول بل توقفوا فيه وما نفاه قياس عقولكم الذي انتم فيه مختلفون ومضطربون اختلافا اكثر من جميع [illegible] على الارض فانفوه واليه عند التنازع فارجعوا فانه الحق الذي تعبدتكم به وما كان مذكورا في الكتاب والسنة مما يخالف قياسكم هذا او يثبت ما لم تدركه عقولكم على طريقة اكثرهم فاعلموا اني امتحنتكم [illegible] انما هو انزل [illegible] لا لتعلموا [illegible]

یمکن التبعد فہم منه ... على شواذ اللغة ووحشيها ... الالفاظ الغريبة في الكلام وان تسكتوا عنه مفوضين علمه الى الله تعالى مع نفي دلالته على شيء من الصفات هذا حقيقة الامر على رأي هؤلاء المتكلمين

وهذا الكلام قد ابتدأه طوائف منهم وهو لازم لجماعتهم لزوما لا محيد عنه ومضمونه ان كتاب الله تعالى لا يهتدى به في معرفة الله تعالى وان رسول الله صلى الله عليه وسلم معزول عن التعليم والاخبار بصفات من ارسله وان الناس عند التنازع لا يردون ما تنازعوا فيه الى الله والرسول صلى الله عليه وسلم بل الى مثل ما كانوا عليه في الجاهلية والى مثل ما يتحاكم اليه من لا يؤمن بالانبياء كالبراهمة والفلاسفة وهم المشركون والمجوس وبعض الصابئين وان كان هذا الرد لا يزيدهم الا ... ولا يرتفع به الخلاف ... اليهم وقد امروا ان يكفروا بهم وما اشبه حال هؤلاء المتكلمين بقوله الم تر الى الذين يزعمون انهم امنوا بما انزل اليك وما انزل من قبلك يريدون ان يتحاكموا الى الطاغوت

ہدایت ۔ لیکن اوتری ہے واسطی اوسکی کہ کوشش کرو تم واسطی نکالنی شاذ
اور نادر لغتون کے اور غیر مشہور الفاظون کے اور اسواسطی کہ چپ رہو تم اونسی
اور سپرد کرو تم علم اوسکا طرف اللہ کے ۔ اور جانو کہ یہہ آیات نہین دلالت کرتین
اوپر صفات الہی کے یہہ خلاصہ ہی رائی متکلمین کا یہہ کلام دیکھی ہے ہین نے تصریح
کئی ہوئی ایک جماعت کے اونہین سی ۔ اور وہ لازم ہی واسطی جماعت اونکی کے
ایسا لازم کہ نہین چارہ اوس سی ۔ اور حاصل مضمون اوسکا یہہ ہی کہ کتاب اللہ
کی نہین ہدایت کرتی بیچ معرفت اللہ کے اور تحقیق رسول اللہ کا معزول ہے
تعلیم اور خبر دینی صفات اللہ کے سی کہ بہیجا ہے اللہ نے اوسکو اور تحقیق آدمی
وقت تنازعہ کے نہ رجوع کرین جھگڑی اپنی طرف اللہ اور رسول کے ۔ بلکہ رجوع
کرین طرف اوسکی کہ تہی اوپر اوسکی بیچ جہالت کے ۔ اور رجوع کرین طرف مثل
اسکے ۔ کہ رجوع کرتا ہے طرف اوسکی وہ شخص کہ نہین ایمان لایا ساتہہ انبیا کے
مثل براہمہ اور فلاسفہ کے اور وہ مشرک اور مجوس اور بعض صابئین ہین اور
اگرچہ ہی یہہ رجوع کرنا ان بیدینون کا طرف غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نہین زیادہ کرتا اس مرمین مگر شدت اور سختی اور نہین وعدہ ہوتا ساتہہ اوسکے
اختلاف اونکا کیونکہ واسطی ہر فرقہ گمراہ کے طاغوت ہین یعنی معبود باطل ارادہ
کرتے ہین یہہ کہ متوجہ ہوویں واسطے فیصلہ کے طرف اونکی حالانکہ امر کئی گئی ہین
یہہ کہ انکار کرین اونکا اور یہہ کیا مشابہ ہی حال ان متکلمین کا ساتہہ قول اللہ تعالی
کے أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ
مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ

وَقَدْ اُمِرُوْا اَنْ یَّکْفُرُوْا بِهٖ وَیُرِیْدُ الشَّیْطَانُ اَنْ
یُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِیْدًا یعنے آیا نہین دیکہتا ہے تو ای محمد طرف ان
لوگون کے کہ زعم کرتے ہین اسبات کا کہ تحقیق وہ ایمان لائی ہین ساتہہ اوسکے
کہ اوتاری گئی ہے طرف تیری اور ساتہہ اوسکی کہ اوتاری گئی ہی پہلے تیری
ارادہ کرتے ہین اسبات کا کہ فیصلہ لیجاوین طرف معبودون باطلہ کے حالانکہ امر کیے
گئے ہین کہ انکار کرین اونکا اور چاہتا ہے شیطان یہہ کہ گمراہ کرے انکو گمراہ
کرنا دور جب کہا جاتا ہے ان بیدینون کو کہ آؤ تم طرف اوسکی کہ اوتاری ہی اللہ نے
اور آؤ طرف رسول کے یعنی واسطی فیصلہ کے دیکہتا ہے تو منافقون کو ہٹ رہتے ہین
تیری سی ہٹ رہنا پس کسطرح ہوگا حال اونکا کہ جسوقت پہونچے گی اونکو مصیبت
بسبب اوسکی کہ آگے بہیجا ہے ہاتہون اونکی نے پہر آوین تیرے پاس قسم کہاتے
ہوئی اللہ کی کہ نہین ارادہ کرتے تہی ہم مگر احسان اور توفیق کا۔ پس تحقیق یہہ
بدعتی جب بلائی جاتے ہین طرف اسکی کہ اوتاری ہی اللہ نے کتاب اپنی سے
اور بلائی جاتے ہین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بلایا جانا طرف
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وفات آنحضرتؐ کے بلانا طرف سنت اسکی کے
ہی تو منہہ پہیرتے ہین اوس سے اور کہتی ہین کہ ہم قصد کرتے ہین احسان کا
از روی علم اور عمل کے ساتہہ اوس طریقے کے کہ جاری کیا ہی ہمنے اور موافق
کرتے ہین دلائل عقلی اور نقلی کو۔ اور پہر یہہ شبہات کہ جنکو بزعم اپنی کے
دلائل بولتے ہین حاصل کیا ہے اونہون نے انکو طاغوت مشرکین اور صابئین
اور وارثون اونکی سے کہ امر کیا ہی اللہ تعالے نے کہ انکار کرو انکا اور وہ طاغوت

وقد امروا ان یکفروا به ویرید الشیطان ان یضلهم ضلالا بعیدا واذا قیل لهم تعالوا الی ما انزل الله والی الرسول رایت المنافقین یصدون عنک صدودا فکیف اذا اصابتهم مصیبة بما قدمت ایدیهم ثم جاؤک یحلفون بالله ان اردنا الا احسانا وتوفیقا فاذا دعوا الی ما انزل الله من الکتاب والی الرسول والدعاء الیه بعد وفاته الدعاء الی سنته اعرضوا عن ذلک وهم یقولون انا قصدنا الاحسان علما وعملا بهذه الطریقة التی سلکناها والتوفیق بین

۲۰

الدلائل العقلیة والنقلیة ثم انما هذه الشبهات التی یسمونها دلائل انما تلقوها عن طواغیت من المشرکین والصابئین وبعض ورثتهم الذین امروا ان یکفروا بهم مثل

٢١

فلان فلان ہین یا حاصل کیا ہی اونہون نے متبعین طاغوت سی کہ دل اونکے
یعنے ذرا سا تنگی ۔ یعنے تنازعہ
اپسمین ملی ہوئی ہین فرمایا اللہ تعالی نے فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما
شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما پس قسم ہے
تیری رب کی کہ نہ پورا ہوگا ایمان اونکا یہان تک منصف ٹہراوین تجکو بیچ
اوسکی کہ اختلاف ہو درمیان اونکی پہر نہ پاوین بیچ دلون اپنی کے کچھ تنگی
فیصلہ تیری سی اور قبول کرین راضی ہوکر۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے کان الناس
امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین وانزل معہم الکتاب بالحق
لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ وما اختلف فیہ الا الذین اوتوہ
من بعد ما جاءتہم البینت بغیا بینہم فہدی اللہ الذین
امنوا لما اختلفوا فیہ من الحق باذنہ واللہ یہدی من یشاء
الی صراط مستقیم۔ تہی آدمی ایک جماعت پس بہیجا اللہ نے انبیاء کو
بشارت دینی والے اور ڈرانے والے اور اوتاری ساتہہ اونکی کتاب سچی
تا کہ فیصلہ کری وہ کتاب درمیان آدمیون کے کہ جسمین اختلاف کرتے ہین اور نہین
اختلاف کیا بیچ اوسکی مگر اون لوگون نے کہ دی گئی ہین کتاب اور اختلاف کیا
اونہون نے پیچھے اسکی کہ پہونچی اونکو دلیلین ظاہر واسطے عناد اور سرکشی
کے پس ہدایت کی اللہ نے ساتہہ اذن اپنی کے طرف حق کے ان لوگونکو کہ ایمان
لائے اور اللہ ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہے طرف سیدہی راہ کی اور ان
بدعتیون کے کلام سی یہہ بات لازم آتی ہے کہ نہو قران شریف ہدایت واسطی
آدمیون کے۔ اور نہ بیان کرنے والا اور نہ شفا دینی والا امراض سینونکو

فلان وفلان وعن من قال بقولہم تشابہت قلوبہم قال اللہ تبارک وتعالے فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما وقال کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین وانزل معہم الکتاب بالحق لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ وما اختلف فیہ الا الذین اوتوہ من بعد ما جاءتہم البینت بغیا بینہم فہدی اللہ الذین امنوا لما اختلفوا فیہ من الحق باذنہ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ولزم من ہذہ المقالۃ ان لا یکون الکتاب ہدی للناس ولا بیانا ولا شفاء لما فی الصدور

لا ظاهرا ولا غاية المحق ... الكتاب والسنة لا نصا ولا ... المعتقد لو يدل عليه ... انه الحق والحق الذي يجب ... يقول هؤلاء المتكلمون ... انا نعلم بالاضطرار ان ما ... ولم نور ولو هدى عند التنازع

اور نہ نور اور نہ لایق رجوع کے وقت تنازع کے ۔ کیونکہ بقول اون متکلمین کے بالضرور جانتی ہین ہم کہ وہ حق کہ واجب الاعتقاد ہی نہین دلالت کرتے ہے اوپر اوسکی کتاب اور سنت نصًا اور نہ ظاہرًا ۔ اور اگر ہم نہایت تیز فہمی اور عقل سی عقیدہ حق کا نکالنا چاہین تو صرف ان دو آیات سی نکلتا ہے وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ یعنی نہین ہی واسطی اوسکی کوئی ہمسر وَهَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا یعنی آیا جانتا ہے تو واسطی اوسکی کوئی ہم اسم اور ہم جنس یعنی کلام اللہ مین بیان تنزیہ الٰہی اسیقدر نکلتا ہے اور بالضرور جانتا ہے ہر عاقل کہ تحقیق جسنے بتلایا ہے خلق کو کہ اللہ تعالی نہین ہے اوپر عرش کے اور نہین ہے اوپر آسمانون کے اور مثل اسکے ساتھہ قول هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا کے تحقیق دور ڈالدیا ہے اوسنی مطلب کو اور یا وہ چیستان ڈالنے والا ہے یا خلط ملط کر دینے والا ہے باتونکو نہین کلام کے اوسنی ساتھہ زبان عرب ظاہر کے اور لازم ان باتونسی یہہ ہی کہ چھوڑ دینا آدمیونکا بغیر پیغمبر کے بہتر تہا حق اونکی مین کیونکہ مراد اونکی قبل پیغمبر کے اور بعد اوسکی ایک ہی رہے بلکہ رسولونسی تو زیادہ گمراہی ہوئی سُبحان اللہ مقام افسوس ہے کسطرح ہو یہہ کہ کبھی نہ کہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ کوئی اُمت اسکی سی کہ نہ اعتقاد کرو تم ظاہر ان آیات اور احادیث پر لیکن اعتقاد کرو تم موافق قیاس اپنے اور اعتقاد کرو تم ایسا اور ایسا کہ حق یہہ ہی اور جو مخالف ہو اس اعتقاد کا نہ اتباع کرو تم اوسکی پس جو موافق ہے قیاس اور عقل تمہاری کی پس اعتقاد کرو تم اوسپر ۔ اور جو نہین موافق ہے پس چھوڑو تم اوسکو پہر رسول خدا صلی اللہ

ان يستنبط هذا من قوله تعالى ولم يكن له كفوا احد وهل تعلم له سميا وبالاضطرار يعلم كل عاقل ان من دل الخلق على ان الله ليس على العرش ولا فوق السموات ونحو ذلك بقوله هل تعلم له سميا لقد ابعد النجعة وهو اما ملغز واما مدلس لم يخاطبهم بلسان عربي مبين ولازم هذه المقالة ان يكون ترك الناس بلا رسالة خيرا لهم في اصل دينهم لان مردهم قبل الرسالة وبعدها واحد وانما الرسالة زادتهم عمى وضلالة يا سبحان الله كيف لم يقل الرسول يوما من الدهر ولا احد من سلف الامة هذه الآيات والاحاديث لا تعتقدوا ما دلت عليه ولكن اعتقدوا الذي تقتضيه مقاييسكم او اعتقدوا كذا وكذا فانه الحق وما خالف ظاهره فلا تعتقدوا ظاهره وانظروا فيها فما وافق قياس عقولكم فاعتقدوه وما لا فتوقفوا فيه او انفوه ... الرسول صلى الله

علیہ وسلم نے خبر دی ہی کہ تحقیق اُمت میری متفرق ہو گی اوپر تہتر فرقو نکے
اور یہہ پیشین گوئی حضرت کے ہی پہر کہا کہ مین چہوڑنے والا ہون بیچ تمہارے
ایسے چیز کو کہ اگر چنگل مارو گی تم ساتہہ اوسکی ہرگز نہ گمراہ ہو گی تم وہ کتاب
اللہ کی ہے اور روایت کی گئی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
اونہون نے صفت مین فرقہ ناجیہ کے اور وہ فرقہ وہ ہی کہ ہو اوپر طریقہ
میرے کی اور طریقہ اصحاب میرے کی۔ اور نہین کہا یہہ کہ جو شخص چنگل مارے
ساتہہ ظاہر قرآن کے بیچ اعتقاد کے وہ گمراہ ہی اور نہین فرمایا کہ ہدایت تمہاری
اوپر قیاس عقل تمہاری کی ہے۔ اور نہ فرمایا یہہ کہ ہدایت تمہاری اوپر اُس امر
ہی کہ نو پیدا کرین اوسکو متکلمین تمہاری پیچہے قرون ثلاثہ کے اگرچہ ظاہر ہوا ہے
اصل ان متکلمین بیچ اخیر زمانہ تابعین کے مگر اصل مذہب معطلہ صفات کا ماخوذ
ہی چیلون یہود اور مشرکین اور گمراہ صابئین سے کیونکہ اول سُنی گئی ہی یہہ بات
اسلام مین جعد بن درہم سی کہ اللہ تعالی نہین ہے اوپر عرش کے حقیقتہً اور
اِسْتَوٰی بمعنے غالب ہونیکے ہین اور لیا ہے اس مذہب کو جعد بن درہم سے
جہم بن صفوان اور ظاہر کیا ہے اس مذہب کو اوسنی پس نسبت کیا گیا یہہ مذہب
جہمیہ کا طرف اوس جہم بن صفوان کے۔ اور لیا یہہ مذہب جعد نے۔ ابان بن
سمعان سے اور اوسنی طالوت بہانجی لبید بن عاصم سی اور اوسنے لبید بن
عاصم یہودی ساحر سی جسنی جادو کیا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تہا جعد
ملک حران کا اور اُس ملک مین صابئیہ اور فلاسفہ بہت تہی کہ باقی رہی ہوئے تہی
اہل دین نمرود اور کنعانیون سے کہ تصانیف کی بعض متاخرین نے بیچ سحر اونکے اور نمرود

علیہ وسلم فاخبر بان امتہ ستفترق علی ثلث وسبعین فرقۃ فقد علم ما سیکون ثم قال انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وروی عنہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی صفۃ الفرقۃ الناجیۃ ہو من کان علی مثل ما انا علیہ الیوم واصحابی فہلا قال من تمسک بظاہر القران فی باب الاعتقاد فہو ضال وانما الہدی رجوعکم الی مقاییس عقولکم وما یحدثہ المتکلمون منکم بعد القرون الثلثۃ وان کان قد نبغ اصلہا فی اواخر عصر التابعین ثم اصل ہذہ المقالۃ مقالۃ المعطلۃ للصفات انما ہو ماخوذ عن تلامذۃ الیہود والمشرکین وضلال الصابئین فان اول من حفظ عنہ انہ قال ہذہ المقالۃ فی الاسلام ان اللہ سبحانہ لیس علی العرش حقیقۃ وانما استوی بمعنی استولی ونحو ذلک الجعد بن درہم واخذہا عنہ الجہم بن صفوان واظہرہا فنسبت مقالۃ الجہمیۃ الیہ وقد قیل ان الجعد اخذ مقالتہ عن ابان بن سمعان واخذہا ابان من طالوت ابن اخت لبید بن عاصم واخذہا طالوت من لبید بن عاصم الیہودی الساحر الذی سحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان الجعد ہذا فیما قیل من اہل حران وکان فیہم خلق کثیر من الصابئۃ والفلاسفۃ بقایا اہل دین النمرود والکنعانیین الذین صنف بعض المتاخرین فی سحرہم والنمرود

لقب بادشاہ صابئیون کا ہے جیسا کہ کسریٰ لقب ہی پادشاہ پارسیون کا اور
فرعون لقب ہے پادشاہ مصر کا اور نجاشی پادشاہ حبشہ کا پس یہہ اسم جنس کا ہے
نہ اسم علم کا اور صابے اوسوقت مشرک تہی مگر تہوڑے ایسی اونین مسلمان تہے اور
علما اونکی فلاسفہ تہی اگرچہ صابے مسلمان ہی ہوا کرتے ہین بلکہ ایمان رکہتی
ہین ساتہہ اللہ کے اور دن قیامت کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالنَّصٰارٰی وَالصَّابِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ
عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ یعنے تحقیق جو لوگ ایمان لائی اور جو لوگ یہودی
ہوئی اور جو لوگ نصاری ہوئی اور جو صابے ہوئی ہین جو کوئی ایمان لایا ساتہہ
اللہ کے اور دن آخر کے اور عمل کئے نیک پس واسطے اونکی اجر ہے نزدیک رب
اونکے نہین خوف اوپر اونکی اور نہ وہ غمناک ہونگی اور فرمایا اللہ تعالے نے
ان الذین امنوا والذین ھادوا والصابئون والنصاریٰ من امن باللہ
والیوم الآخر فعمل صالحًا فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون یعنے تحقیق جو ایمان
لائی اور جو یہودی ہوئی اور جو صابے ہوئی اور جو نصاری ہوئی جو کوئی
ایمان لائی ساتہہ اللہ کے اور دن آخرت کے اور عمل کرین نیک پس نہین ہے
خوف اوپر اونکی اور وہ غمناک ہووین گے لیکن اونمین سے زیادہ یا اکثر کافر
تہی یا مشرک جیسا کہ اکثر یہود اور نصاری نے بدلدیا اور تحریف کردیا کتاب اللہ
کو اور ہوگئی کافر یا مشرک پس وہ صابے جو تہے اوسوقت کافر یا مشرک تہی جو
تہی تارونکو اور بناتی تہے اونکی تصویرین اور مذہب اونکا ہیچ حق رب العالمین کے

ملک الصابئة کما ان کسری ملک الفرس وفرعون ملک مصر والنجاشی ملک الحبشة فھو اسم جنس لا اسم علم کانت الصابئة اذ ذاک علی الشرک وعلماؤھم الفلاسفة الا قلیلا منھم وان کان الصابئون لا یکونون مشرکا بل مؤمنا باللہ والیوم الآخر کما قال اللہ تعالی ان الذین امنوا والذین ھادوا والنصاری والصابئین من امن باللہ والیوم الآخر وعمل صالحا فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون لکن کثیرا منھم او اکثرھم

کانوا کفارا او مشرکین کما ان کثیرا من الیہود والنصاری بدلوا وحرفوا وصاروا کفارا او مشرکین فاولئک الصابئون الذین کانوا اذ ذاک کفارا ومشرکین وکانوا یعبدون الکواکب ویبنون لھا الھیاکل ومذھبھم فی الاصل سبحانہ

ان يلبس له صفا سلبية او اضافية او مركبة منهما وهم الذين بعث اليهم ابراهيم الخليل عليه السلام فيكون الجعد اخذها عن الصابئة والفلاسفة واخذها الجهم ايضا فيما ذكره الامام احمد رحمه الله وغيره لما ناظر السمنية بعض فلاسفة الهند وهم الذين يجحدون من العلوم ما سوى الحسيات فهذه اسانيد جهم ترجع الى اليهود والنصارى والصابئين والفلاسفة الضالين فهم اما من الصابئين واما من المشركين ثم لما عربت الكتب الرومية في حدود المائة الثانية زاد البلاء مع ما القى الشيطان في قلوب الضلال ابتداء من جنس ما القاه في قلوب اشباههم ولما كان في حدود المائة الثالثة انتشرت هذه المقالة التي كان السلف يسمونها مقالة الجهمية بسبب بشر بن غياث المريسي وطبقته وكلام الائمة مثل مالك وسفيان بن عيينة وابي يوسف والشافعي واحمد واسحاق والفضيل بن عياض وبشر الحافي وغيرهم في هؤلاء كثير في ذمهم وتضليلهم وهذه التاويلات الموجودة اليوم بايدي الناس مثل اكثر التاويلات التي ذكرها ابو بكر ابن فورك في كتاب التاويلات وذكرها ابو عبد الله محمد بن عمر الرازي في كتابه الذي سماه تاسيس التقديس ويوجد كثير منها في كلام خلق كثير غير هؤلاء مثل ابي علي الجبائي وعبد الجبار بن احمد الهمداني وابي الحسين البصري وابي الوفاء ابن عقيل وابي حامد الغزالي وغيرهم هي بعينها

یہہ تہا کہ نہین واسطے اوس اللہ کے کوئی صفت مگر صفتین سلبی یا اضافی یا مرکب ان دونون سے اور یہہ وہ لوگ ہین کہ بہیجے گئے ابراہیم علیہ السلام طرف اونکی پس جعد نے پکڑا مذہب اپنا صابیون اور فلاسفہ سی اور لیا یہہ مذہب جہم نے سورج پرستون اور بعض فلاسفہ ہندسی ہی کہ منکر ہین کل علوم کے سوا حسیات کے جسطرح کہ روایت کی ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے پس سناد جہمیہ کے پہونچتی ہے طرف یہود اور نصاری اور فلاسفہ گمراہونکی پس یہہ جہم یا صابئین سی ہین یا مشرکین پہر جسوقت عربی کی گئین کتابین روم کے دوسری صدی مین تو پڑ گئی بلا ساتھ اوس چیز کے کہ ڈالی شیطان نے بیچ دل گمراہونکی اور شروع ہوئی جنس اوس چیز کے کہ ڈالا اوسنی بیچ دل ہم مثلون اوسکی کے اور جب شروع ہوئے تیسری صدی منتشر ہوئی یہہ باتین بسبب بشر بن غیاث مریسی اور دوستون اوسکی کے جنکا نام رکہا ہے سلف نے مقالتہ الجہمیہ اور کلام آئمہ کے مثل امام مالک اور سفیان بن عیینہ اور ابی یوسف اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور اسحاق اور فضیل بن عیاض اور بشر حافی وغیرہم کے بیچ مذہب اور گمراہی بشر مریسی کے بہت ہی اور یہہ تاویلین کہ موجود ہین آج کے دن ہاتہہ مین آدمیون کے مثل اون تاویلون کے کہ ذکر کیا اونکو ابو بکر بن فورک نے بیچ کتاب تاویلات کے اور ذکر کیا ابو عبد اللہ محمد بن عمر رازی نے بیچ اوس کتاب کے کہ نام رکہا ہی اوسکا تاسیس التقدیس اور پائی جاتین یہہ تاویلین اکثر بیچ کلام اور ونکی ہی سوا ان مذکورین کے مثل ابی علی جبائی اور عبد الجبار بن احمد ہمدانی و ابی حسین بصری و ابی الوفا بن عقیل و ابی حامد غزالی اور غیر اونکے اور یہہ بعینہ وہ تاویلات ہین

ذكرها بشر المريسي في كتابه وان كان قد يوجد في كلام بعض هؤلاء رد التاويل وابطاله ايضا ولهم كلام حسن في اشياء فانما بينت ان عين تاويلاتهم هي عين تاويلات المريسي ويدل على ذلك كتاب الرد الذي صنفه عثمان بن سعيد الدارمي احد الائمة المشاهير في زمن البخاري صنف كتابا وسماه نقض عثمان بن سعيد على الكاذب العنيد فيما افترى على الله في التوحيد حكى فيه هذه التاويل باعيانها عن بشر المريسي بكلام يقتضي ان المريسي اعلم بها واعلم بالمنقول

والمعقول من هؤلاء المتاخرين الذين اتصلت اليهم من جهته ثم رد ذلك عثمان بن سعيد بكلام اذا طالعه العاقل الذكي علم حقيقة ما كان عليه السلف وتبين له ظهور حجتهم وضعف حجة من خالفهم ثم اذا راى الائمة ائمة الهدى قد اجمعوا على ذم المريسية واكثرهم كفروهم او ضللوهم وعلم ان هذا القول الساري في هؤلاء المتاخرين هو مذهب المريسي تبين الهدى لمن يريد الله هدايته ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم والفتوى لا تحتمل البسط في هذا الباب وانما اشير اشارة الى مبادي الامور والعاقل يسير وينظر وكلام السلف في هذا الباب موجود في كتب كثيرة

کہ ذکر کیا ہی اونکو بشر مریسی نے بیچ کتاب اپنی کے اگرچہ پایا جاتا ہے بیچ کلام بعضون کے
رد ان تاویلات کا ہی اور اکثر مسایل مین کلام اونکی اچھی بہی ہے ۔ اور غرض
میرے بیان کرنے سی اسجگہہ یہہ ہی کہ تاویلات اون لوگونکی عین تاویلات مریسی
کے ہین اور دلالت کرتے ہی بیچ اسبات کے کتاب الرد کہ تصنیف ہی عثمان بن
سعید بن دارمی کے کہ بیچ زمانہ بخاری کی ایک مشہور اماموں سے تہا اور نام رکہا
اوس کتاب کا نقض رد عثمان بن سعید علی الکاذب العنید فیما افتری علی اللہ
فی التوحید اور نقل کین اوسنی یہہ تاویلات بعینہ اوس کتاب مین بشر مریسی سے
ساتہہ اس مضمون کے کہ معلوم ہوتا ہے کہ مریسی بہت معتقد تہا ان تاویلات کا
اور بہت عالم تہا منقول اور معقول مین ان متاخرین سے کہ پہونچین ہین تاویلات
ان متاخرین کو اوسی مریسی سے پہر رد کیا ان تاویلون کو عثمان بن سعید نے
اسیطرح سی کہ عاقل اور زکی معلوم کرلے مطالعہ اسکی سے حقیقت مذہب سلف
کے اور ظاہر ہو جاوے اونکو غالب ہونا دلیل اونکی کا اور ضعیف ہونا حجت مخالفون کا
اور جب معلوم کری کہ آئمہ ہدی نے اجماع کیا ہی اوپر بدگوئی فرقہ مریسیہ کے اور اکثرون
نے تکفیر کی ہے اونکی اور گمراہ کیا ہے اونکو اور جان لے تحقیق یہہ قول کہ مشہور ہے
بیچ متاخرین کے وہ بعینہ مذہب فرقہ مریسیہ کا ہے تو کہل جائیگا رستہ ہدایت کا
واسطے اوس شخص کے کہ ارادہ کیا ہی اللہ نے ہدایت اسکی کا ولا حول ولا قوت
الا باللہ العلی العظیم اور یہہ فتوی اس مسئلہ مین نہین اوٹہا سکتا ہے طول کو
اور صرف اشارہ کیا ہے مین نے طرف اصول کے اور عقلمند سیر اور نظر کریگا اور
کلام سلف کی اسباب مین بہت کتابون مین موجود ہے کہ ذکر اونکا اوس فتوی

یمکن ان یذکر منہا الا قلیلا مثل کتاب السنن للالکائی و الابانۃ لابن بطۃ والسنۃ لابی ذر الہروی والاسماء والصفات للبیہقی وقبلہا السنۃ للطبرانی ولابی الشیخ الاصبہانی وقبلہا السنۃ للخلال والتوحید لابن خزیمۃ وکلام ابی العباس بن سریج والرد علی الجہمیۃ لجماعۃ وقبلہا السنۃ لعبد اللہ بن احمد والرد علی الجہمیۃ لعبد العزیز المکی صاحب الحیدۃ فی الرد علی الجہمیۃ وکلام الامام احمد بن حنبل واسحاق بن راہویہ واشیاء کثیرۃ وعندنا من الدلائل السمعیۃ والعقلیۃ ما لا یتسع ہذا الموضع لذکرہ وانا اعلم ان المتکلمین لہم شبہات موجودۃ لکن لا یمکن ذکرہا فی الفتوی فمن نظر فیہا وارادابانۃ ما ذکروہ من الشبہۃ فانہ یسیر واذا کان اصل ہذہ المقالۃ مقالۃ التعطیل والتاویل ماخوذا عن تلامذۃ المشرکین والصابئین والیہود فکیف تطیب نفس مؤمن او نفس عاقل ان یاخذ سبیل ہولاء المغضوب علیہم والضالین ویدع سبیل الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین فصل ثم القول الشامل فی جمیع ہذا الباب ان یوصف اللہ بما وصف بہ نفسہ او وصفہ بہ رسولہ وبما وصفہ بہ السابقون الاولون لا یتجاوز القرآن والحدیث قال الامام احمد بن حنبل

مین غیر ممکن ہے مگر تہوڑی سی ذکر کرتا ہون مثل کتاب سنن تصنیف الکائی کے
اور ابانت ابن بطہ کی اور سنت ابی ذر ہروی کی اور اسما الصفات بیہقی کے
اور پہلی انکی سنت طبرانی کے اور ابی شیخ الاصبہانی کے اور پہلی اوسکی سنت
خلال کے اور توحید ابن خزیمہ کے اور کلام ابن عباس بن شریح کے اور رد علے
الجہمیہ جماعت کی اور آگے اوسکی سنت عبد اللہ بن احمد کے اور کلام عبد العزیز مکی
صاحب الحیدہ فی رد علی الجہمیہ کے اور کلام امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق بن
راہویہ کے اور ہماری پاس دلایل سمعی اور عقلی سے اسقدر ہین کہ نہین گنجائش ہوسکتی
اس فتوی مین اور مین جانتا ہون کہ پاس متکلمین کے بہت شبہات ہین کہ درج کرنا
انکا اس فتوی مین ناممکن ہے اور جو شخص نظر کرے اُنہین اور ارادہ کرے ظاہر کرنے
اون شبہات کا پس اوپر اوسکی آسان ہے اور جبکہ اصل ان باتونکا تعطیل اور
تاویل ہے کہ لیا ہوا پہلیون مشرکین اور صابئین اور یہود سے ہے تو کیونکر خوش ہوگا
دل مومن کا یا دل عاقل کا کیکڑی راستہ ان مغضوب آلہی اور گمراہون کا اور چہوڑکے
رستہ ان لوگونکا کہ انعام کیا ہی اللہ نے اوپر اونکی کہ وہ پیغمبر اور صدیق اور
شہدا اور صالحین ہین فصل پہر جامع کلام اس مسئلہ مین یہہ ہی کہ صفت
کیا جاوے اللہ تعالی ساتہہ اوس چیز کے کہ وصف کیا ہے اوسنی ذات اپنی کو
یا وصف کیا ہی رسول اوسکی نے اور وصف کیا ہے اوسکو سابقون اولون نے
کہ نہین بڑہی قرآن اور حدیث سی کہا امام احمد بن حنبل نے کہ نہ وصف کیا جاوے
اللہ مگر ساتہہ اوس چیز کے کہ وصف کیا ہی اوسنی ذات اپنی کو ساتہہ اوسکی
یا وصف کیا ہی اوسکو رسول اوسکی نے نہ زیادتی کیجاوی قرآن اور حدیث سی

لا یوصف اللہ الا بما وصف اللہ بہ نفسہ او وصفہ بہ رسولہ ولا یتجاوز القرآن والحدیث

ونعلم ان ما وصف الله من ذلك فهو حق ليس فيه لغز ولا احاجي بل معناه يعرف من حيث يعرف مقصود المتكلم بكلامه وهو سبحانه مع ذلك ليس كمثله شيء لا في نفسه المقدسة المذكورة باسمائه وصفاته ولا في افعاله فكما يتيقن ان الله سبحانه وتعالى له ذات حقيقة وله افعال حقيقة فكلما اوجب نقصا او حدوثا فان الله تعالى منزه عنه حقيقة فانه سبحانه المستحق للكمال الذي لا غاية

فوقه ويمتنع عليه الحدوث لامتناع العدم عليه واستلزام الحدوث سابقة العدم ولافتقار المحدث الى محدث ولوجوب وجوده بنفسه سبحانه وتعالى ومذهب السلف بين التعطيل والتمثيل فلا يمثلون صفات الله تعالى بصفات خلقه كما لا يمثلون ذاته بذات خلقه ولا ينفون عنه ما وصف به نفسه ووصفه به رسوله فيعطلون اسماءه الحسنى وصفاته العليا ويحرفون الكلم عن مواضعه ويلحدون

اور ہم جانتے ہین کہ جس چیز سے وصف کیا ہی اللہ تعالی نے ذات اپنی کو پس وہ حق ہے
نہین ہے اوسمین مُعَمّیٰ اور چیستان بلکہ معنی اوسکی سمجھی جاتی ہین جسطرح سمجھا ہے
جاتا مطلب متکلم کا کلام اوسکی سے اور وہ سبحانہ تعالے باوجود اوسکی لیس کمثلہ
شیٔ رہی یعنی نہین مثل اسکی کوئی چیز نہ بیچ ذات اوسکی کے کہ مذکور ہی ساتھہ
اسمار اور صفات اوسکی کے اور نہ بیچ فعل اوسکی کے ۔ پس جسطرح کہ یقین کیا
جاتا ہی کہ تحقیق واسطی اللہ سبحانہ تعالے کے ذات ہی حقیقتہً اور واسطی اوسکے
فعل ہین حقیقتہً حالانکہ نہین ہے مثل اوسکی کوئی شے نہ ذات مین نہ صفات مین
نہ فعلو مین پس جو چیز کہ پیدا کری نقصان اور حدوث پس وہ اللہ پاک ہے اوس سے
حقیقتہً ۔ کیونکہ وہ اللہ تعالے لایق ہے واسطی کمال کے کہ جسکی کوئی حد نہین اور
ممتنع ہے اوپر اوسکی حدوث ۔ کیونکہ اول یہہ ہی کہ منع ہی نیست اور نابود ہونا
اوسکا اور حدوث لازم پکڑتا ہی عدم کو دوسری بات یہہ ہی کہ مُحدَث محتاج ہے
مُحدِث کا اور تیسری بات یہہ ہی کہ وجود اسکا واجب ہے ذات اپنی مین پاک ہے
وہ اللہ سبحانہ تعالی اور بلند اور مذہب سلف کا مابین تعطیل اور تمثیل کے ہے
یعنے نہ اوسکو صفات مین معطل جانتی ہین اور نہ اوسکی مثال بیان کرتے ہین پس
نہین مثال دیتی صفات اللہ کو ساتھہ صفات مخلوق کے جیسا کہ نہین مثال دیتی ہین
ذات اللہ کو ساتھہ ذات مخلوق کے ۔ اور نہین نفی کرتے ہین ان صفات کے
کہ وصف کیا ہی اللہ نے ذات اپنی کو ساتھہ اوسکی اور وصف کیا ہی رسول اوسکی
نے ۔ اگر یہہ بزرگ نفی کرتے صفات اللہ کی تو معطل کرتے اللہ کو اسمار پاک اور
صفات علیا اوسکی سے اور پھیر دیتی کلمات کو مکان اونکی سے اور کجروی کرتے

بیچ اسماء اور صفات اللہ کے اور آیات اوسکی کے پس جو کوئی نفی کرتا ہی تعطیل اور
تمثیل کے فی الحقیقت وہ خود معطل اور ممثل بنتا ہی لیکن معطل نہین سمجھتی اسمار
اور صفات الٰہی کو مگر وہ اسمار اور صفات کہ لایق مخلوق کے ہین پہر شروع ہوتے
ہین بیچ نفی کرنے اون مفہومات کے پس تحقیق جمع کیا اونہنے تعطیل اور تمثیل کو
کیونکہ پہلی مثال دی اور پہر اوسکو معطل کیا اور یہہ بعینہ تشبیہ اور تمثیل ہی حقیقت
اسماء اور صفات الٰہی کو ساتہہ حقیقت اسمار اور صفات مخلوق کے اور تعطیل ہے
واسطی اوس چیز کے کہ لایق ہے اوسکو اسمار اور صفات سی کیونکہ جب سمجھا کہنے والا نے
اگر اللہ ہو اوپر عرش کے تو لازم آتا ہے اوسکو کہ بڑا ہو عرش سے یا چہوٹا اوس سے
یا برابر اوسکی اور مثل کلام اوسکی ۔ تو نہ سمجھا ہونا اللہ کا اوپر عرش کے مگر مثل ہونے
ایک شی کے اوپر کسی چیز کے اور یہہ کلام لازم تابع ہے واسطی اوس مفہوم کے
اسپر استوی کہ لایق ہے ساتہہ جلال ذات اوسکی کے اور خاص ہے اوسکو پس
نہین لازم آتے قایل اوسکی کو کوئی قباحت کہ واجب ہی تنزیہہ ذات کی اوس
اور ہوئی یہہ کلام اوس کہنے والی کے مثل قول ممثل کے کہ کہتا ہے واسطی جہان کے
کوئی پیدا کرنے والا ہے اور وہ پیدا کرنے والا یا جوہر ہے یا عرض کسو اسطی کہ
نہین کوئی موجود کہ خالی ہو ان دو صفتوں سے اور یہہ دونون محال ہین اوپر اللہ کے
یا مثل قول اوس ممثل کے کہ اگر ہو مستوی اوپر عرش کے پس وہ مشابہ ہو واسطے
استوی انسان کے اوپر تخت کے یا اوپر کشتی کے کسو اسطی کہ نہین سمجھا
جاتا ہے استوی مگر اسطرح ۔ پس تحقیق ان دونون نے مثال دی اور تعطیل کے
حقیقت اوس چیز کے سی کہ وصف کیا ہی اللہ نے ذات اپنی کو ۔ اور امتیاز پہلے

٢٩

في أسماء الله وآياته فمن نفى التعطيل والتمثيل فهو جامع بين التعطيل فإنهم لم
وكل واحد ممن ... التمثيل أما المعطلون فإنهم لم يفهموا من أسماء الله تعالى وصفاته إلا ما هو اللائق بالمخلوقات
ثم شرعوا في نفي تلك المفهومات فقد جمعوا بين التعطيل والتمثيل مثلوا أولاً وعطلوا آخراً وهذا تشبيه وتمثيل منهم للمفهوم من أسمائه وصفاته بالمفهوم من أسماء خلقه وصفاتهم وتعطيل لما يستحقه سبحانه من الأسماء والصفات اللائقة بالله تعالى فإنه إذا قال القائل لو كان الله فوق العرش
للزم إما أن يكون أكبر من العرش أو أصغر أو مساوياً وكل ذلك من الكلام فإنه لم يفهم من كون الله على العرش إلا ما يثبت لأي جسم كان وهذا اللازم تابع لهذا المفهوم أما استواء يليق بجلال الله ويختص به فلا يلزمه شيء من اللوازم الباطلة التي يجب نفيها عنه
... مثل قول الممثل إذا كان مستوياً على العرش فهو مثل استواء الإنسان على السرير أو على الفلك إذ لا يعلم الاستواء إلا هكذا فإن كلاهما مثل وكلاهما عطل حقيقة ما وصف
الله تعالى به نفسه وامتاز الأول ١٢ منه

یعنی تعطیل کے ساتھ معنی کرنے لفظ استوی کے معنی حقیقی سے ہی۔ اور امتیاز
دوسری کے یعنی تمثیل کے ساتھ ثابت کرنے استوی کے کہ وہ خاصہ مخلوقات کا ہے
اور رہا یہہ قول مثل قول ممثل کے جو کہ کہتا ہے کہ جب ہووا سطے جہانکی پیدا کرنے
والا پس ہوگا جوہر یا عرض اور قول فیصلہ کا کہ جسپر اجماع ہی خیر امتہ کا یعنے صحابہ
اور تابعین کا وہ یہہ ہی کہ اللہ تعالی ٹھہرنیوالا ہے اوپر عرش کے جیسا کہ لایق ہے
واسطے بزرگے اوسکی کے اور خاص ہے واسطے اوسکی پس جسطرح کہ وہ موصوف ہی
ساتھ آیات - کل شئی علیم کے اور علی کل شئی قدیر کے یعنی جانتا ہی ہر شئی کو اور
قادر ہی اوپر ہر شئی کے اور انہ سمیع بصیر کے یعنی تحقیق وہ سُننے والا اور دیکھنے
والا ہے اور مثل اونکی اور یہی اور نہین جایز کہ ثابت کرین واسطے علم اور قدرت
اللہ تعالی کے خاصیتین اعراض کے جیسا کہ ثابت ہین یہہ خصوصیتین واسطے علم اور
قدرت مخلوق کے پس اسیطرح وہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے نہین ثابت واسطے
فوق ہونے اوسکی کے لازمی اور خاصے موافق فوق مخلوق کے اوپر مخلوق کے
پس جان لے تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین ہے عقل صریح مین اور نہ نقل صحیح مین ہرگز
ایسی دلیل کہ بسبب اوسکی مخالفت کیجاوی طریقہ سلف سی لیکن یہہ مکان نہین
برداشت کرسکتا کہ لکھین ہم جوابات اون شبہات کے کہ وارد کرتے ہین اوپر
حق صریح کے پس وہ شخص کہ دل اوسکی مین کوئی شبہہ ہو اور چاہے حل کرنا اوس شبہ
کا پس وہ آسان ہے بہت آسان اوپر اوسکی پھر بات یہہ ہی کہ مخالف کتاب
اور سنت اور سلف امت کے کہ تاویل کرتے ہین اسطرح کی آیات مین اختلاط
اور حیرانی مین ہین اور کہتے ہین کہ عقل محال جانتی ہے حقیقت ان آیات کے کو

تعطيل كل معنى للاستواء الحقيقي وامتاز الثاني باثبات استواء هو من خصائص المخلوقين وصار هذا مثل قول الممثل اذا كان للعالم صانع فاما ان يكون جوهرا او عرضا والقول الفاصل هو ما عليه الامة الوسط من ان الله تعالى مستو على عرشه استواء يليق بجلاله ويختص به فكما انه موصوف بانه بكل شيء عليم وعلى كل شيء قدير وانه سميع بصير ونحو ذلك ولا يجوز ان يثبت للعلم والقدرة خصائص الاعراض التي كعلم المخلوقين وقدرتهم فكذلك هو سبحانه وتعالى فوق العرش

ولا يثبت لفوقيته خصائص فوقية المخلوق على المخلوق وملزوماتها واعلم انه ليس في العقل الصريح ولا في النقل الصحيح ما يوجب مخالفة الطريقة السلفية اصلا لكن هذا الموضع لا يتسع للجواب عن الشبهات الواردة على الحق فمن كان في قلبه شبهة واحب حلها فذلك سهل يسير ثم المخالفون للكتاب والسنة وسلف الامة من المتأولين لهذا الباب في امر مريج فان من ينكر الرؤية يزعم ان العقل احال ذلك

اور وہ مضطر ہوتی ہین طرف تاویلات کے اور وجہ حیرانی کے یہہ ہی جو
شخص منکر ہے دیدار الٰہی کا گمان کرتا ہے کہ عقل اوسکو محال جانتی ہے اور وہ
بیقرار ہوتا ہی طرف تاویل اون آیات کے جنمین بیان دیدار الٰہی کا ہے اور
جو شخص محال جانتا ہے موصوف ہونے اللہ تعالے کو ساتہ علم اور قدرت
کے اور محال جانتا ہے کہ ہو کلام اللہ تعالی کے غیر مخلوق اور مثل ان باتون کے
تو کہتا ہے کہ عقل محال جانتی ہے اونکو پس وہ مضطرب ہوتا ہی طرف تاویل کی
بلکہ جو شخص منکر ہے حقیقت قیامت کے سی اور منکر ہے کہانے پینے حقیقی سے
جنت مین تو گمان کرتا ہی کہ عقل محال جانتی ہے اوسکو اور مضطر ہوتا ہی طرف
تاویل کے اور جو شخص کہ زعم کرتا ہے کہ اللہ تعالے نہین ہے اوپر عرش کے
زعم کرتا ہے کہ عقل محال جانتی ہے اوسکو اور مضطر ہوتا ہے طرف تاویل کی
اور حال یہہ ہے کہ کفایت کرتے ہے تمکو ایک دلیل اوپر فاسد ہونے قول
ان بدعتیون کی وہ یہہ ہی کہ نہین واسطے اونکی کوئی قاعدہ مقرر جس سے معلوم
کرلین محال جاننا عقل کا بلکہ بعض اونکی زعم کرتے ہین کہ ایک چیز کو عقل جائز کہتی
ہے اور واجب جانتی ہے ۔ پہر دوسرا کہتا ہے کہ اسکو عقل محال جانتی ہے
اور جائز نہین رہتے امی کاشکے کس عقل سے تولتی ہین کتاب اور سنت کو
پس راضی ہو اللہ تعالی امام مالک ابن انس پر کہ فرمایا اونہون نے جسوقت
لاوی کوئی دلیل ہمارے پاس ایک آدمی بہت جہگڑنے والا تو چہوڑدین ہم
اوس دلیل کو کہ لایا اوسکو جبریل علیہ السلام طرف محمد صاحب صلے اللہ علیہ وسلم
کے بدلے اوس دلیل جہگڑالو کے حالانکہ ہر ایک ان بدعتیون سے الزام دیا گیا ہے

وانه مضطر الى التاويل فان من ينكر الرؤية يزعم ان العقل يحيلها وانه مضطر فيها الى التاويل ومن يحيل ان لله تعالى علما وقدرة وان يكون كلامه غير مخلوق ونحو ذلك يقول ان العقل احال ذلك فاضطر الى التاويل بل من ينكر حقيقة حشر الاجساد والاكل والشرب الحقيقي في الجنة يزعم ان العقل احال ذلك وانه مضطر الى التاويل ومن يزعم ان الله ليس فوق العرش يزعم ان العقل احال ذلك وانه مضطر الى التاويل ويكفيك دليلا على فساد قول هؤلاء انه ليس لواحد منهم قاعدة مستمرة فيما يحيله العقل بل منهم من يزعم جواز العقل او وجوب ما يدعي الآخر ان العقل احاله فيا ليت شعري باي عقل يوزن الكتاب والسنة فرضي الله عن مالك بن انس حيث قال او كلما جاءنا رجل اجدل من رجل تركنا ما جاء به جبريل الى محمد صلى الله عليه وسلم لجدل هؤلاء وكل من هؤلاء مخصوم

ساتھہ اوس دلیل کے کہ پیش کرتا ہے اسکو دوسرا اور حل کرنا شبہات مبتدعین کا
کئی وجہ سی ہے ایک اونمین یہہ ہی کہ بیان کرین ہم کہ عقل محال نہین جانتے
اوسکو جسکو تم محال جانتے ہو دوسرا یہہ وجہ ہے کہ وہ نصوص جو وارد ہین
اونمین نہین ہین وہ نصوص لایق تاویلون کے تیسرے یہہ ہی کہ اکثر ان
امورونکی یقیناً معلوم ہین کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم لائی ہین ان آیات کو
جسطرح کہ لائی ہین پانچ نماز کو اور روزہ رمضان کے پس وہ تاویل کہ پہیرے
ان آیات کو حقیقت اونکی سے مثل تاویلات قرامطیا اور باطنیہ کے ہی بیچ
حج اور روزہ اور نماز کے اور باقی چیزین کہ لائی ہین اونکو انبیاء علیہم السلام
اور چوتھی وجہ یہہ ہی کہ بیان کیا جاوی اسبات کو کہ عقل صریح موافق ہی ساتھہ
اوس چیز کے کہ آئی ہین آیات مین اگرچہ ہین بعض آیات لایق تفصیل کے
کہ عاجز ہے عقل سمجھنے تفصیل اوسکی سے لیکن سمجھی جاتی ہین مجمل اور سوائے اوسکی
اور بہی وجہ ہین۔ علاوہ یہہ ہی کہ بڑی بڑی سردار بدعتیون کے اقرار کرتے ہین
کہ بیچ اکثر مطالب الٰہی کے یقیناً عقل کو کوئی راستہ نہین ہے پس واجب ہی
سیکہنا اس علم کا انبیاؤن سے اور ہم ذکر کرتے تہوڑی سے الفاظ سلف کے
بعینہ اسقدر کہ آسکین ان ورقون مین اور اسقدر کہ معلوم ہو جاوی مذہب
اونکا یقیناً مومنین کو معلوم ہے کہ اللہ تعالی نے بہیجا ہے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کو ساتھہ ہدایت اور ساتھہ دین حق کے تاکہ غالب کری اوس دین کو اوپر
تمام دینونکی اور کفایت کرتے ہے گواہی اللہ تعالی کے اور یہہ بہی معلوم ہے
کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر دیا ہے آدمیونکو کل امور ایمان باللہ

٣٢

بما خصم به الآخر وهو من وجوه احدها بيان ان العقل [illegible] بعيد ذلك والثاني ان النصوص الواردة لا تحتمل التاويل الثالث ان عامة هذه الامور قد علم ان الرسول صلى الله عليه وسلم جاء بها بالاضطرار كما انه جاء بالصلوة الخمس وصوم شهر رمضان فالتاويل الذي يحيلها عن هذه المنزلة تاويلات القرامطة والباطنية في الحج والصوم والصلوة وسائر ما جاءت به النبوة الرابع ان يبين ان العقل الصريح يوافق ما جاءت به النصوص وان كان في النصوص من التفصيل ما يعجز العقل عن درك التفصيله وانما يعقله مجملا الى غير ذلك من الوجوه على ان الاساطين من هؤلاء الفحول معترفون بان العقل لا سبيل له الى اليقين في عامة المطالب الالهية واذا كان هكذا فالواجب تلقي علم ذلك من النبوة ونحن نذكر من الفاظ السلف باعيانها وبعينها بجملة هذا الورق ما يبين مذهبهم به [illegible] قد علم المؤمنين ان الله تعالى بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله وكفى بالله شهيدا وانه بين للناس ما اخبرهم به من امور الايمان بالله

اور دن آخرت کے ایسا بیان کہ شامل ہے ایمان مبدا اور معاد کو اور وہ ایمان مبداء اور معاد کا ہے ایمان ساتھہ پیدا کرنے کے اور اوٹھانے کے ہے جیسا کہ جمع کیا ہے اللہ تعالے نے ان دو باتونکو بیچ ان دو آیات کے وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ یعنی بعض آدمیونسی وہ ہین کہ کہتے ہین ایمان لائی ہم ساتھہ اللہ کے اور دن آخرت کے اور حالانکہ نہین ہین وہ مومن اِس سی معلوم ہوا کہ ایمان لانا ساتھہ آخرت کے مطلوب ہے اور قول اللہ کا وَمَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ نہین پیدا کرنا تمہارا اور اوٹھانا تمہارا مگر مثل ایک آدمی کے اور کہا اللہ تعالی نے هُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ یعنی وہ اللہ کہ پیدا کیا اوسنی خلق کو اور پہر دوبارہ پیدا کریگا اوسکو یعنی اِن آیات سی معلوم ہوا کہ ایمان پیدا کرنے پر اور اوٹھانے پر بہی مطلوب ہے اور بیان کیا ہے اللہ تعالی نے اوپر زبان پیغمبر اپنے کی حقیقت ایمان کے اللہ پر اور آخرت پر اسقدر کہ ہدایت پاوین بندی اوسکی اور کہل جاوی ساتھہ اوسکی مراد اللہ تعالے کے اور یہہ بہی مومنین کو یقیناً معلوم ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت جانتی تہے ان باتونکو غیر دنسی اور بہت خیرخواہ اُمت کے ہین غیر دنسی اور بہت فصیح بولنی والے ہین غیر دنسی از روئی عبارت اور بیان کے بلکہ وہ ان باتونمین بہت عالم ہین تمام مخلوقات سی اور بہت خیرخواہ سب خلق کے ہین واسطے اُمت کے اور بہت فصیح ہین ساری جہان سے پس بلاشک جمع ہوئی ہین تین صفتین بیچ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک تو کمال علم دوسری کمال قدرت بیان کرنے کے اور تیسری کمال ارادہ بیان کا اور معلوم ہے

والیوم الآخر ما یتضمن الایمان بالمبدء والمعاد وهو الایمان بالخلق والبعث کما جمع بینهما فی قوله تعالی ومن الناس من یقول امنا بالله وبالیوم الآخر وما هم بمؤمنین وقال تعالی ما خلقکم ولا بعثکم الا کنفس واحدة وقال تعالی وهو الذی یبدأ الخلق ثم یعیده وقد بین علی لسان رسوله من امر الایمان بالله والیوم الآخر ما هدی الله به عباده وکشف به مراده ومعلوم للمؤمنین ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اعلم من غیره بذلک وانصح من غیره للامة

۳۳

وافصح من غیره عبارة وبیانا بل هو اعلم الخلق بذلک وانصح الخلق للامة وافصحهم فقد اجتمع فی حقه صلی الله علیه وسلم کمال العلم والقدرة والارادة ومعلوم

یہہ بات کہ کلام کرنے والا جسوقت کہ کمال ہووی علم اوسکا اور قدرت اوسکی اور ارادہ اوسکا تو کامل ہوتی ہے کلام اوسکی اور فعل اوسکا اور نقصان کلام مین یا تو بسبب نقصان علم کے ہوتا ہے یا بسبب عجز بیان کے یا بسبب عدم ارادہ بیان کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہ نہایت کامل ہین بیچ علم کے اور نہایت کامل ہین بیچ ارادہ بلاغ المبین کے اور نہایت کامل ہین بیچ قدرت کے اوپر بلاغ المبین کے اور باوجود ہونے قدرت کاملہ کے اور ارادہ پختہ کے واجب ہے حاصل ہونا مراد کا پس معلوم ہوا یقیناً کہ جو کچھہ بیان کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم امور ایمان باللہ اور قیامت سے تو حاصل ہوئی اوس بیان سے مراد اوس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ارادہ بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطابق علم ہے کمالیت مین۔ اور علم حضرت کا ساتھہ ان چیزون کے کامل ہے علما اور نکی سے پس جو شخص ظن کرے کہ غیر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا بہت عالم ہے ان باتون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بہت کامل ہے از روئی بیان کے اور بہت حریص ہے اوپر ہدایت خلق کے پس وہ ملحدین مین سے ہے نہ مومنین سے اور اصحاب اور تابعین اور رستہ شخص کہ چلتا ہے اوپر رستہ سلف کی سب لوک اس باب مین اوپر استقامت کے ہین اور ایسے وہ لوگ کہ پہرنے والی ہین طریقہ اونکی سے وہ تین گروہ ہین ایک اہل تخییل اور دوسرا اہل تاویل اور تیسرا اہل تجہیل پس اہل تخییل وہ فلسفہ ہین اور متکلمین کہ چلتے ہین رستہ اونکی اور وہ کہتے ہین کہ جو کچھہ ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایمان باللہ اور دن آخرت کے وہ محض خیال مین ڈالنا ہے تاکہ نفع اوٹھاوین ساتھہ اوسکی جمہور

ان المتکلم اذا کمل علمه وقدرته وارادته کمل کلامه وفعله وانما یدخل النقص اما من نقص علمه واما من عجزه عن بیان علمه واما لعدم ارادته البیان والرسول هو الغایة فی کمال العلم والغایة فی کمال الارادة البلاغ المبین والغایة فی قدرته علی البلاغ المبین ومع وجود القدرة التامة والارادة الجازمة یجب وجود المراد فعلم قطعاً ان ما بینه من امر الایمان بالله والیوم الآخر حصل به مراده من البیان وما اراده البیان هو مطابق لعلمه وعلمه بذلک اکمل العلوم فمن ظن ان غیر الرسول اعلم بهذا منه او اکمل بیاناً منه او احرص علی هدی الخلق منه فهو من الملحدین لا من المؤمنین والصحابة والتابعون لهم باحسان ومن سلک سبیل السلف هم فی هذا الباب علی الاستقامة واما المنحرفون عن طریقهم فهم ثلاث طوائف اهل التخییل واهل التاویل واهل التجهیل فاهل التخییل هم المتفلسفة ومن سلک سبیلهم من متکلم ومتصوف فانهم یقولون ان ما ذکره الرسول صلی الله علیه وسلم فی امر الایمان بالله والیوم الآخر انما هو تخییل للحقائق لینتفع به الجمهور

اور نہین بیان کیا حق کو اور نہین ہدایت کی ساتھہ اسکی خلق کو اور نہین واضح کیا
حقیقتونکو بہر بیہ متخیلہ دو قسم ہین بعض کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کما
حقہ حقایق اشیائی کے نہین جانتے تہی اور کہتی ہین یہہ اہل تخییل بعض فلاسفہ
الالٰہیّہ جانتی ہین ان حقایق کو اور کہتے ہین کہ اسیطرح جانتی ہین وہ شخص
کہ نام اونکا اولیاہے علماسی اور گمان کرتے ہین کہ بعض فلاسفہ بہی اولیا ہین کہ
زیادہ معرفت رکہتی ہین اللہ کے اور دن آخرت کے بہ نسبت پیغمبرون کے اور یہہ
کلام ملحدون غلاۃ کے ہے کہ فلاسفہ اور باطنیہ اور شیعہ باطنیہ اور صوفیہ باطنیہ
ہین اور بعض اونین سے وہ ہین کہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جانتی تہی حقایق
اشیاء کو لیکن نہین بیان کیا اوسکو اور بیان کیا ہے خلاف اوسکی اور ارادہ کیا ہے
خلق سے سمجہنا خلاف حقایق کا کیونکہ مصلحت خلق کی بیچ باب اعتقادات کی یہی ہے
کہ اعتقاد کرین خلاف حق کے اور کہتے ہین یہہ لوگ کہ واجب تہا اوپر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے دعوت کرنا خلق کا طرف اعتقاد تجسیم کے یعنی خدا کا جسم ہے باوجود اوسکے
کہ یہہ عقیدہ باطل ہے اور بلانا طرف اعتقاد دوبارہ پیدا ہونے جسمونکی باوجود اسکے
کہ یہہ باطل ہے اور خبر دینا لوگونکو کہ بہشتی لوگ کہاوینگے اور پیوینگے باوجود اسکی کہ یہہ باطل ہے کیونکہ نہین
ممکن دعوت خلقت کی مگر ساتہہ ایسی طریقہ کی کہ شامل ہے اوپر کذب کے واسطے مصلحت بندونکی یعنی انسان
فی الحقیقت باطل ہے لیکن انبیا اونکو اسیطرح دعوت کرنیکا حکم ہے پس یہہ ہے قول اونکا بیچ نصوص ایمان باللہ
اور دن آخرت کے اسیر اعمال یعنے نماز و روزہ وغیرہ ہین بعض اونکا قایل
انکا اور بعض اونکا ٹہراتا ہے اونکو جسطرح ٹہرایا ہے ایمان باللہ اور دن آخرت کو
اور کہتا ہے کہ مامور ساتہہ ان امور کے بعض آدمی ہین اور بعض نہین ہین اور یہ کہتا ہے

انہ تبین بہ الحق ولا ھدی بہ الخلق ولا اوضح الحقائق ثم ھم علی قسمین الرسول یعلم الحقائق منہم من یقول علی ما ھی علیہ و یقولون ان من الفلاسفۃ الالٰھیۃ من علمھا وکذلک من الاشخاص الذین یسمونہم اولیاء من علمائہم یزعمون ان من الفلاسفۃ والاولیاء من ھو اعلم باللہ والیوم الاٰخر من المرسلین وھذہ مقالۃ غلاۃ الملحدین من الفلاسفۃ والباطنیۃ باطنیۃ الشیعۃ و باطنیۃ الصوفیۃ ومنہم من یقول بل الرسول علمھا لکن لم یبینہا وانما تکلم بما یناقضہا واراد من الخلق

فہم ما یناقضہا لان مصلحۃ الخلق فی ھذہ الاعتقادات التی لا تطابق الحق ویقول ھؤلاء یجب علی الرسول ان یدعو الناس الی اعتقاد التجسیم مع انہ باطل والی اعتقاد معاد الابدان مع انہ باطل و یخبرھم بان اھل الجنۃ یاکلون و یشربون مع ان ذلک باطل لانہ لا یمکن دعوۃ الخلق الا بھذہ الطریقۃ المتضمنۃ للکذب لمصلحۃ العباد فھذا قول ھؤلاء فی نصوص الایمان باللہ والیوم الاٰخر واما الاعمال فمنہم من یقرھا ومنہم من یجریھا ھذا المجری و یقول انما یؤمر بھا بعض الناس دون بعض

ذکرتم بها العامة دون الخاصة فهذه طریقة الملاحدة و الاسماعیلیة ونحوهم واما اهل التاویل فیقولون ان النصوص الواردة فی الصفات لم یقصد بها الرسول ان یعتقدوا الباطل ولکن قصد بها معان ولم یبین لهم تلک المعانی ولا دلهم علیها ولکن اراد ان ینظروا فیعرفوا الحق بعقولهم ثم یجتهدوا فی صرف تلک النصوص عن مدلولها ومقصوده امتحانهم وتکلیفهم واتعاب اذهانهم وعقولهم فی ان یصرفوا کلامه عن مدلوله ومقتضاه

کہ مامور ساتہہ اوسکی عوام ہین نہ خواص پس یہہ طریقہ ملاحدہ اور اسماعیلیہ اور مثل
اونکی کاہے ایسا اہل تاویل کے پس کہتے ہین تحقیق وہ نصوص کہ وارد ہین بیچ صفات کے
نہین قصد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ اون نصوص کے کہ اعتقاد کرین
بیچ اوسکی آدمی باطل کا لیکن قصد کیا ہے معانی کا ساتہہ اون نصوص کے اور نہین
بیان کیے وہ معانی اور نہ ظاہر کئے لیکن ارادہ کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نظر کرین اور پہچانین حق کو ساتہہ عقلون اپنی کے پہر کوشش کرین بیچ پہیرنے
معانی نصوص کے اور مقصود اوس پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا امتحان کرنا لوگونکا
ہی اور تکلیف مین ڈالنا اونکو اور مشقت مین ڈالنا ہے ذہنون اور عقلون اونکی کو
بیچ پہیرنے کلام اللہ کے معانی اور مقتضائی اوسکی سے اور پہچان لین حق کو
بغیر وسیلہ پیغمبر کے ۔ یہہ قول متکلمین جہمیہ ور معتزلہ کا ہے اور اوس شخص کا
کہ مشابہ اونکی ہے اور وہ فرقہ وہی ہے کہ قصد ہمارا اس فتوی مین رد کرنا اوسکا
نہ اون دونون فرقون اہل تخییل کا کسواسطے کہ بدعتی ان دونونکی مشہور ہی لوگون
مین اور لوگ اوسی نفرت کرتے تہے بخلاف ان جہمیہ کے کہ اون سے لوگ نفرت
نہین کرتے ہین کیونکہ یہہ جہمیہ مدد کرتے ہین بہت جگہہ مین احادیث کے باوجود
عقیدہ باطلہ کے اور وہ ہر دو فرقہ فی الحقیقت نہ مدد کرتے ہین اہل اسلام کے
اور نہ شکست دیتی ہین فلاسفہ کو لیکن وہ ملحد جہمیہ الزام دیتی ہین منکرین
آیات قیامت کو اور خود منکر ہین آیات صفات کے حالانکہ آیات صفات اور
آیات قیامت کے برابر ہین بیچ محال جاننے عقل کے پس کہتے ہین یہہ جہمیہ نکو
الزام مین کہ ہم جانتے ہین بالضرور کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لائی ہین.

۳۶

ویعرفوا الحق من جهة وهذا قول المتکلمة الجهمیة والمعتزلة ومن دخل معهم فی شیء من ذلک و الذین قصدنا الرد علیهم فی هذه الفتیا هم هؤلاء اذ کان نفور الناس عن الاولین مشهورا بخلاف هؤلاء فانهم تظاهروا بنصر السنة فی مواضع کثیرة وهم فی الحقیقة لا للاسلام نصروا ولا للفلاسفة کسروا لکن اولئک الملاحدة الزموهم فی نصوص المعاد نظیر ما ادعوه فی نصوص الصفات فقالوا لهم نحن نعلم بالاضطرار ان الرسل جاءت

ئی پیدا ہونے جسمونکی یعنے قیامت کے اور جان لیا ہے ہمنے فساد اون شبہات کا
کہ مانع ہین اعتقاد دوبارہ ہونیکے اور اہل سنت وجماعت کہتی ہین کہ ہم جانتے
ہین بالضرور کہ انبیا ر لائی ہین آیات صفات کو اور آیات صفات کے بیچ
کتاب اللہ کے زیادہ ہین آیات قیامت سی اور کہتی ہین واسطے اونکی یہہ بات
کہ معلوم ہے کہ مشرک عرب کے منکر تھے دوبارہ پیدا ہونیکے اور انکار کیا ہے
اونہون نے اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جھگڑا کیا اونہون نے
ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر دوبارہ پیدا ہونے کے بخلاف آیات
صفات کے کہ تحقیق کوئی عرب منکر نہین ہوا آیات صفات سی پس معلوم ہوا کہ اقرار
کرنا عقلونکا ساتھہ صفات کے زیادہ ہے اقرار کرنے دوبارہ پیدا ہونے سی اور
انکار کرنا دوبارہ پیدا ہونے کا بڑا ہے انکار صفات سی اور باوجود اسکی کیونکر
جایز ہو یہہ بات کہ جو خبر دی ہے شارع نے صفات کے وہ موافق خبر دینی شارع
نہ ہو یعنے اسکی تاویل کرین اور جو خبر دی ہی دوبارہ پیدا ہونیکے وہ موافق خبر
دینے کے ہو یعنے بلا تاویل قبول کرین اور یہی معلوم ہو کہ تحقیق رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے برا کہا ہے اہل کتاب کو بسبب بدل ڈالنی اور پھیر دینی اونکی
کے کتاب کو اور معلوم ہی کہ توریت بھری ہوئی ہے ذکر صفات سی پس اگر ہوتے
یہہ صفات اس قسم سے کہ تحریف کی گئی ہے اور بدلائی ہوئی ہے تو البتہ ہوتا برا کہنا
پیغمبر کا اونکو بطریق اولی پس کسطرح ہو جسوقت کہ ذکر کرین وہ اہل کتاب پیرو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات کو تو ہنسے فرماوین از روئی تعجب اور از روئی
تصدیق کے اور نہ عیب کرین اونپر ہرگز جیسا کہ عیب پکڑاتے ہین نفی کرنی واسطے

المعاد لابد وقد علمنا فساد الشبهة المانعة منه وأهل السنة يقولون لهم ونحن نعلم بالاضطرار أن الرسل جاءت بإثبات الصفات ونصوص الصفات في الكتب الإلهية أكثر وأعظم من نصوص المعاد ويقولون لهم معلوم أن مشركي العرب وغيرهم كانوا ينكرون المعاد وقد أنكروه على الرسول وناظروه عليه بخلاف الصفات فإنه لم ينكر شيئا منها أحد من العرب فعلم أن إقرار العقول بالصفات أعظم من إقرارها بالمعاد وأن إنكار المعاد أعظم من إنكار

۳۷

الصفات فكيف يجوز مع هذا أن يكون ما أخبر به من الصفات ليس كما أخبر به وما أخبر به من المعاد هو على ما أخبر به وأيضا فقد علم أن النبي صلى الله عليه وسلم قد ذم أهل الكتاب على ما حرفوه وبدلوه ومعلوم أن التوراة مملوءة من ذكر الصفات فلو كان هذا مما حرف وبدل لكان إنكار ذلك عليهم أولى فكيف وكانوا إذا ذكروا بين يديه الصفات يضحك تعجبا منهم وتصديقا ولم يعبهم قط بما تعيب النفاة

صفات کے اوپر اہل اثبات صفات کے مثل لفظ تشبیہ اور تجسیم کے یعنی مجسمہ اور مشبہہ کہتے ہین جیسا کہ نفی کرنے والے کہتے ہین اثبات کرنیوالے کو اور مثل اوسکی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کہا ہے اونکو اس قول مین کہ کہتے تھے یَدُ اللّٰہِ مَغْلُوْلَۃٌ یعنی ہاتھ اللہ کا تنگ ہے اور عیب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اس قول مین ان اللہ فقیر ونحن اغنیاء کے یعنی اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہین اور اس قول مین کہ کہتے تھے اللہ نے آرام کیا ہے پیچھے پیدا کرنے زمین اور آسمان کے پس کہا اللہ تعالے نے اونکی رد مین وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ یعنی پیدا کیا ہے ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ درمیان ان دونو نکے ہے بیچ چھہ دن کے اور نہین پہونچا ہمکو تھکان ۔ اور توریت بہی بہری ہوئی ہے آیات صفات سے مطابق قرآن شریف اور احادیث کے اور اسمین قیامت کی کچھہ تصریح نہین ہے جیسی کہ تصریح ہے قرآن شریف مین پس جبکہ جایز ہوئی تاویل آیات صفات کے کہ دونون کتابین اون صفاتین متفق ہین پس تاویل آیات قیامت کی کہ صرف ایک کتاب مین مذکور ہے بطریق اولی جایز ہوئی اور تاویل کرنے آیات قیامت کے دین محمدی مین صریح باطل ہے پس تاویل کرنے آیات صفات کے کہ دونون کتابین بیچ اوسکی متفق ہین بطریق اولی باطل ہوگی اسیطرح فرقہ تیسرا اہل تجہیل ہے کہ منسوب کرتے ہین اپنی کو طرف اہل سنت وجماعت کے اور دعوی کرتے ہین اتباع سلف کا کہتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہین جانتے تھے معنے آیات صفات کے جو اوتارین ہین اللہ نے اور نہین جانتے تھے

٣٨

لاهل الاثبات بلفظ التجسيم والتشبيه ونحو ذلك بل ... بقولهم يد الله مغلولة وقولهم ان الله فقير ونحن اغنياء وقولهم استراح لما خلق السموات والارض فقال تعالى ولقد خلقنا السموات والارض وما بينهما في ستة ايام وما مسنا من لغوب والتورية مملوة من الصفات المطابقة للصفات المذكورة في القرآن والحديث وليس فيها تصريح بالمعاد كما في القرآن فاذا جاز تأويل الصفات التي اتفق عليها الكتابان فتأويل المعاد الذي انفرد به احدهما اولى والثاني مما يعلم بالاضطرار انه باطل من دين الرسول صلى الله عليه وسلم فالاول اولى بالبطلان واما الصنف الثالث وهم اهل التجهيل فهم كثير من المنتسبين الى السنة واتباع السلف يقولون ان الرسول صلى الله عليه وسلم لم يكن يعرف ...

معنے آیات صفات کے جو اوتارین ہین اللہ نے اور نہین جانتے تھے جبرئیل
علیہ السلام معنی اونکی اور نہ جانتے تھے سابقین اولین اور اسیطرح کہتے ہین
احادیث صفات مین ہے کہ نہین جانتا معنی اونکی کوئی سوا اللہ تعالی کے باوجود
اوسکی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا آیات صفات کو۔ پس بموجب
قول اونکی کے یہہ بات ثابت ہوئی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی کلام
کرے کہ جسکی معنی خود نہین جانتے تہی اور وہ بزعم اپنے گمان کرتے ہین کہ ہم
اس اعتقاد مین تابع اور موافق ہین قول اللہ تعالے کے وما یعلم تاویلہ الا اللہ
یعنے نہین جانتا کوئی تاویل اوسکی سوا اللہ کے پس ہم کہتے ہین کہ ضرور وقف
کیا ہے اکثر سلف نے اس آیت پر اور وہ وقف صحیح ہے لیکن اہل تجہیل نہین
سمجھتے فرق معنے کلام اور تفصیل اور تاویل مین وہ تاویل کہ خاص ہے اللہ ہی کو
علم اوسکا اور گمان کیا اہل تجہیل نے کہ معنے تاویل کے اس آیت مین وہ ہین
کہ مذکور ہی کلام متاخرین مین اور غلطی کے ہی اونہون نے اس گمان اپنے مین
کیونکہ تاویل کے تین معنی ہین اور اکثر متاخرین کے اصطلاح مین معنی تاویل کے
یہہ ہے کہ پھیرنا لفظ کا معنے صریح اور ظاہر سے طرف معنی غیر صریح کے ساتھ کسی
قرینہ کے پس اصطلاح اونکی مین وہ معنی کہ صریح اور ظاہر مین تاویل نہین ہے
اور گمان کرتے ہین کہ مراد اللہ کے بہی اس آیت مین لفظ تاویل سے اس آیتہ
مین یہی ہے اور یہہ بہی کہتے ہین کہ آیتونکی تاویلین ہین مخالف ظاہر معنو اونکی
کے نہین جانتا اون تاویلونکو کوئی سوا اللہ کے یا سوا اون لوگون کے کہ تاویل
کرنے والے ہین پہر بہت لوگ اوس گروہ سے یہہ بہی کہتے ہین کہ آیات صفات کے

٣٩

یعنی ... ایاته الصفات ولا جبرئیل یعرف معانیها ولا السابقون الاولون وکذلک قولهم فی احادیث الصفات ان معناها لا یعلمها الا الله تعالی مع ان الرسول صلی الله علیه وسلم تکلم بها ... فعلی قولهم تکلم بکلام لا یعرف معناه وهم یظنون انهم یتبعون قوله تعالی وما یعلم تاویله الا الله فانه وقف اکثر السلف علی قوله تعالی وما یعلم تاویله الا الله وهو وقف صحیح لکنهم لم یفرقوا بین معنی الکلام وتفسیره وبین التاویل الذی انفرد الله تعالی بعلمه وظنوا ان التاویل فی کلام الله تعالی هو التاویل المذکور فی کلام المتاخرین وغلطوا فی ذلک فان لفظ التاویل یراد به ثلاث معان والتاویل فی اصطلاح کثیر من المتاخرین هو صرف اللفظ عن الاحتمال الراجح الی الاحتمال المرجوح لدلیل یقترن به فلا یکون معنی اللفظ الموافق لدلالة ظاهره تاویلا علی اصطلاح هؤلاء وظنوا ان مراد الله بلفظ التاویل ذلک وان للنصوص تاویلا یخالف مدلولها لا یعلمه الا الله تعالی او یعلمه المتاولون ثم کثیر من هؤلاء یقولون ... الصفات

اوپر چار وجہ کے ہے ایک یہہ کہ جانتے اوسکو اہل عرب محاورہ اپنی مین اور
دوسری یہہ ہی کہ جاننا اوسکا ہر ایک پر فرض ہے نہین کوئی معذور بے علمی
اوسکے سے اور تیسری یہہ ہے کہ جانتے ہین اوسکو علماء اور چوتھی یہہ ہے
کہ نہین جانتا کوئی اوسکو سوا اللہ کے جو شخص کہ دعوی کرے علم اوسکی کا وہ کاذب
جسطرح کہ فرمایا اللہ تعالی نے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ اَعْيُنٍ
یعنے نہین جانتا کوئی تنفس جو پوشیدہ کی گئی ہے واسطے اونکی ٹہنڈک آنکہون کی
سی یعنے نعمتی اور کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ تیار کی
ہین مینی واسطے بندون صالحین اپنے کے وہ نعمتین کہ نہین دیکہا اونکو آنکہہ نے
اور نہ سُنا اونکو کان نے اور نہین خیال آیا اونکا بیچ دل کسے بشر کے اسیطرح
علم وقت قیامت کا اور مثل اوسکی یہہ وہ تاویل ہے کہ نہین جانتا اوسکو کوئی
سوا اللہ کے اگرچہ ہم سمجہتی ہین وہ معانے کہ خطاب کی گئی ہین ہم ساتہہ اوس معنے
کے اور سمجہتی ہین ہم اوس کلام سے جو کچہ قصد کیا ہے سمجہانی ہمارے کا جیسا کہ فرمایا ہے
اللہ تعالے نے اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا کیا نہین
سمجہتی قرآن کو یا اوپر دلون اونکی کے پردی ہین اور کہا اللہ تعالے نے اَفَلَمْ
يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ آیا نہین تدبر کیا اونہون نے قول کو یعنے قرآن کو پس امر کیا ہے
اللہ تعالے نے ساتہہ تدبر کل قران شریف کے نہ ساتہہ بعض قرآن کے اور کہا عبد الرحمن
سلمی نے کہ بیان کیا ہے ہمکو اون لوگون نے کہ پڑہتے تہی ہمکو قرآن جامع عثمان
ابن عفان کا اور عبد اللہ ابن مسعود وغیرہم کا کہا اونہون نے کہ اصحاب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جبوقت پڑہ تی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی بقدر دس

على اربعة اوجه تفسير يعرفه العرب من كلامهم وتفسير لا يعذر احد بجهالته وتفسير يعلمه العلماء وتفسير لا يعلمه الا الله ومن ادعى علمه فهو كاذب وهذا كما قال فلا تعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين وقال النبي صلى الله عليه وسلم يقول الله اعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر وكذلك علم وقت الساعة ونحو ذلك فهذا من التأويل الذي لا يعلمه الا الله وان كنا نفهم معاني ما خوطبنا به ونفهم من الكلام ما قصد افهامنا اياه كما قال الله تعالى افلا يتدبرون القرآن ام على قلوب اقفالها وقال افلم يدبروا القول فامر بتدبر القرآن كله لا بتدبر بعضه وقال عبد الرحمن السلمي حدثنا الذين كانوا يقرؤن القرآن عثمان بن عفان رضي الله عنه وعبد الله بن مسعود وغيرهما انهم كانوا اذا تعلموا من النبي صلى الله عليه وسلم عشر

آیت کے نہ بڑہتے آگے اونکی جب تک نہ سیکہہ لیتے علم اور عمل اون آیات کا اور کہتے
تہے اصحاب کہ پڑہایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن اور تمام علم اور عمل
اوسکا اور کہا مجاہد نے کہ سنایا مینے قرآن شریف ابن عباس کو ابتدا سے انتہا
تک توقف کرتا تہا مین اوپر ہر آیت کے اور سوال کرتا تہا مین ہر ایک آیت سے
کہا شعبی نے نہین نکالی کسے نے کوئی بدعت مگر بیان اوسکا کلام اللہ مین ہے
اور کہا مسروق نے کہ نہین سوال کیا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شے
سے مگر بیان اوسکا قرآن مین ہے لیکن علم ہمارا اوس سے قاصر ہے یہہ بیان
بہت وسیع ہے کہ بیان کیا گیا ہے جگہہ اپنی مین اور مقصود میرا اسجگہہ صرف
تنبیہہ ہی اوپر اقوال فاسدہ کے کہ گمراہی مین ڈالتی ہین علم اور ایمان اوس
شئی کے سے کہ لائی ہین اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تنبیہہ اس بات پر
کہ وہ شخص کہتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتے تہے معانی قرآن کے
کہ اوترا ہے طرف اونکی اور نہ جبرئیل پس ٹہراتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نہ جاننے والا احکام الہی کو اور نہین سمجہنا قرآن کو ہدایت کرنے والا اور
نہ بیان کرنے والا واسطے آدمیونکے پہر یہہ لوگ اہل تجہیل کے منکر ہین تمام عقلیات کے
اس باب مین پس نہ ٹہرا بزعم اونکے رسول اور امت اوسکی کو معرفت الہی مین
کچہہ علم نہ عقلاً نہ نقلاً اور یہہ لوگ شریک ہین اسباب مین ملحدون کے کئی وجہ سے
اور وہ خاطی ہین نسبت کرنے مین جہالت کو طرف رسول اور سلف کے جسطرح کہ غلطی
کیا ہے اسمین اہل تحریف اور اہل تاویلات فاسدہ اور تمام ملحدونے اور ہم ذکر
کرتے ہین الفاظ سلف کے بعینہ اور الفاظ اون لوگون کے کہ نقل کیا اونہون نے

آيات لم يتجاوزوها حتى يتعلموا ما فيها من العلم والعمل قالوا فتعلمنا القرآن والعلم والعمل جميعا وقال مجاهد عرضت المصحف على ابن عباس من فاتحته الى خاتمته اقف عند كل آية واسأله عنها وقال الشعبي ما ابتدع احد بدعة الا وفي كتاب الله بيانها وقال مسروق ما سأل اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم عن شيء الا علمه في القرآن ولكن علمنا قصر عنه وهذا باب واسع قد بسط في موضعه والمقصود هنا التنبيه على المقالات الفاسدة التي توجب الضلالة في باب العلم والايمان بما جاء به الرسول صلى الله عليه وسلم عن زعم ان الرسول لم يعرف معاني القرآن الذي انزل عليه ولا جبرئيل وجعل الرسول هو لم يكن يبين ولا بيانا للناس ثم هؤلاء ينكرون العقليات في هذا الباب بالكلية فلا يجعلون عند الرسول وامته في باب معرفة الله تعالى لا علوما عقلية ولا سمعية وهم قد شاركوا فيه [illegible] الملحدين من وجوه متعددة وهم مخطئون فيما نسبوا الى الرسول والى السلف من الجهل كما اخطأ في ذلك اهل التحريف والتاويلات الفاسدة وسائر اصناف الملاحدة ونحن نذكر من الفاظ

السلف باعيانها والفاظ من نقل

مذہب سلف کا سوا اوسکی اور وجوہات اسقدر کہ گنجایش ہو جاوی اسجگہہ مین اور اسقدر کہ معلوم کیا جاوی ساتہہ اوسکی مذہب سلف کا روایت کیا ابو بکر بیہقی نے کتاب اسمار و صفات مین ساتہہ اسناد صحیح کے اوزاعی سی اور کہا اوزاعی نے کہ ہم اور تابعین موافق تہے اس بات مین کہ کہتی تہے اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور ایمان لاتے ہین ہم اوسپر کہ وارد ہوا ہے احادیث مین صفات الہی سے اور حکایت کیا اوزاعی نے کہ وہ ایک امام آئمہ اربع سی ہے کہ وہ آئمہ زمانہ تبع تابعین مین مشہور تہی اونمین سی ایک امام مالک ہے کہ امام تہا اہل حجاز کا دوسرا امام اوزاعی کہ امام تہا اہل شام کا اور تیسرا لیث کہ امام تہا اہل مصر کا اور چوتہا ثوری کہ امام تہا اہل عراق کا کہ بیان کیا اوزاعی نے کہ زمانہ تابعین مین یہہ قول مشہور تہا کہ ایمان لانا اسپر کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور ساتہہ صفات نقلی اوسکی کے ضرور ہی اور سوا اوسکی نہین کہ کہی تہی اوزاعی نے یہہ بات پیچہی ظاہر ہونے مذہب جہم کے کہ منکر تہا اسبات کا کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور نافی تہا صفات اوسکی کا اور کہی اوزاعی نے یہہ بات اسواسطی کہ جان لیوے آدمی کہ مذہب سلف کا برخلاف اوسکی تہا اور روایت کیا اوزاعی سے ابو بکر خلال نے کتاب سنت اپنی مین کہ کہا اوزاعی نے سوال کی گئی مکحول اور زہری تفسیر احادیث صفات کے سی پس کہا اونہون نے کہ جاری کرو ان احادیث کو جسطرح کہ آئی ہین اور یہی روایت کیا گیا ہے ولید ابن مسلم سے کہا اوسنی کہ سوال کیا مینے امام مالک ابن انس اور سفیان ثوری اور لیث بن سعد اور اوزاعی سی اون احادیث کا کہ وارد ہوئی ہین صفات مین پس کہا اونہون نے کہ جاری کرو تم اون احادیث کو

مذهبهم او غير ذلك من الوجوه فحسب ما يحتمله هذا الموضع ما يعلم به مذهبهم روى ابو بكر البيهقي في الاسماء والصفات باسناد صحيح عن الاوزاعي قال كنا والتابعون متوافرون نقول ان الله تعالى فوق عرشه ونؤمن بما وردت به السنة من صفاته وقد حكى الاوزاعي وهو احد الائمة الاربعة في عصر تابعي التابعين الذين هم مالك امام اهل الحجاز والاوزاعي امام اهل الشام والليث امام اهل مصر والثوري امام اهل العراق حكى شهرة القول في زمان التابعين بالايمان بان الله تعالى فوق العرش وبصفاته السمعية وانما قال الاوزاعي هذا بعد ظهور مذهب جهم المنكر لكون الله فوق عرشه والنافي لصفاته ليعرف الناس ان مذهب السلف كان خلاف هذا وروى ابو بكر الخلال في كتاب السنة عن الاوزاعي قال سئل مكحول والزهري عن تفسير الاحاديث فقالا امروها كما جاءت وروى ايضا عن الوليد بن مسلم قال سألت مالك بن انس وسفيان الثوري والليث بن سعد والاوزاعي عن الاخبار التي جاءت في الصفات فقالوا امروها

جسطرح آئی مین رد کیا اونہون نے اثبات سی معطلہ کو اور کہنا اونکا بلا کیف رد
کرتا ہے ممثلہ اور مشبہ کو اور زہری اور مکحول زمانہ اپنی مین بڑی عالم تھے تابعین
اور چار باقی کے یعنی امام مالک ابن انس اور سفیان ثوری اور لیث بن سعد
اور اوزاعی امام دین کے تھے زمانہ تبع تابعین مین اور یہہ بات کہی اوزاعی نے
پیچھے ظہور اقوال جہم کے کہ منکر تھا ہونے اللہ کا اوپر عرش کے اور تھا نافی صفات
اوسکی کا اور یہہ بات کہی اوزاعی نے اسواسطے کہ جان لے آدمی کہ مذہب سلف
برخلاف اوسکی تھا اور اوسکی طبقہ مین سی ہین حماد بن زید اور حماد بن سلمہ اور مثال
اونکی روایت کی ابوالقاسم ارجی نے ساتھہ اسناد اپنی کے مطرف بن عبد اللہ سی
کہ کہا مطرف بن عبد اللہ نے کہ سنا مین نے مالک بن انس سے جسوقت کہ ذکر کیا گیا
نزدیک امام مالک کے اوس شخص کا کہ رد کرتا تھا احادیث صفات کو کہا امام مالک نے
کہ کہا عمر بن عبد العزیز نے مقرر کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پیچھے اونکے
خلفا اونکی نے سنتین کہ عمل کرنا اون سنتون پر سچا جاننا ہے کتاب اللہ کو اور
پوری کرنے ہے بندگی اللہ کے اور قوت دینی ہے دین اللہ کو نہین لایق کسی کو تغیر
دینا اون سنتونکا اور نہین جایز اعتبار کرنا اوسپر کہ مخالف اون سنتون کے ہے
جس شخص نے راستہ قبول کیا اون سنتون کا پس وہ ہدایت پانے والا ہے اور جو شخص
مدد کرے اون سنتون کے پس وہ مدد کیا گیا ہے اور جب مخالفت کری اون سنتونکی
اور تابع ہو غیر راستہ مومنونکی مبتلا کرتا ہے اوسکو اللہ تعالے اوس چیز مین کہ خیال
کی ہے اوسنی اور ڈالتا ہے اللہ تعالے اوسکو دوزخ مین اور بری جگہہ ہی اور
روایت کی خلال نے ساتھہ ایسی اسناد کے کہ تمام راوی اوسکی امام ہین سفیان

كما جاء ذا على المعطلة وقولهم بلا كيف رد على المشبهة والممثلة والزهري ومكحول هما اعلم التابعين في زمانهم والاربعة الباقون ائمة الدين في عصر تابع التابعين وانما قال الاوزاعي بعد ظهور امر جهم المنكر لكون الله فوق عرشه والنافي لصفاته ليعرف الناس ان مذهب السلف كان خلاف ذلك ومن طبقتهم حماد بن زيد وحماد بن سلمة وامثالهما وروى ابو القاسم الازجي باسناده عن مطرف ابن عبد الله قال سمعت مالك بن انس اذا ذكر عنده من يدفع احاديث الصفات يقول

قال عمر بن عبد العزيز سن رسول الله صلى الله عليه وسلم وولاة الامر بعده سننا الاخذ بها تصديق لكتاب الله واستكمال لطاعة الله وقوة على دين الله ليس لاحد من خلق الله تعالى تغييرها ولا النظر في شيء خالفها من اهتدى بها فهو مهتد ومن استنصر بها فهو منصور ومن خالفها واتبع غير سبيل المؤمنين ولاه الله ما تولى واصلاه جهنم وساءت مصيرا وروى الخلال باسناد كلهم ائمة عن سفيان

بن عیینة قال سئل ربیعة بن ابی عبد الرحمن عن قوله الرحمن علی العرش استوی کیف استوی قال الاستواء غیر مجهول والکیف غیر معقول ومن الله الرسالة وعلی الرسول البلاغ وعلینا التصدیق وهذا الکلام مروی عن مالک بن انس تلمیذ ربیعة من غیر وجه منها ما رواه ابو الربیع الصهبانی و ابو بکر البیهقی عن یحیی بن یحیی قال کنا عند مالک بن انس رض فجاء رجل فقال یا ابا عبد الله الرحمن علی العرش استوی کیف استوی فاطرق مالک برأسه حتی علاه الرحضاء ثم قال الاستواء غیر مجهول

بن عُیینہ نے سوال کیے گئے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن قول الرَّحمٰن عَلَی العَرشِ
اسْتَوٰی سی کہ استوی کسطرح ہے کہا عبدالرحمن نے کہ استوی غیر مجہول ہے اور
کیفیت غیر معقول ہے اللہ کے طرف سی ہی رسالت اور اوپر رسول کے ہے بلاغت
اور اوپر ہمارے ہی تصدیق اور یہہ کلام روایت کی گئی ہے امام مالک بن انس سے
کہ شاگرد ہین ربیعہ کے کئی وجہ سی بعض اون وجہ سی یہہ ہی کہ روایت کیا اوسکو
ابو الربیع صہبانے اور ابو بکر بیہقی نے یحیٰی بن یحیٰی سے کہا یحیٰی بن یحیٰی نے کہ تہی
ہم پاس امام مالک بن انس کے پس آیا ایک مرد پس کہا اوسنے ای ابا عبداللہ
الرحمن علی العرش استوی کیف استوا یعنے رحمان اوپر عرش کے سے ٹہر اکسطرح
ٹہرا پس نیچی کیا امام مالک نے سر اپنا یہان تک کہ عرق آگیا اونکو پہر کہا استواے
غیر مجہول ہے اور کیفیت غیر معقول ہے اور ایمان ساتہہ اوسکی واجب ہے اور
سوال کرنا اوس سے بدعت ہی نہین دیکہتا مین تجکو مگر بدعتی پہر امر کیا کہ نکال دو
اوسکو پس قول ربیعہ اور امام مالک کا کہ استوی غیر مجہول اور کیفیت غیر معقول ہے
مطابق ہے ساتہہ اقوال دوسرون کے کہ کہا اونہون نے جاری کرو اون صفات
کو بلا کیف اور ان تمام نے نفی کی ہے علم کیفیت سی اور نہین نفی کی حقیقت
صفت کی سے اگر ایمان لانا ساتہہ مجرد لفظ کے بغیر سمجہنے معانے اوسکی کے کہ لایق
ہین ساتہہ ذات اللہ کے حق ہوتا تو البتہ نہ کہتی یہہ لوگ کہ استوی غیر مجہول ہے
اور کیفیت غیر معقول ہے اور نہ کہتی کہ جاری کرو اونکو جسطرح کہ آئی ہین بلا کیف
کیونکہ اس صورت مین تو استوی معلوم نہوا بلکہ مجہول ہوا بمنزلہ حروف مقطعات
کے تو اس صورت مین نہ محتاج ہوتے طرف نفی علم کیفیت کے کیونکہ نہین سمجہا جاتا

والکیف غیر معقول والایمان به واجب والسؤال عنه بدعة وما اراک الا مبتدعا ثم امر به ان یخرج فقول ربیعة و مالک الاستواء غیر مجهول والکیف غیر معقول موافق لقول الباقین امروها کما جاءت بلا کیف فانما نفوا علم الکیفیة ولم ینفوا حقیقة الصفة ولو کان القوم آمنوا باللفظ المجرد من غیر فهم لمعناه علی ما یلیق بالله لما قالوا الاستواء غیر مجهول والکیف غیر معقول ولما قالوا امروها کما جاءت بلا کیف فان الاستواء حینئذ لا یکون معلوما بل مجهولا بمنزلة حروف المعجم وایضا فانه لا یحتاج الی نفی علم الکیفیة اذا لم یفهم

لفظسی تمہاری کوئی معنی نہین سمجھی جاتے اور احتیاج نفی علم کیفیت کی تو بعد اثبات صفات کے ہوتے ہے کیونکہ جو شخص نفی کرتا ہے صفات خبریہ یا صفات مطلق کی نہین محتاج ہوتا کہنے بلا کیف کا پس جو شخص کہتا ہے کہ اللہ تعالی نہین ہے اوپر عرش کے تو نہین محتاج ہوتا کہنے بلا کیف کا پس اگر مذہب سلف کا نفی اثبات کا ہوتا تو نہ کہتے بلا کیف یعنی نفی نکرتے کیفیت کے پس کہنا اونکا کہ جاری کرو تم آیات صفات کو جسطرح کہ آئی ہین چاہتا ہے باقی رکہنا دلالت اون صفات کا اوپر حقیقت اپنی کے کیونکہ وہ صفات ایسی الفاظ مین آئی ہین کہ دلالت کرتے ہین اوپر معانی کے پس اگر دلالت اون الفاظ کے اوپر معانی کے نہوتے تو واجب تہا اوپر سلف کے کہ یون کہتے کہ جاری کرو تم الفاظ اونکی اور اعتقاد رکہو کہ اللہ تعالے نہین موصوف ساتہہ معانی ان الفاظون کے حقیقتہً پس اُسوقت نہ ہوتے یہہ بات کہ جاری کرو تم جسطرح کہ آئی ہین اور نہ کہا جاتا اوسوقت بلا کیف کیونکہ نفی کرنے کیفیت کے اوس چیز سے کہ ہی ثابت ہی نہین لغو ہے اور روایت کیا عبد اللہ بن بطہ نے ابانت مین ساتہہ اسناد صحیح کے عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ ماجشون سے اور وہ ایک تین اماموں سے ہے وہ تین امام کہ اونمین ایک امام مالک دوسرا ابن ماجشون اور تیسرا ابن ابی ذیب ہے سوال کیا گیا ابن ماجشون اوس چیز سے کہ انکار کرتے ہین اوسکا جہمیہ کہا اوس نے بعد حمد و صلوات کے کہ سمجہا مینے اوس چیز کو کہ سوال کیا گیا ہون بیچ حق اوس شخص کے کہ تابع ہوا ہی جہمیہ کا اور اوس شخص کے کہ مخالف ہوا ہی اون جہمیہ کا بیچ صفت رب بزرگ کے کہ بہت بڑی ہے عظمت اوسکی

من اللفظ معنى وانما يحتاج الى نفي علم الكيفية اذا اثبت الصفات وايضا فان من ينفي الصفات الخبرية او الصفات مطلقا لا يحتاج الى ان يقول بلا كيف فمن قال ان الله ليس على العرش لا يحتاج ان يقول بلا كيف فلو كان مذهب السلف نفي الصفات في نفس الامر لما قالوا بلا كيف وايضا فقولهم امروها كما جاءت يقتضي ابقاء دلالتها على ما هي عليه فانها جاءت الفاظا دالة على معان فلو كانت دلالتها منتفية لكان الواجب ان يقال امروا الفاظها مع اعتقاد ان المفهوم منه غير مراد او يقال امروا لفظها مع اعتقاد ان الله تعالى لا يوصف بما دلت عليه حقيقة وحينئذ فلا يكون قد امرت كما جاءت ولا يقال حينئذ بلا كيف اذ نفي الكيف عما ليس بثابت لغو من القول وروى ابو عبد الله بن بطة في الابانة باسناد صحيح عن عبد العزيز بن عبد الله بن ابي سلمة الماجشون وهو احد ائمة المدينة الثلاثة الذين هم مالك وابن الماجشون وابن ابي ذئب وقد سئل عما جحدت به الجهمية اما بعد فقد فهمت فيما سألت فيما تتابعت الجهمية ومن خالفها في صفة الرب العظيم الذي فاقت عظمته

صفت کرنے اور تدبیر کرنے سی اور گونگی ہوئی ہین نہ بلتے تفسیر شان
اوسکی سے اور دور رہگئے ہین عقلین معرفت اوسکی سے اور قدرت اوسکی سے
اور رد کیا ہے بزرگے اوسکی نے عقلون کو پیش پایا اون عقلون نے رستہ اوسکا
پس واپس آگئی عقلین محروم اور شرمندہ ہوکر اور امر کئی گئی ہین لوگ کہ نظر اور
فکر کرین مخلوق اوسکی مین کیونکہ کیفیت اوس چیز کے بیان لیجاتے ہے کہ معدوم
ہوا اول پہر پیدا ہو لیکن وہ چیز کہ نہین متغیر ہوتے اور نہین زوال قبول کرتے
اور نہین ہے مثل اوسکی کوئی چیز تو ایسی چیز کے کیفیت کوئی نہین معلوم کرسکتا
مگر وہی مگر کسطرح پہچانا جاوی قدر اوسکا کہ نہین ہے واسطے اوسکی پیدایش
اور نہین ہے واسطے اوسکی موت اور نہین ہوتا ہے پرانا اور کسطرح ہو واسطے
صفت کیسے قدر اوس چیز کے حد اور نہایت تاکہ پہچانے اوسکو کوئی
پہچاننے والا یا قدر اوسکا کوئی وصف کرنے والا کیونکہ وہ حق ظاہر ہے نہین
کوئی حق اوس سے اور نہین کوئی چیز بہت ظاہر اوس سے اور دلیل اوپر
عاجز ہونے عقلون کے تحقیق صفات الٰہی سے یہی کافی ہے کہ وہ عقل عاجز
ہے صفت کرنے ادنے مخلوق اوسکی سے کہ نہین دیکھہ سکتا تو اوسکو
بسبب چھوٹے ہونے اوسکے کے حالانکہ وہ متغیر ہوتے ہی اور زوال قبول کرتے
ہے نہین نظر آتے کان اوسکی اور نہ آنکھہ اوسکی چلتی پہرتے ہین سمجھہ اپنی
سے بہت مشکل ہے سمجھنا اوسکا اور بہت مخفی ہے اوپر تیری جسطرح کہ مشکل
ہے سمجھنا اوسکا یہ ظاہر کیا ہے اللہ تعالے نے کان اوسکی اور آنکھہ اوسکی
فتبارک اللہ احسن الخالقین ۝ پس بڑی برکت والا ہے اللہ تعالے کہ

حسبه وانما امر وابالتفطر وانفكروا فيما خلق بالتقدير وانما يقال كيف لمن لم يكن مرة ثم كان فاما الله فهو لم يزل ولم يزل ولا يزال وليس له مثل فانه لا يعلم كيف الا هو وكيف يعرف قدر من لم يبدأ ومن لم يمت ولم يبل وكيف يكون لصفته شيء منه حد

ومنتهى يعرفها فاذا وجدوا قدره وصف على انه الحق المبين ولا شيء ابين منه الدليل على عجز العقول من تحقيق صفته عجزها عن صفة اصغر خلقه لا يكشف واصغر مجعول ويزول كيف يرى له السمع والبصر ... بقلب وتقلب من حال الى حال ... فاعظم ... فتبارك الله

بہت بہتر پیدا کرنیوالونکا ہی اور خالق اونکا اور سردار سردارونکا اور رب اونکا
لیس کمثلہ شئ وہو السمیع البصیر پس حرم کری تجہیر اللہ پہر باگ اپنی
اس بات سی کہ تکلیف سی پیدا کرے توصفت رب اپنی کے وہ صفت کہ نہین
وصف کیا اللہ تعالے نے ذات اپنی کو ساتہہ اوسکی کیونکہ تو عاجز ہے معرفت
اوسقدر سی کہ وصفکیا ہے ربنے ذات اپنی کو جبکہ تو نہین پہچان سکتا اوس
قدر کہ وصف کیا ہے ربنے ذات اپنی کو پس کیون تکلیف کرتا ہی واسطی معرفت
اوس چیز کے کہ نہین وصف کیا اللہ تعالے نے ساتہہ اوسکی ذات اپنی کو کیا تو دلیل
پکڑتا ہی ساتہہ اوس معرفت کے بندگی پر پاپہچتا ہے تو بسبب اوس معرفت کی معصیت
پس جو شخص کہ انکار کرتا ہی بسبب بہت خوض اور تکلف کے اوس صفت کا کہ وصف
کیا ہے اللہ تعالے نے ذات اپنی کو ساتہہ اوسکی پس تحقیق دیوانہ کیا اونکو شیاطین نے
کہ حیران پہرتا ہے زمین بیچ پس پہونچی اس حال کو کہ انکار کیا اوس نے ہما او صفات
الہی کا اور دلیل پکڑتا ہے ساتہہ زعم اپنے کے اسطور پر کہ کہتا ہے کہ ضرور ہے
اگر ہو واسطی اللہ کے یہہ بات پس لازم آویگی واسطی اسکی فلانے بات ہی پس انہی
ہوئی بسبب انکار صفات کے کہ مقرر کین اللہ تعالے نے واسطی اپنی اور باعث
قایم کرنے اون صفات کے کہ نہین نسبت کیا اللہ تعالے نے اونکو طرف اپنی پس
ہمیشہ پڑاہا تا رہا اونکو شیطان یہان تک کہ انکار کیا اونہون نے قول اللہ تعالی
وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ بہت مونہہ اوسدن تر و تازہ ہونگی درانحال
کہ طرف رب اپنی کے دیکہنے والے ہونگی پس کہا اونہون نے دیکہیگا اللہ کو کوئی دن
قیامت کے پس انکار کیا اونہون نے بہت بڑی انعام سی کہ انعام کریگا اللہ تعالے

احسن الخالقین وخالقہم وسید السادات وربہم لیس کمثلہ شئ وہو السمیع البصیر فدع عنا ایہا المتکلف ہداک اللہ تعالے عن تکلیف صفۃ ما لم یصف الرب من نفسہ لعجزک عن معرفۃ قدر ما وصف منہا اذا لم تعرف قدر ما وصف فما تکلفک علم ما لم یصف ہل تستدل بذلک علی شئ من طاعۃ او تنزجر عن شئ من معصیتہ فاما الذی جحد ما وصف الرب من نفسہ تعمقا وتکلفا فقد استہوتہ الشیاطین فی الارض حیران فصار یستدل بزعمہ علی جحد ما وصف بہ الرب وسمی من نفسہ بان قال لا بد ان کان لہ کذا من ان یکون لہ کذا فعمی عن البین بالخفی فجحد ما سمی الرب من نفسہ بصمت الرب عما لم یسم منہا فلم یزل یملی لہ الشیطان حتی جحد قول اللہ عز وجل وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ فقالوا لا یراہ احد یوم القیمۃ فجحدوا واللہ افضل کرامۃ اللہ التی اکرم اللہ بہا اولیاؤہ

دن قیامت کے اوپر اوپر اون اپنی کے وہ انعام کہ دیدار ہے رب اپنی کا
اور ترو تازگے اپنی بیچ مکان سچی کے نزدیک پادشاہ قدرت والی کے
کہ مقرر کیا ہے اوس پادشاہ نے کہ وہ لوگ نہ مرینگی اور ساتھہ ترو تازگے کے
طرف اوسکی دیکھینگے آبن ماجشون نے اپنی کلام کو یہانتک پہونچایا کہ کہا
اوسنی کہ انکار کیا منکرین نے دیدار الٰہی سے دن قیامت کیو سطی قایم کرنی حجت
کے کہ خود گمراہ ہی اور گمراہ کرنے والی ہے کیونکہ معلوم ہے یہہ بات جبوقت کہ تجلی
کریگا اللہ تعالی بیچ دن قیامت کے اوپر لوگون کے دیکھینگے اوسکو اسقدر
کہ ایمان لائی تہے مومن ساتھہ اوسکی آگے اوسکی دنیا مین نہ دیکھیگا اوس تجلی
کو وہ شخص کہ منکر تہا اوسکا دنیا مین کہا مسلمانون نے کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کیا دیکھینگے ہم اللہ کو قیامت مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
شک کرتے ہو تم دیکھنی آفتاب مین کہ نہین آگے اوسکی بادل پس کہا مسلمانون نے
کہ نہین شک ہمکو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا شک کرتے ہو تم بیچ
دیکھنی چاند چودوین رات کے کہ نہو آگے اوسکے بادل کہا مسلمانون نے کہ نہین
کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تحقیق دیکھوگے تم اوس دن رب اپنی کو
اسیطرح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پر ہوگے آگ یہانتک
کہ رکھیگا بیچ اوسکی قدم اپنا جبار پس کہیگی آگ بس بس اور سمٹ جاویگی اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس کو کہ ہنسا اللہ تعالی معاملہ
تیری سے ساتھہ مہمان کے کہ تونے ساتھہ اوسکی کل رات اور کہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوس حدیث مین کہ پہونچی ہے ہمکو کہ ہنستا ہی اللہ تعالے

من نكم وقد وعلم وشية ما يتكم وقال الله من العجب قال نعم ان ربنا ليضحك قال لا نعدم من رب يضحك خيرا في اشباه هذا وهو كثير وقال الله تعالى وهو السميع البصير وقال الله تعالى واصبر لحكم ربك فانك باعيننا وقال الله تعالى ولتصنع على عيني وقال الله تعالى ما منعك ان تسجد لما خلقت بيدي وقال الله تعالى والارض جميعا قبضته يوم القيمة والسموت مطويات بيمينه سبحانه وتعالى عما يشركون فوالله ما دلهم على عظم ما وصف من

نفسه وما تحيط به قبضته الا صغر نظيرها منهم عندهم ان ذلك الذي القي في روعهم وخلق على معرفته قلوبهم

تمہاری ہے اور ناامیدی تمہاری اور جلدی قبول کرنے تمہاری اور کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک اعراب نے کہ رب ہمارا ہنستا ہی فرمایا آپ نے کہ ہان کہا عربے نے پس نہ چھوڑینگی ہم بہترائی اپنی ایسے رب سے کہ ہنسی والا ہے اور احادیث اوس طرح کی بہت ہین کہ نہین شمار کرسکتی ہم اور کہا اللہ تعالے نے ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وہ سنتا دیکھتا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا اور ٹہرا رہ اوپر حکم رب اپنی کے کہ تو روبرو آنکھون ہماریکی ہے اور فرمایا اللہ تعالے نے وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ تاکہ پرورش پاوی تو روبرو آنکھہ میریکی اور فرمایا اللہ تعالے نے مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ کس چیز نے منع کیا تجھکو کہ سجدہ کرے اوس چیز کو کہ پیدا کیا مینی دونون ہاتہون اپنی سے اور فرمایا اللہ تعالی وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ اور زمین تمام ایک قبضہ ہوگا اوسکا دن قیامت کے اور آسمان لپیٹا ہوا ہوگا بیچ دہنی ہاتہہ اوسکی کے اور پاک ہے اللہ اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہین پس قسم ہے اسکی کہ راہ نہین دکہلایا اللہ نے انکو یعنی آدمیونکو عظمت صفات اپنی کا وہ صفات کہ وصف کیا ہے اسنی آپکو یعنی اپنی صفات کی گنہ کا راہ نہین بتلایا اور راہ نہین بتلا اوس چیز کا کہ گہیر لیا ہی اسکو چہوٹی سے قبضی اسکی نے نظر انکی یعنے آدمیونکی بیچ کنہ صفات اوسکی کے معدوم اور موہوم ہی کیونکہ یہہ وہ شی ہے یعنی عظمت کہ نہین ڈالی گئی ہے دل انکی مین اور نہین پیدا کیگئی اوپر معرفت اوسکی دل خلایق کے یعنی اللہ تعالے نے اپنی صفات کے پہچاننے کی قوت کسیکی دل مین پیدا ہی نہین کی مترجم کہتا ہی ان دو سطور کے عبارت

اصل نسخہ مین مختبط تہی اندک تغیر اور تبدل سے صاف کرکے ترجمہ کیا پس جو وصف کیا ہی اللہ تعالے نے ذات پاک اپنی کو اور نام لیا ہے اوسکا اوپر زبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لینگے ہم اوسکا جسطرح کہ نام لیا ہے اوسکا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اور نہ تکلف سے نکالینگی ہم کوئی صفت ماسوا اوسکی کسیطرح کے اور نہ انکار کرینگی ہم اوس چیز کا کہ وصف کیا گیا ہے اللہ تعالے ساتہہ اوسکی اور نہ تکلف کرینگی ہم بیچ معرفت اوس چیز کے کہ نہین وصف کیا اوسنے ذات اپنی کو ساتہہ اوسکی پس معلوم کر رحم کری تجہپر اللہ تعالے کہ عصمت دین مین یہہ ہی کہ ٹہری تو بیچ امور دین کے جسطرح کہ ٹہرایا ہے تمکو اور نہ تجاوز کری اوس حد سے کہ حد کردی ہے واسطے تیرے کیونکہ سبب قیام دین کا معرفت نیکی کے ہے اور انکار بدی کا ہے پس جو کچھہ بیان کی گئی ہے معرفت اور قایم ہوگی مین اوپر اوسکی دل اور ذکر کیا گیا ہے اصل اوسکا بیچ کتاب اللہ تعالے اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور میراث پائی ہے علم اوسکی امت نے پس ہرگز نہ خوف کریو ذکر اوسکی سے اور صفت کر رب اپنی کے اوصفت کیا ہے ربنے ذات اپنی کو غیب مین البتہ نہ تکلیف کریو اوس چیز مین کہ نہین وصف کیا آگے تیرے ذرہ بہی پس جو چیز کہ براجانے نفس ترا صفت رب اپنی سے اور نہ پاوی تو ذکر اوسکا بیچ کتاب رب اپنے کے اور نہ پاوین تون حدیث مین نبی اپنی سے ذکر صفت رب اپنی کا پس نہ تکلیف مین ڈال علم اپنی کو اور نہ وصف کر تو ساتہہ اوسکے زبان اپنی سے اور خاموش رہو تو اوس سے جسطرح کہ چپ رہا اوس سے اللہ تعالے کیونکہ تکلف کرنا ترا بیچ معرفت اوس شی کے کہ نہین صفت کی اللہ تعالی نے

فما وصف اللّٰہ من نفسہ فسمّینا علی لسان نبیہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سمّیناہ کما سمّاہ ولم نتکلف منہ صفۃ ما سواہ لا ھذا ولا ھذا ولا نجحد ما وصف ولا نتکلف معرفۃ ما لم یصف بہ اعلم رحمک اللّٰہ تعالی ان العصمۃ فی الدین ان تنتہی فی الدین حیث انتہی بک ولا تجاوز ما قد حد لک فان من قوام الدین معرفۃ المعروف وانکار المنکر فما بسطت علیہ المعرفۃ وسکنت الیہ الافئدۃ وذکر اصلہ فی

کتاب اللّٰہ والسنۃ وتوارث علمہ الامۃ فلا تخافن فی ذکرہ وصفتہ من ربک ما وصف من نفسہ عیانا ولا تکلفن بما وصف لک من ذلک قدرا وما انکرتہ نفسک ولم تجد ذکرہ فی کتاب ربک ولا فی الحدیث عن نبیک من ذکر صفۃ ربک فلا تکلفن علمہ بعقلک ولا تصفہ بلسانک واصمت عنہ کما صمت الرب عنہ من نفسہ فان تکلفک معرفۃ ما لم یصف بہ نفسہ

ساتھ اوسکی ذات اپنی کو مثل انکار یتکی ہے اوس شی سی کہ وصف کیا ہی اللہ تعالی
نے ساتھ اوسکی پس جسطرح برا جانتا ہی تو انکار منکرین کا اوس صفت سی کہ وصف
کیا ہے اللہ تعالی نے ساتھ اوسکی نفس اپنی کو اسیطرح برا جان تکلف کرنا اون
لوگونکا کہ وصف کیا اونہون نے ساتھ اوسکی کہ نہین وصف کیا اللہ تعالی نے
ساتھ اوسکی ذات اپنی کو تحقیق قسم ہے اللہ تعالی کے کہ کمیاب ہین مسلمان
کہ پہچانتے ہین کامونکو اور ساتھ پہچانتے اونکی کے پہچانے جاتے ہین نیکیان
اور کمیاب ہین وہ لوگ کہ برا جانتے ہین بری کامون کو اور ساتھ برا جانی
اونکی کے بری جانے جاتے ہے برائی اور قبول کرتے ہین اوس صفت کو کہ وصف
کیا ہے اللہ تعالی نے نفس اپنی کو اور بیان کیا ہی اللہ تعالی نے اوسکو بیچ
کتاب اپنی کے اور مانتی ہین اوس چیز کو کہ پہنچا ہی اونکو نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے پس جو شخص کہ راضی ہوا اس بات پر تو نام رکھا ہے اللہ تعالی نے
دل اوسکی کا قلب سلیم اور نہین تکلف کرتا ہے بیچ صفات پروردگار اپنے
کے اور نہ بیچ اسماء اوسکی کے کوئی مومن اور جو صفت کہ بیان کی ہے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے اور جو اسم کہ ظاہر کیا گیا آنحضرت سی تو وہ بمنزلہ اوسکی ہے
کہ بیان کیا ہے اللہ تعالی نے اوسکو اور راسخون فی العلم وہ لوگ ہین کہ
ٹہرتے ہین حد اپنی پر اور وصف کرتے ہین رب اپنی کے اوس صفت سی
کہ صفت کیا ہے اوسنی ذات اپنی کو اور چھوڑتے ہین اوس صفت کو کہ
چھوڑا ہی اللہ تعالی نے ذکر اوسکا نہین انکار کرتے کسی صفت کا ازروی تعصب
کہ ثابت ہی اور نہین تکلف کرتے اوس صفت مین خوف سے کہ نہین ہی ثابت

کما ینبغی لما وصف منها وما عظمت ما جحد فیه الجاحدون مما وصف به نفسه فکذلک اعظم تکلف ما وصف الواصفون بما لم یصف به نفسه فقد والله عز المسلمون الذین یعرفون المعروف وبمعرفتهم یعرف وینکرون المنکر وبانکارهم ینکر ویسمعون ما وصف الله تعالی به نفسه ومن هذا فی کتابه وما بلغهم مثله عن نبیه صلی الله علیه وسلم فمن رضی من علمه ما سمی بتسمیته فلسماه سلیما

٥٣

ولم یتکلف صفة قدره ولم تسمیة غیره من الرحمن مؤمن وما ذکر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه سماه من صفة ربه تعالی فهو بمنزلة ما سمی ووصف الرب من نفسه والراسخون فی العلم الواقفون حیث انتهی علمهم الواصفون لربهم بما وصف من نفسه التارکون لما ترک من ذکرها لا ینکرون صفة ما سمی منها جحدا ولا یتکلفون وصفه بمحل

سماه الكريم تعالى فان الحق ما
ترك ما ترك وتسمية ما
سماه ومن يتبع غير سبيل
المؤمنين نوله ما تولى و
نصله جهنم وساءت مصيرا
وهب الله لنا ولكم حكما

کیونکہ حق وہی ہے کہ چہوڑدین اوس چیز کو کہ چہوڑا ہے اللہ تعالے نے اور
نام لین اوسکا کہ نام لیا اوسکا اللہ تعالی نے وَمَنْ یَّتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ
الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا جو تابعدار ہووے
غیر طریقہ مومنین کے تو مبتلا کرتے ہین ہم اوسکو اوسمین کہ دوست رکہتا ہے
اوسکو اور پہونچاتے ہین ہم اوسکو دوزخمین اور برا ہے ٹکانا اور
بخشے اللہ تعالے تمکو اور ہمکو اور ملاوے ہمکو ساتہہ صالحین کے یہہ کل کلام ابن ماجشون
کی ہے پس نظر کر تون کہ کسطرح ثابت کیا ہے صفات اور نفی کیا ہی علم کیفیت
کو موافق اماموں دوسرونکی اور کسطرح انکار کیا اوپر نفی کرنے والے صفات کے
اور بیچ کتاب فقہ اکبر کے کہ مشہور ہے نزدیک اصحاب ابوحنیفہ کے جسکو
روایت کیا ہے ساتہہ اسناد کے ابے مطیع حکیم ابن عبد اللہ سی کہ کہا ابے
مطیع نے کہ سوال کیا مینے ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالے کو فقہ اکبر سے پس کہا ابوحنیفہ
نے نہین کافر کہتے ہم کسے کو ساتہہ گنہ کے اور نہین نکالتے ہم کسیکو ایمان سے
ساتہہ گنہ کے امر کرتے ہین ہم ساتہہ نیک کام کے اور نفی کرتے ہین بری کامونکی
اور جانتے ہین ہم کہ جو چیز تقدیر مین پہونچنے والے ہے تمکو کبہی نہ فروگذاشت
ہوگی تجہسے اور جو شئی کہ فروگذاشت ہونے والی ہے تجہسے کبہی نہ پہونچے
گے تمکو اور چاہیکہ چہوڑدین ہم مقدمہ علی کرم اللہ وجہہ وعثمان رضہ کا طرف
اللہ تعالے کے اور کہا ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے کہ فقہ بیچ دین کے بہتر ہے
معرفت سی اور سمجہنا آدمیکا کہ کسطرح بندگی کرے رب اپنی کے بہتر ہے اس
بات سی کہ جمع کری علم بہت کہا ابو مطیع کہ کہا مین نے کہ خبر دو مجہکو افضل

والحقنا بالصالحين وهذا
كله كلام ابن الماجشون
الامام فانظر كيف
اثبت الصفات ونفى
علم الكيفية موافقا
لغيره من الائمة وكيف انكر
على نفاة الصفات انه
يلزمهم اثباتها كما تقول
الجهمية انه يلزم ان يكون

جسما او عرضا فيكون محدثا
وفي كتاب الفقه الاكبر
المشهور عند اصحاب ابي حنيفة
الذي رووه بالاسناد عن ابي
مطيع الحكم بن عبد الله قال
سألت ابا حنيفة عن الفقه
الاكبر فقال لا تكفرن احدا بذنب
ولا تنفي احدا من الايمان به وتأمر
بالمعروف وتنهى عن المنكر وتعلم
ان ما اصابك لم يكن ليخطئك
وان ما اخطأك لم يكن
ليصيبك ولا تتبرأ من احد
من اصحاب رسول الله ولا تتولى احدا دون احد وان ترد امر عثمان وعلي
الى الله تعالى قال ابو حنيفة
الفقه في الدين خير من
الفقه في

الفقه قال نعلم الرجل الايمان والشرايع والسنن واختلاف الائمة وذكر مسائل الايمان ثم ذكر مسائل القدر والرد على القدرية بكلام حسن ثم قال لا يليق بهذا الموضع ثم قال قلت

فقہ سے کہا سیکھنا آدمیکا ایمان اور مسئلی شریعتون کے اور سنت اور
اختلاف آیمہ کا اور ذکر کئے ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے مسایل ایمان کے
پھر ذکر کئے مسئلے قدر کے اور رد اوپر قدریہ کے ساتھہ ایسی کلام کے کہ نہین
ہے یہہ مکان بیان اوسکی کا پھر کہا ابو مطیع نے کہا مین کہ کیا کہتا ہے
تو بیچ حق اوس شخص کے کہ امر کرے واسطے بہتر کامونکی اور منع کرے برے
کامون سے پس تابع ہووین اوسکی بہت آدمی پس وہ نکل جاوے
جماعت سی آیا جایز رکھتا ہے تو اس بات کو کہا ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے
کہ نہین جایز رکھتا ہون مین کہا مین نے کہ آپ کیون نہین جایز رکھتے
اور حالانکہ امر کیا ہے اللہ تعالے نے اور رسول ص نے ساتھہ امر اور معروف
کے اور نہی منکر سے اور حالانکہ وہ فرض واجب ہے فرمایا ابو حنیفہ رحمتہ اللہ
علیہ نے کہ اسیطرح ہے لیکن فساد انکا بہت ہی نیکی اونکی سے کیونکہ کرتے
ہین خون اور حلال جانتے ہین حرام کو کہا ابو مطیع نے کہ ذکر کیا ابو حنیفہ نے
بیچ جنگ خارجیون اور باغیون کے یہان تک کہ کہا ابو مطیع نے فرمایا ابو حنیفہ
رحمتہ اللہ علیہ نے بیچ حق اوس شخص کے کہ کہتا ہے کہ نہین پہچانتا مین کہ
رب میرا بیچ آسمان کے یا اوپر زمین کے ہے پس تحقیق وہ کافر ہے کیونکہ
اللہ تعالے فرماتا ہے الرحمن علی العرش استوی سے رحمن اوپر عرش کے
قایم ہوا اور عرش اوسکا اوپر ساتون آسمان کے ہے کہا مینے کہ اگر کہے
کہ اللہ تعالے اوپر عرش کے ہے لیکن نہین جانتا مین کہ عرش ابیچ آسمان کے ہے
یا اوپر زمین کے فرمایا ابو حنیفہ نے کہ وہ بہی کافر ہے کیونکہ انکار کرتا ہے

فما تقول فيمن يامر بالمعروف وينهى عن المنكر فيتبعه على ذلك ناس فيخرج عن الجماعة هل ترى ذلك قال لا قلت ولم وقد امر الله تعالى ورسوله بالامر بالمعروف والنهي عن المنكر وهو فريضة واجبة قال كذلك لكن ما يفسدون اكثر مما يصلحون من سفك الدماء واستحلال الحرام قال وذكر الكلام في قتال الخوارج والبغاة الى ان قال قال ابو حنيفة عمن قال لا اعرف ربي في السماء او في الارض فقد كفر لان الله تعالى يقول الرحمن على العرش استوى وعرشه فوق سبع سمواته قلت فانه قال الله على العرش ولكنه يقول لا ادري العرش في السماء او في الارض قال هو كافر لانه انكر

١٩٨٤

في السماء او في الارض عمر يقول لا اعرف ربي لفظ سالت ابا حنيفة يدعى من اعلى لا من اسفل وفي تعالى في اعلى عليين وانه ان يكون في السماء لانه

ہونے عرش کا اوپر آسمان کے کیونکہ اللہ تعالی اوپر اعلے علیین ہے
اور وہ دعا کیا جاتا ہے اوپر سے نہ نیچے سے اور بیچ ایک روایت کے
یہہ ہے کہ سوال کیا مینے ابو حنیفہ رحہ سے اوس شخص کا کہ کہتا ہے وہ
کہ نہین جانتا مین کہ رب میرا اوپر آسمان کے ہے یا اوپر زمین کے فرمایا
ابو حنیفہ رحہ نے کہ وہ کافر ہے کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے الرحمن علی العرش
استوے اور عرش اوسکا اوپر ساتون آسمان کے ہے پہر کہا سوال کرنے
والے نے کہ وہ مانتا ہے الرحمن علی العرش استوے کو لیکن نہین جانتا کہ عرش
اوپر آسمان کے ہے یا اوپر زمین کے فرمایا ابو حنیفہ رح نے کہ جبوقت انکار
کیا ہونے عرش کا اوپر آسمان کے تحقیق وہ کافر ہوا پس بیچ اس کلام
کہ مشہور ہے ابو حنیفہ رح کہ موجود ہے پاس اصحاب ابو حنیفہ کے کہ حکم کفر کا
کیا ہے اوسنی توقف کرنے والے پر کہ کہتا ہے کہ نہین پہچانتا مین رب
اپنی کو کہ آسمان پر ہے یا زمین مین پس ہوا منکر نفی کرنے والا کہ کہتا ہے
کہ نہین ہے بیچ آسمان کے اور نہ بیچ زمین کے کافر بطریق اولی اور
دلیل پکڑے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اوپر کفر اوس شخص کے ساتہہ قول
اللہ تعالے کے الرحمن علے العرش استوے اور فرمایا ابو حنیفہ رح کہ عرش
اوسکا اوپر ساتون آسمانون کے ہے اور بیان کیا اس بات کو کہ قول
اللہ تعالے کا الرحمن علے العرش استوے بیان کرتا ہے اس بات کو کہ اللہ تعالے
اوپر آسمانون کے ہے اوپر عرش کے اور استوی علے العرش دلالت
کرتا ہے اوپر اس بات کے کہ اللہ تعالے بذاتہ اوپر عرش کے ہے

قال فقد كفر لان الله تعالى يقول الرحمن على العرش استوى وعرشه فوق سبع سموات قال فانه يقول على العرش استوى ولكن لا يدري العرش في السماء او في الارض قال اذا انكر انه في السماء فقد كفر ففي هذا الكلام المشهور عن

٥٦

ابي حنيفة عند اصحابه انه كفر الواقف الذي يقول لا اعرف ربي في السماء او في الارض فكيف يكون الجاحد النافي الذي يقول ليس في السماء ولا في الارض واحتج على كفره بقوله تعالى الرحمن على العرش استوى قال وعرشه فوق سموات وبين ان قوله تعالى الرحمن على العرش استوى يبين ان الله فوق السموات فوق العرش وان الاستواء على العرش دل على ان الله تعالى نفسه فوق العرش

پہر بیان کیا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ اثبات کے بیچ تکفیر اوس شخص کے کہ قایل ہے استوی کا
لیکن توقف کرتا ہے اثبات مین کہ عرش آسمان پر ہے یا زمین پر فرمایا ابو حنیفہ رح
نے کہ وہ انکار کرتا ہے ہونے عرش کا اوپر آسمان کے اور اللہ تعالی اوپر اعلے
علیین کے ہے اور دعا کیا جاتا ہے اوپر سے نہ نیچے سے یہہ تصریح ہی ابو حنیفہ رح
سی ساتہہ تکفیر اوس شخص کے کہ انکار کرتا ہے ہونے اللہ کا اوپر آسمانون کے اور دلیل
پکڑی اوپر اوس تکفیر کے ساتہہ اوسکے کہ اللہ تعالی اوپر علیین کے ہے اور دعا
کیا جاتا ہے اوپر سی نہ نیچی سے اور یہہ دونون دلیلین فطرتے عقلی ہین کیونکہ
فطرت دلونکی یہی ہے کہ اقرار کرتا ہے کہ اللہ تعالے بیچ علو کے ہی اور وہ اللہ تعالے
دعا کیا جاتا ہے اوپر سے نہ نیچے سے تحقیق روایت کہی گئی ہے صریح تکفیر ابو حنیفہ رح
سی فرمایا ابو حنیفہ رح نے کہ جب انکار کیا ہونے اللہ کا اوپر آسمان کے تحقیق کافر
ہوا اور روایت کیا اس لفظ کو ابو حنیفہ سی ساتہہ اسناد کے شیخ الاسلام ابو اسمعیل
انصاری ہروی نے ساتہہ اسناد اپنی کے بیچ کتاب فاروق کے اور یہی روایت
کی ہے ابن ابی حاتم نے کہ تحقیق ہشام بن عبد اللہ رازی نے کہ صاحب محمد
بن حسن قاضی کا تہا قید کیا اوسنی ایک آدمی کو بیچ علت جہمی ہونیکے پس توبہ کی
اوس شخص نے پہر لایا گیا اوسکو طرف ہشام کے تاکہ مطلع ہووہ اوپر توبہ اسکے
کے پس کہا اوس شخص نے کہ شکر ہے اللہ تعالے کا اوپر توبہ کے پہر امتحان کیا
اوسکا ہشام نے پس کہا آیا گواہی دیتا ہے تو اس بات کے کہ اللہ تعالی اوپر
عرش کے جدا خلق سے پس کہا اوس شخص نے کہ گواہی دیتا ہون مین کہ اللہ تعالی
اوپر عرش کے ہے لیکن نہین جانتا مین کہ جدا ہی خلق سے یا نہین پس کہا ہشام

ثم ذكر في كتابه الفقه الأكبر عنه في تكفير من قال بحرف ذلك انه على العرش ولكن توقف في كون العرش في السماء أم في الأرض قال انه أنكر في السماء لأن الله تعالى في أعلى عليين وانه يدعى من أعلى لا من أسفل وهذا تصريح من أبي حنيفة بتكفير من أنكر أن يكون الله في السماء واحتج على ذلك بأن الله تعالى في أعلى عليين وانه يدعى من أعلى لا من أسفل وكل من هاتين الحجتين فطرية عقلية فإن القلوب مفطورة على الاقرار بأن الله تعالى في العلو وعلى انه يدعى من أعلى لا من أسفل وقد جاء اللفظ صريحا عنه بذلك

فقال إذا أنكر انه في السماء فقد كفر وروى هذا اللفظ عنه بالاسناد شيخ الاسلام أبو اسمعيل الأنصاري الهروي باسناده في الفاروق وروى أيضا ابن أبي حاتم أن هشام بن عبيد الله الرازي صاحب محمد بن الحسن قاضي الري حبس رجلا في التجهم فتاب فجيء به إلى هشام ليطلقه فقال الحمد لله على التوبة فامتحنه هشام فقال أتشهد أن الله على عرشه بائن من خلقه فقال أشهد أن الله على عرشه ولا أدري ما بائن من خلقه فقال

پہر لیجاؤ اسکو طرف قیدخانہ کے کہ اوسنی ہنین توبہ کی ابتک روایت کی گئی ہے یحیی بن معاذ رازی سی کہ کہا یحیی نے کہ اللہ تعالے اوپر عرش کے ہے جدا خلق سے گہیر لیا ہے علم اوسکی نے ہر چیز کو اور شمار کر رکہا ہے اوسنی گنتے ہر چیز کو ہنین شک کرتا اسبات مین کوئی مگر جہمی ردی گمراہ ہلاک ہونے والا اور شک کرنے والا ملاتا ہے اللہ تعالی کو ساتہہ خلق اوسکی کے اور ملاتا ہے ذات اوسکی کو ناپاکیون مین اور ناپاک مکانون مین اور یہی مروی ہے ابن مدینی سی جب سوال کیا گیا اسیطرح کہ کیا ہے قول اہل سنت وجماعت کا کہا ابن مدینی نے ایمان لاتے ہین مومن ساتہہ دیدار اللہ تعالے کے اور کلام اللہ تعالے کے اور کہتے ہین کہ اللہ تعالے اوپر آسمانون کے ہے اوپر عرش کے ہے پہر سوال کیا گیا ابن مدینی قول اللہ تعالے سے مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ ہنین ہوتے مشورہ کرنے والے تین آدمی مگر وہ اللہ تعالے چوتہا اونکا ہے پہر کہا ابن مدینی نے پڑہہ ماقبل اوسکی اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ یعنی مراد علم ہے اور یہی مروی ہے ابو عیسی ترمذی سی کہ کہا ابو عیسی نے کہ وہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے ذات اپنی سے جیسا کہ بیان کیا اللہ تعالے نے اور علم اوسکا اور قدرت اوسکی اور غلبہ اوسکا ہر مکان مین ہے اور روایت کی گئی ہے ابی بکر رازی سے تحقیق وہ سوال کیا گیا تفسیر الرحمن علی العرش استوی سے پس کہا رازی نے تفسیر اوسکی وہی ہے جسطرح پڑہتا ہی تو کہ وہ اوپر عرش کے ہے اور علم اوسکا اور قدرت اوسکی ہر مکان مین ہے پس جو شخص کہے سوائے اوسکی پس اوپر اوسکی لعنت اللہ کی ہے روایتک

كل شيء عدداً لم يشك في
احاط بكل شيء علما واحصى
على عرشه بائن من خلقه وقد
الرازي انه قال ان الله تعالى
وروي ايضا عن يحيى بن معاذ
الى الحبس فانه لم يتب

هذه المقالة الا جهمي ردي ضليل هالك مرتاب يمزج الله بخلقه ويخلط منه الذات بالاقذار والانجاس وروي ايضا عن ابن المديني لما سئل ما قول اهل السنة والجماعة قال يؤمنون بالرؤية والكلام وان الله تعالى فوق

السموات على العرش فسئل عن قوله تعالى ما يكون من نجوى ثلثة الا هو رابعهم فقال اقرأ ما قبلها الم تر ان الله يعلم وروي ايضا عن ابي عيسى الترمذي قال هو تعالى على العرش كما وصف به نفسه وعلمه وقدرته وسلطانه في كل مكان وروي عن ابي زرعة الرازي انه سئل عن تفسير قوله تعالى الرحمن على العرش استوى فقال تفسيره كما تقرأ هو على العرش وعلمه وقدرته في كل مكان ومن قال غير هذا فعليه لعنة الله ت

ابو القاسم الکائی حافظ طبری نے صاحب ابی حامد اسفرائی سی کتاب
اپنی مین کہ مشہور ہے اصول سنت مین ساتھہ اسناد اپنی کے محمد بن حسن صاحب
ابو حنیفہ رح سے کہ کہا محمد بن حسن نے اتفاق کیا کل فقہا نے مشرق سی مغرب
تک اوپر ایمان لانے کے ساتھہ قرآن اور احادیث کے کہ روایت کی ہے
ثقات نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ صفت رب عز وجل کے بغیر تفسیر
اور بغیر وصف اور بغیر تشبیہ کے پس جو تفسیر کرے آجکے دن کی صفت کی
اون صفات سے پس تحقیق نکل گیا طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پہاڑ دیا
اوسنی جماعت کو کہ اونہون نے نہین صفت کی اور نہ تفسیر کی لیکن فتوی دیا
اونہون نے ساتھہ اوس چیز کے کہ بیچ کتاب اور سنت کے ہے پہر خاموش ہوگئی
پس جو شخص کہ قایل ہووے ساتھہ قول جہم کے تحقیق اوسنی مخالفت کی جماعت
کی کیونکہ شمار کرتا ہے وصف اللہ تعالے کے ساتھہ صفت معدوم کے اور محمد
بن حسن ہے کہ علم حاصل کیا اسنی ابو حنیفہ رح اور امام مالک رحمہ اللہ اور ہم
طبقون علما ان دونون کے سے اور نقل کیا محمد نے اس اجماع کو اور خبر دی
کہ جہمیہ صفت کرتے ہین اللہ تعالے کی اکثر یا غالب ساتھہ امور سلبیہ کے اور روایت
کی بیہقی اور غیر اوسکی نے ساتھہ اسناد صحیح کے اور عبید قاسم بن سلام سے
کہا ابو عبید نے یہہ حدیثین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون حدیثون
مین ہنستا ہے رب ہمارا ناامیدی بندون کی سی اور جلدی قبول کرلینے اوسکے
سے اور جہنم نہ پر ہوویگا یہان تک کہ رکھیگا رب ہمارا دونون قدم بیچ اوسکی
یہہ سب حدیثین نزدیک ہماری حق ہین نقل کیا اونکو بعض ثقہ نے بعض سے

ابو القاسم اللالکائی الحافظ الطبری صاحب ابی حامد ... عن محمد بن الحسن صاحب ابی حنیفة قال اتفق الفقهاء کلهم من المشرق الی المغرب علی الایمان بالقرآن والاحادیث التی جاء بها الثقات عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی صفة الرب عز وجل من غیر تفسیر ولا وصف ولا تشبیه فمن فسر الیوم شیئا من ذلک فقد خرج مما کان علیه النبی صلعم وفارق الجماعة فانهم لم یصفوا ولم یفسروا ولکن افتوا بما فی الکتاب والسنة ثم سکتوا فمن قال بقول جهم فقد فارق الجماعة لانه قد وصفه بصفة لا شیء محمد بن الحسن اخذ عن ابی حنیفة رح ومالک وطبقتهما من العلماء وقد حکی هذا الاجماع واخبر ان الجهمیة تصفه بالامور السلبیة غالبا او دائما وروی البیهقی وغیره باسانید صحیحة عن ابی عبید القاسم بن سلام قال هذه الاحادیث التی یقول فیها ضحک ربنا من قنوط عباده وقرب غیره وان جهنم لا تمتلئ حتی یضع ربک قدمه فیها وهذه الاحادیث هی عندنا حق حملها الثقات بعضهم عن بعض

نحن اذا سئلنا عن تفسيرها لا نفسرها وما ادركنا احدا يفسرها وابو عبيد احد الائمة الاربعة الذين هم الشافعي واحمد واسحاق وابو عبيد وله معرفة باللغة والفقه والتاويل ما هو اشهر من ان يوصف وقد كان في الزمن الذي ظهرت فيه الفتن والاهواء وهو معاصر لمن فيه وقد اخبر انه ما ادرك احدا من العلماء يفسرها وروى اللالكائي والبيهقي عن عبد الله بن المبارك ان رجلا قال له يا ابا عبد الرحمن اني اكره الصفة فقال عبد الله بن المبارك وانا اشد الناس كراهة لذلك ولكن اذا نطق الكتاب بشيء جسرنا عليه واذا جاءت الآثار بشيء جسرنا عليه ونحو هذا

٦٠

اراد ابن المبارك انا نكره ان نبتدئ بوصف الله من تلقاء انفسنا حتى يجيء به الكتاب والآثار وروى عبد الله بن احمد وغيره باسانيد صحيحة عن ابن المبارك انه قيل له بماذا نعرف ربنا قال بانه تعالى فوق سمواته على عرشه بائن من خلقه ولا نقول كما تقول الجهمية انه ههنا في الارض وهكذا قال الامام احمد وغيره وروى باسناد صحيح عن سليمان

مگر جب ہم سوال کئی جاوین تفسیر اونکی سے نہین تفسیر کرسکتی ہم اور نہین پایا ہم نے کسیکو کہ تفسیر کرین اوسکی اور ابو عبید اللہ ایک امام ہے اون چارون اماموں سے کہ ایک اونکا امام شافعی ہے دوسرا امام احمد اور تیسرا امام اسحاق اور چوتہا ابو عبید اللہ کہ علم لغت اور علم فقہ اور علم تاویل مین ایسے مشہور تہی کہ بیان سی باہر ہے اور تہا اوس زمانہ مین جسمین ظاہر ہوئی فتنے اور اہل بدعت پس خبر دی اوسنی نہین پایا مین نے کسیکو علمار سی کہ تفسیر کرے ان آیات اور احادیث کے اور روایت کیا الکائی اور بیہقی نے عبد اللہ بن مبارک سی کہ ایک مرد نے کہا عبد اللہ بن مبارک کو کہ یا ابا عبد الرحمن کہ مین مکروہ جانتا ہون ایک صفت کو صفتون رب عز وجل کے سے پس کہا عبد اللہ بن مبارک نے مین بہی برا جانتا ہون اوسکو لیکن جب بولی کتاب اللہ تعالی کے ساتہہ کسی چیز کے بولینگے ہم ساتہہ اور مثل اوسکی اور مراد ابن مبارک کے اس کلام سے یہہ ہے کہ ہم برا جانتی ہین یہہ کہ پیدا کرین ہم کوئی صفت اللہ تعالے کے اپنی طرف سی یہان تک کہ لاوی اوسکو کتاب یا احادیث اور روایت کیا عبد اللہ بن احمد نے اور غیر اوسکی نے ساتہہ اسناد صحیح کے ابن مبارک سی کہ کہا گیا ابن مبارک کو کہ ساتہہ کس چیز کے پہچان کرین ہم رب اپنی کی کہا ابن مبارک نے اسیطرح سی کہ اللہ تعالی اوپر آسمانون کے اوپر عرش کے ہے جدا ہی خلق سے اور نہین کہتی ہم کہ جسطرح کہتی ہین جہمیہ کہ وہ رب عز وجل یہان ہی بیچ زمین کے اور اسیطرح کہا ہے امام احمد بن حنبل رح اور غیر اوسکی نے اور روایت کی گئی ساتہہ اسناد صحیح کے سلیمان

بن حرب سے کہ بڑا امام ہے کہا سلیمان نے کہ سنا مین نے حماد بن زید سی جسوقت
کہ ذکر کئی گئی پاس اوسکے کلام ان جہمیہ کے پس کہا حماد نے جھگڑا کرتے ہین اس
بات مین کہ کہتی ہین نہین ہے بیچ آسمان کے کوئی چیز اور روایت کی ہے ابی حاتم
نے کتاب الرد علی الجہمیہ مین سعید بن عامر ضبعی سے کہ امام ہی اہل بصرہ کا علم
اور دین مین اور شیخون امام احمد رحمہ اللہ تعالی مین سے ہی کہ ذکر کیا گیا نزدیک
اوسکی جہمیہ کا پس کہا اوسنی کہ وہ بہت بری ہین از روی قول کے یہود اور نصاری
سے اور اتفاق کیا ہے یہود اور نصاری نے اور سب دین والون نے ساتھ
مسلمانون کے اوپر اس بات کے کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور وہ کہتی ہین
نہین ہے اوپر عرش کے کوئی شئی اور کہا محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے کہ امام الائمہ
ہے وہ شخص کہ نہ کہی اللہ تعالی اوپر آسمانون اپنی کے اوپر عرش اپنی کی ہے
جدا خلق سے واجب ہے کہ توبہ کرائی جاوے اوس سے پس اگر توبہ کری فبہا
ورنہ گردن ماری جاوے اوسکی پہر ڈالا جاوے اوپر گندگی کے تاکہ نہ ایذا
پاوین اوس سے اہل قبلہ اور اہل ذمی اور روایت کی گئی ہے عبد اللہ بن احمد
سے ساتھہ اسناد اوسکی کے عباد بن عوام واسطی سے کہ امام ہے واسط کا
طبقہ شیوخ شافعی و احمد سے ہے کہا عباد بن عوام نے کہ کلام کیے مین نے ساتھ
بشر مریسی اور اصحاب اوسکی سے پس دیکھا مین نے آخر کلام اونکی منتہی ہوتے
ہی اس بات پر کہ نہین بیچ آسمان کے کوئی چیز اور روایت ہی عبد الرحمن
بن مہدی سی کہ امام مشہور ہی کہ کہا عبد الرحمن نے کہ نہین اصحاب بدعت مین
کوئی بہت برا جہمیون سی کہتی پہرتے ہین کہ آسمان مین کوئی چیز نہین ہے

بن حرب كما قال سمعت حماد بن زيد وذكر هؤلاء الجهمية فقال انما يحاولون ان يقولوا ليس في السماء شيء وروى ابن ابي حاتم في كتاب الرد على الجهمية عن سعيد بن عامر الضبعي امام اهل البصرة علما ودينا من شيوخ احمد انه ذكر عنده الجهمية فقال هم اشر قولا من اليهود والنصارى وقد اجمع اليهود والنصارى واهل الاديان مع المسلمين على ان الله تعالى على العرش وقالوا هم ليس على العرش شيء وقال محمد بن اسحاق بن خزيمة امام الائمة من لم يقل ان الله تعالى فوق سمواته على عرشه بائن من خلقه وجب ان يستتاب فان تاب والا ضربت عنقه ثم القي على مزبلة لئلا يتاذى بريحه اهل القبلة ولا اهل الذمة وروى عبد الله بن احمد باسناده عن عباد بن العوام الواسطي امام واسط من طبقة شيوخ الشافعي واحمد قال كلمت بشر المريسي واصحابه فرأيت آخر كلامهم ينتهي ان يقولوا ليس في السماء شيء وعن عبد الرحمن بن مهدي الامام المشهور انه قال ليس في اصحاب الاهواء شر من اصحاب جهم يدورون على ان يقولوا ان في السماء شيء

اعتقاد کرتا ہون قسم اللہ کی کہ نہ نکاح کیجاوین اور نہ ورثہ دی جاوین اور
روایت کی گئی ہے عبد الرحمن بن ابی حاتم سے کتاب الرد علی الجہمیہ مین عبد الرحمن
بن مہدی سی کہا عبد الرحمن بن مہدی نے کہ اصحاب جہم کے ارادہ کرتے ہین کہ
کہین اثبات کو کہ نہین کلام کی اللہ تعالی نے حضرت موسی ع سے اور ارادہ کرتے ہین
کہ کہین نہین کوئی چیز بیچ آسمان کے اور تحقیق نہین ہے اللہ تعالی اوپر عرش کے
میری رای مین یہہ ہی کہ توبہ کرائی جاوی اون سی اگر توبہ کرین فبہا ورنہ
قتل کئے جاوین اور روایت ہی اصمعی سی کہا اصمعی نے کہ آئی ایک عورت
جہمیہ کے پس فرود ہوی بیچ مکان چارون کے کہ چمڑی رنگتی تہے پس
کہا ایک مرد نے نزدیک اوس عورت کے کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہی پس
کہا اوس عورت نے کیا خوب کہ حد کی گئی چیز اوپر حد کی گئی کے ہی یعنی عرش تو
محدود ہے تو اللہ تعالے بہی محدود ہے پس کہا اصمعی نے کہ کافر ہوئی ساتھہ
اوس کلمہ کے اور روایت ہی عاصم بن علی بن عاصم سی کہ شیخ ہی احمد
اور بخاری اور ہم طبقہ ان دونون کا کہا عاصم نے کہ مناظرہ کیا مینے ساتھ
پس ظاہر ہوئی کلام اونکی سے یہہ بات کہ نہین ایمان لاتے وہ اسبات پر
کہ رب بیچ آسمان کے ہے اور روایت کیا امام احمد نے کہا احمد نے کہ خبر دی
ہمکو شریح بن نعمان نے کہا اوسنی کہ سنا مین نے عبد اللہ بن نافع صائغ
سے کہا عبد اللہ نے کہ سنا مین نے مالک بن انس سے کہا مالک بن انس نے
اللہ تعالے بیچ آسمانون کے ہے اور علم اوسکا بیچ ہر مکان کے ہے نہین
غائب علم اوسکی سے کوئی مکان اور منقول ہے کتاب فقہ اکبر سی متواتر سے

٦٢

والله لا یناکحوا ولا یوارثوا … عن عبد الرحمن بن ابی حاتم فی کتاب الرد علی الجهمیة عن عبد الرحمن بن مهدی قال اصحاب جهم یریدون ان یقولوا ان الله لم یکلم موسی ویریدون ان یقولوا لیس فی السماء شیء وان الله تعالی لیس علی العرش اری ان یستتابوا فان تابوا والا قتلوا وعن الاصمعی قال قدمت امرأة جهم فنزلت الدباغین فقال رجل عندها الله علی عرشه فقالت محدود علی محدود فقال الاصمعی کفرت بهذه المقالة وعن عاصم بن علی بن عاصم شیخ لاحمد والبخاری وطبقتهما قال ناظرت جهمیا فتبین من کلامه ان لا یؤمن ان فی السماء ربا وروی الامام احمد قال انبانا شریح بن النعمان قال سمعت عبد الله بن نافع الصائغ قال سمعت مالک بن انس یقول الله فی السماء وعلمه فی کل مکان لا یخلو من علمه مکان کتاب الفقه الاکبر المتواتر

امام ابو حنیفہ رحمہ سی بیچ حق اوس شخص کے کہ کہتا ہے نہین پہچانتا ہون مین کہ رب
میرا بیچ آسمان کے یا زمین مین پس کہا ابو حنیفہ رحمہ نے کہ تحقیق کافر ہوا کیونکہ
اللہ تعالے فرماتا ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ایک آدمی نے کہا کہ وہ
کہتا ہے کہ اللہ تعالے اوپر عرش کے ہے لیکن کہتا ہی کہ نہین جانتا مین کہ عرش
اوپر آسمان کے ہے یا اوپر زمین کے ہے کہا امام ابو حنیفہ رحمہ نے کہ وہ بہی کافر
ہے کیونکہ اللہ تعالی اوپر اعلے علیین کے ہے اور وہ دعا کیا جاتا ہے اوپر سے
نیچی سے اور کہا امام شافعی نے کہ خلافت ابو بکر صدیق کے حق ہے مقرر کیا
اللہ تعالی نے آسمانو نمین اور جمع کیا اللہ تعالے نے اوپر اوسکی دلِ بندون
اپنی کا اور حدیث صحیح مین ہے انس بن مالک سی کہا انس بن مالک نے کہ
زینب بنت جحش زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑائی کرتے تہی اوپر
اور ازواج رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہتی تہے کہ نکاح کیا تمکو واسے
تمہارون نے اور نکاح کیا مجکو اللہ تعالی نے اوپر ساتون آسمانون کے یہہ قول
زینب کا مثل قول شافعی کے ہے اور مشہور ہی قصہ ابی یوسف شاگرد امام ابو حنیفہ رحمہ
کا بیچ توبہ مانگنی بشر مریسی کے وقت انکار کرنے اوسکی صفات رب سی اور
ظاہر کرنے قول جہم کے یہان تک کہ وہ بہاگ گیا ذکر کیا اس قصہ کو ابن ابی حاتم
وغیرہ نے اور کلام ائمہ کا اسبات مین بہت طویل ہے اور زیادہ اس بات سی ہے
کہ سماوی اس فتوی مین اوسکا دسوان حصہ بہی آور اسیطرح کلام ناقلین مذہب
ایمہ کے مثل اوس چیز کے کہ ذکر کیا اوسکو ابو سلیمان خطابی نے رسالہ اپنے مین
کہ مشہور ہے ساتھہ الغنیہ عن الکلام واہلہ کہا اوس سلیمان نے کسی سایل سے

عن ابي حنيفة عمن يقول لا اعرف ربي في السماء او في الارض فقال قد كفر لان الله عز وجل يقول الرحمن على العرش استوى وعرشه فوق سبع سموات قال فانه يقول على العرش استوى ولكن لا ادري العرش في السماء ام في الارض قال هو كافر لان الله تعالى في اعلى عليين وانه يدعى من اعلى لا من اسفل وقال الشافعي رح خلافة ابي بكر الصديق حق قضاه الله في سمائه وجمع عليه قلوب عباده وفي الصحيح عن انس بن مالك قال كانت زينب بنت جحش تفخر على نساء النبي صلعم تقول زوجكن اهاليكن وزوجني الله من فوق سبع سموات وهذا مثل قول الشافعي وقصة ابي يوسف صاحب ابي حنيفة مشهورة في استتابته لبشر المريسي حتى هرب منه لما انكر الصفات واظهر قول الجهمية قد ذكرها ابن ابي حاتم وغيره وكلام الائمة في هذا الباب اطول واكثر من ان تسع هذه الفتيا عشره وكذلك كلام الناقلين لمذهبهم مثل ما ذكره ابو سليمان الخطابي في رسالة المشهورة بالغنية عن الكلام واهله قال

پہر جو سوال کیا تمنے صفات سی کہ آئین ہین کتاب اور احادیث مین پس مذہب
سلف کا اسمین ثابت کرنا انکاہی اور جاری کرنا انکا اوپر ظاہر اون آیات کے
اور احادیث کے اور مذہب سلف کا ہے نفی کیفیت اور تشبیہ کو صفات سے
اور تحقیق انکار کیا ایک قوم نے اون آیات صفات اور احادیث کا پس
باطل کیا اونہون نے اوس بات کو کہ ثابت کیا اوسکو اللہ تعالے نے اور قبول
کرلیا اون آیات کو ایک قوم نے کہ منسوب ہے طرف اہل سنت وجماعت کے
پس بدل دیا اونہون نے اون آیات کو معنی اونکی سی طرف ایک قسم تشبیہ اور
کیفیت کے اور حالانکہ میانہ روی ہے چلنا طریقہ مستقیم پر کہ درمیان دو امور کے
ہے یعنی نہ تشبیہ اور نہ کیفیت اور دین اللہ کا درمیان ہے افراط اور تفریط
کے اور اصل اس مسئلہ مین یہہ ہے کہ کلام کرنے صفات مین فرع کلام فی الذات
کے ہے اور قایم ہوتی ہے کلام فی الصفات مقام کلام فی الذات کے یعنی کلام
فی الصفات مثل کلام فی الذات کے ہی اور جب معلوم ہی کہ ثابت کرنا ذات
اللہ تعالی کا وہ ثابت کرنا وجود کا ہے نہ ثابت کرنا کیفیت اوسکی کا اوسیطرح
ثابت کرنا صفات کا ثابت کرنا وجود کا ہے نہ ثابت کرنا حد کا اور کیفیت کا
جب کہا ہمنے ید اور سمع اور بصر یعنے ہاتہہ اور کان اور آنکہہ اور مثل
اوسکی یہہ اثبات صفات اللہ تعالے کے کا ہے واسطے ذات اوسکی کے اور
نہین کہتی ہم کہ معنی ید کے قوت اور نعمت ہی اور نہ معنی سمع اور بصر کے علم ہے
اور نہین کہتے ہم کہ یہہ اعضا ہین اور نہین تشبیہ دیتی ہم اونکو ساتہہ ہاتہون
اور کانونکے اور آنکہون کے کہ یہہ اعضا اور اسباب ہین کام کرنے کے اور

فاما سألت عنه من الصفات وما جاء منها في الكتاب والسنة فان مذهب السلف اثباتها واجراؤها على ظواهرها ونفي الكيفية والتشبيه عنها وقد نفاها قوم فابطلوا ما اثبته الله تعالى وحققها قوم من المثبتين فخرجوا في ذلك الى ضرب من التشبيه والتكييف وانما القصد في سلوك الطريقة المستقيمة بين الامرين ودين الله بين الغالي فيه والمقصر عنه والاصل في هذا ان الكلام في الصفات فرع على الكلام في الذات ويحتذى في ذلك حذوه ومثاله فاذا كان معلوما ان اثبات الباري سبحانه انما هو اثبات وجود لا اثبات كيفية فكذلك اثبات صفاته انما هو اثبات وجود لا اثبات تحديد وتكييف فاذا قلنا يد وسمع وبصر وما اشبهها فانما هي صفات اثبتها الله تعالى لنفسه ولسنا نقول ان معنى اليد القوة والنعمة ولا معنى السمع والبصر العلم ولا نقول انها جوارح ولا نشبهها بالايدي والاسماع والابصار التي هي جوارح وادوات للفعل

کہتے ہین ہم کو واجب ہے اثبات صفات کا کیونکہ شرح وارد ہوئی ہے ساتھہ اونکی اور واجب ہے نفی تشبیہ کے اونسی کیونکہ اللہ تعالی لیس کمثلہ شیئ ہے اور اوپر اوسکی جاری ہے قول سلف کا احادیث صفات مین یہہ تمام کلام خطابے کی ہے اور اسیطرح کہاہے ابوبکر خطیب حافظ نے رسالہ اپنی مین بیان کیا اوسنی اوس رسالہ مین کہ مذہب سلف کا اوپر اونسیکے ہے اور یہہ کلام کہ ذکر کیا اوسکو خطابے نے نقل کیاہے ایسی کلام کو بہت علمار نے کہ شمار نہین ہوسکتی اون علمار کے مثل ابوبکر اسمعیل اور امام یحیی بن عمار سجزی اور شیخ الاسلام ابے اسمعیل انصاری ہروی ابوعثمان صابونے شیخ الاسلام اور ابے عمر بن عبداللہ نمری کہ امام مغرب کا ہے وغیرہم نے اور کہا ابونعیم اصبہانی صاحب الحلیہ نے عقیدہ اپنی مین کہا اوسنے بیچ ابتدا اوس عقیدہ کے کہ طریقہ ہمارا طریقہ متبعین کتاب اللہ و سنت اور اجماع امت کا ہی اور بیان کیا اوسنی عقیدہ متبعین سنت کا یہہ ہی کہ وہ احادیث کہ ثابت ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ عرش کے اور استوا کے قایل ہین ساتھہ اون احادیث کے متبع سنت اور اثبات کرتے ہین اونکا بلا کیف اور تمثیل اور تشبیہ کے پس تحقیق اللہ تعالی جدا ہے خلقت سے اور خلقت جدا ہی اوس سے نہین حلول کرتا ہی خلقت مین اور نہین مخلوط بیچ اونکی اور وہ ٹہرنے والا ہے اوپر عرش کے اوپر آسمانون کے نہین ہے وہ زمین اور خلقت مین اور کہا ہی امام عارف معمر بن احمد نے کہ شیخ صوفیونکا تہا اپنی ملک مین چوتہی صدی مین کہا امام عارف نے کہ دوست رکہتا ہون مین کہ وصیت کرون مین اصحاب اپنیونکو ساتھہ وصیت سنت کی اور وعظ حکمت کے اور جمع کرون مین سب اصحاب اپنی کو

65

قوله انما وجب اثبات الصفات لان التوقف وردبها ووجب نفي التشبيه عنها لان الله تعالى ليس كمثله شيء وعلى هذا جرى قول السلف في احاديث الصفات هذا كله كلام الخطابي وهكذا قال ابو بكر الخطيب في رسالته اخبر فيها ان مذهب السلف على ذلك وهذا الكلام الذي ذكره الخطابي قد نقل نحوا منه من العلماء ما لا يحصى مثل ابو بكر الاسماعيلي والامام يحيى بن عمار السجزي وشيخ الاسلام ابي اسماعيل الانصاري الهروي وابو عثمان الصابوني شيخ الاسلام وابي عمر بن عبد البر النمري امام المغرب وغيرهم وقال ابو نعيم الاصبهاني صاحب الحلية في عقيدة له قال في اولها طريقتنا طريقة المتبعين الكتاب والسنة واجماع الامة قال فيما اعتقدوا ان الاحاديث التي ثبتت عن النبي صلعم في العرش واستوى [illegible] الله يقولون بها ويثبتونها من غير تكييف ولا تمثيل ولا تشبيه فان الله تعالى بائن من خلقه والخلق بائنون منه لا يحل فيهم ولا يمتزج بهم وهو مستو على عرشه في سمائه دون ارضه وخلقه وقال الامام العارف معمر بن احمد الاصبهاني شيخ الصوفية في حدود المائة الرابعة في بلاده قال احببت ان اوصي اصحابي بوصية [illegible]

اوبرطریقہ اہل حدیث کے اور اہل معرفت اور اہل تصوف کے متقدمین اور متاخرین سے کہا اوس امام عارف نی بیچ اوس وصیت اپنی کے کہ اللہ تعالے ٹھرا ہے اوپر عرش اپنی کے بلا کیف اور بے تشبیہ اور بلا تاویل کے اور استوی معقول ہے اور کیفیت اوسکی مجہول ہے اللہ تعالے جدا ہی خلقت سی اور خلقت جدا ہی اوس سی بغیر حلول اور بغیر اختلاط اور ملاوٹ کے اور بغیر وصل اور انصال کے کیونکہ وہ اکیلا ہے جدا خلق سی واحد ہی اور غنی ہی خلق سی اور اللہ تعالی عزوجل سمیع ہی اور بصیر ہے اور علیم ہے اور خبیر ہے اور کلام کرتا ہی اور راضی ہوتا ہی اور غصہ ہوتا ہی اور ہنستا ہی اور تعجب کرتا ہی اور تجلی دیگا بندون اپنون کو دن قیامت کے ہنس کے اور نازل ہوتا ہی ہر رات مین طرف آسمان دنیا کے جسطرح چاہتا ہے پس کہتا ہی کہ کوئی دعا کرنیوالا ہے کہ بخشش کرون مین اوسکو کوئی توبہ کرنیوالا ہے کہ توبہ قبول کرون مین اوسکی یہہ کہتا ہی صبح تک اور نزول اللہ کا طرف آسمان دنیا کے بلا کیف اور بلا تشبیہ اور بلا تاویل کے ہے جو انکار کری نزول کا یا تاویل کری اوسکی وہ مبتدع اور ضال ہے اور تمام برگزیدہ عارف بہی اوپر اوسکی ہین اور متاخراونمین سی امام ابو محمد عبد القادر بن ابی صالح جیلی ہی کہا اونہون نے غنیہ مین اپنے معرفت اللہ تعالی کے ساتہہ اثبات کی اور دلالتون کے اوپر وجہ اختصار کے یہہ ہی کہ پہچانتی ہین ہم اور یقین کرتے ہین کہ اللہ تعالی ایک ہی اور اکیلا ہے یہان تک کہ کہا شیخ عبد القادر رح نے وہ اللہ تعالی بیچ جہت علو کے ہی اور ٹہرنیوالا ہے اوپر عرش کے اور غالب ہے اوپر ملک کے اور گہیرنے والا ہے علم اوسکا ہر شی کو طرف اوسکی چہڑہتے ہین کلمہ طیب اور عمل صالح چڑہتے ہین طرف اوسکی تدبیر کرتا ہے

عليه اهل الحديث والآثار واهل المعرفة والتصوف من المتقدمين والمتاخرين قال فيها وان الله تعالى استوى على عرشه بلا كيف ولا تشبيه ولا تاويل والاستواء معقول والكيف فيه مجهول وان الله عز وجل بائن من خلقه والخلق منه بائنون بلا حلول ولا ممازجة ولا اختلاط ولا ملاصقة لانه الفرد البائن من الخلق الواحد الغني عن الخلق وان الله عز وجل سميع بصير عليم خبير يتكلم ويرضى ويسخط ويضحك ويعجب ويتجلى لعباده يوم القيامة ضاحكا وينزل كل ليلة الى السماء الدنيا كيف يشاء فيقول هل من داع فاستجيب له هل من مستغفر فاغفر له هل من تائب فاتوب عليه حتى يطلع الفجر ونزول الرب الى السماء بلا كيف ولا تشبيه ولا تاويل فمن انكر النزول او تاول فهو مبتدع ضال وسائر الصفوة من العارفين على هذا ومن متاخريهم الامام ابو محمد عبد القادر بن ابي صالح الجيلي قال في كتاب الغنية له اما معرفة الصانع بالآيات والدلالات على وجه الاختصار فهو ان تعرف وتتيقن ان الله واحد احد الى ان قال هو بجهة العلو مستو على العرش محتو على الملك محيط علمه بالاشياء اليه يصعد الكلم الطيب والعمل الصالح يرفعه

کامون کے آسمان سے طرف زمین کے پہر چڑہتے ہین طرف اوسکی وہ کام بیچ
دن کے کہ مقدار اوسکا ہزار برس ہے تمہاری شمار مین اور نہین جایز وصف کرنا اوسکا
ساتہہ اسطرحکی کہ وہ اللہ تعالی ہر مکان مین ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالی بیچ آسمان
کے ہے اوپر عرش کے جیساکہ کہا ہی اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى اور ذکر کیا
عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ فی آیات اور احادیث کا یہان تک کہا اونہون نے کہ لایق
ہی بولنا صفت استوا کا بغیر تاویل کے اور یہہ کہ ٹہرا ہے بذاتہ اوپر عرش کے اور کہا
شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ کہ ہونا اوسکا اوپر عرش کے بلاکیف مذکور ہی ہر کتاب
مین کہ اوتاری گئی ہی اوپر ہر نبی مرسل کے اور ذکر کیے عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ
نے کلام طویل کہ نہین گنجایش رکہتا یہہ مکان اور ذکر کیا شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی
عنہ نے بیچ تمام صفات کے اسیطرح اگر ذکر کرون مین اس فتوی مین جو کچہہ کہ فرمایا ہے
علمانے تو البتہ بہت طول ہو جاویگا یہہ فتوی فرمایا ابو عمر بن عبد اللہ رضہ نے روایت
کی گئی ہین ہم امام مالک بن انس رحمہ اللہ تعالی سے اور سفیان ثوری اور سفیان بن
عیینہ اور اوزاعی اور معمر بن راشد سے بیچ بیان احادیث کے کہ وہ کل کہتے ہین
کہ جاری کرو اون احادیث کو جسطرح آئی ہین کہا ابو عمر نے جو کچہہ آیا ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور اصحاب اونکی سے پس وہ علم ہے کہ دین پکڑا جاوے اوسکو اور جو شے نئی
پیدا کی ہے پیچہے اونکے اور نہ ہو واسطے اوسکی اصل مروی اصحابون سے پس وہ بدعت
ہی اور ضلالت ہی اور کہا شرح موطا مین جبکہ کلام کی اوسنے بیچ شرح حدیث نزول کے
کہا یہہ حدیث ثابت ہی جہت نقل سے اور صحیح ہے اسناد اوسکی اور نہین اختلاف
کیا کسی اہل حدیث نے بیچ صحت اوسکی کے اور وہ منقول ہے ایسی طریقہ سی کہ نہ ثابت

67

الامر من السماء الى الارض ثم يعرج اليه في يوم كان مقداره الف سنة مما تعدون ولا يجوز وصفه بانه تعالى في كل مكان بل يقال انه في السماء على العرش كما قال الرحمن على العرش استوى وذكر آيات واحاديث الى ان قال وينبغي اطلاق صفة الاستواء من غير تاويل وانه استواء الذات على العرش وان كونه على العرش مذكور في كل كتاب انزل على كل نبي ارسل بلا كيف وذكر كلاما طويلا لا يحتمله هذا الموضع وذكر في سائر الصفات نحو هذا ولو ذكرت ما قاله العلماء في ذلك لطال جدا قال ابو عمر بن عبد الله روينا عن مالك بن انس وسفيان الثوري وسفيان بن عيينة والاوزاعي ومعمر بن راشد في الاحاديث الصفات انهم كلهم قالوا امروها كما جاءت قال ابو عمر ما جاء عن النبي صلعم من نقل الثقات وجاء عن الصحابة فهو علم يدان به وما احدث بعدهم ولم يكن له اصل فيما جاء عنهم فهو بدعة وضلالة وقال في شرح الموطا لما تكلم على حديث النزول قال هذا حديث ثابت من جهة النقل صحيح الاسناد لا يختلف اهل الحديث في صحته وهو منقول من طريق سوى هذا

من اخبار العدول عن النبي صلعم وفيه دليل على ان الله تعالى في السماء على العرش من فوق سبع سموات كما قالت الجماعة وهو من حجتهم على المعتزلة في قولهم ان الله تعالى في كل مكان بذاته المقدسة قال والدليل على صحة قول اهل الحق قول الله تعالى الرحمن على العرش استوى وذكر بعض الآيات الى ان قال وهذا اشهر وأعرف عند العامة والخاصة من ان يحتاج الى اكثر من حكايته لانه اضطرار لم يوقفهم عليه احد ولا انكره عليهم مسلم وقال ابو عمر بن عبد الله ايضا اجمع علماء الصحابة والتابعين الذين حمل عنهم التاويل قالوا في تاويل قوله تعالى ما يكون من نجوى ثلاثة الا هو رابعهم هو على العرش وعلمه في كل مكان وما خالفهم في ذلك من يحتج بقوله وقال ابو عمر ايضا اهل السنة مجمعون على الاقرار بالصفات الواردة كلها في القرآن والسنة والايمان بها وحملها على الحقيقة لا على المجاز الا انهم لا يكيفون شيئا من ذلك ولا يحدون فيه صفة محصورة واما اهل البدع الجهمية والمعتزلة كلها

احادیث عدول مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ راوی اونکی عادل ہین اور بیچ اوسکی دلیل ہے کہ اللہ تعالی بیچ آسمانون کے ہے اوپر عرش کے اوپر ساتون آسمانون کے جسطرح کہا ہے اہل سنت وجماعت نی اور یہہ بہی ایک حجت ہی حجتون اہل سنت وجماعت سی اوپر رد معتزلہ کے بیچ قول اونکی کے کہ اللہ تعالی ہر مکان مین ہے ساتہہ ذات پاک اپنی کے اور کہا ابو عمر نے دلیل اوپر حجت قول اہل حق کے قول اللہ تعالی کا ہے اور ذکر کیا اس اثنا مین بعض آیات کا یہان تک کہا اوس ابو عمر نے کہ یہہ آیات صفات کی بہت معروف اور مشہور ہین نزدیک عامہ اور خاصہ کے نہین احتیاج کہ بیان کیا جاوی اونکا اسواسطی کہ خواہ مخواہ لایق قبول کرنے کے ہین اور نہین مخالف اہل سنت وجماعت کا اون آیات مین کوی اور نہین انکار کیا اونپر اونکے کسی مسلمان نے اور نیز کہا ابو عمر بن عبد البر نے اجماع کیا علما صحابہ نی اور تابعین نے وہ صحابہ اور تابعین کہ نقل کے جاتی ہے اونسی تاویلات کہا اونہون نے بیچ قول اللہ تعالی کے مایکون من نجوی ثلاثۃ الا ہو رابعہم یعنے کہا اونہون نے بیچ معنے اس آیت کی کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور علم اوسکا ہر مکان مین ہے اور نہین مخالف ہوا اونکا بیچ ان معنون کے کوئی ایسا شخص کہ حجت پکڑی جاوے ساتہہ قول اوسکی کے اور بہی کہا ابو عمر نے کہ اجماع کیا سنت وجماعت نی اوپر اقرار کرنے کل صفات کے کہ وارد ہین بیچ قرآن اور احادیث کے اور اوپر ایمان لانے کے ساتہہ اوسکی اور اوپر حمل کرنے اوسکیکی اوپر حقیقت کے نہ اوپر مجاز کے لیکن وہ اہل سنت وجماعت نہین کیفیت بیان کرتے کسی شی کی اور نہ حد مقرر کرتے ہین کسے صفت معین کے اپیر کل اہل بدعت جہمیہ اور معتزلہ اور کل خوارج

منکر ہین ان صفات کی اور نہین حمل کرتے کسیکو اون صفات سی اوپر حقیقت کی اور
زعم کرتے ہین اسبات کا جو اقرار کرے اونکا وہ مشبہہ ہی حالانکہ وہ خود نزدیک
اقرار کرنے والون کے منکر ہین معبود کے نہ مقر اور حق اسمین وہ ہی کہ کہتی ہین
کہنے والی موافق بولنی کتاب اللہ اور سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ ائمہ
اہل سنت وجماعت کی ہین اور یہہ کلام ابن عبد اللہ کی ہے کہ امام ہوا ہی اہل مغرب کا
اور ہم عصر اسکا ہی ابو بکر بیہقی باوجود دوست رکہنی اوسکی متکلمین اصحاب ابو الحسن
اشعری کو اور باوجود حمایت کرنے ان متکلمین کے کہتا ہے بیچ کتاب اسماء الصفات
کے اسطور پر کہ جو کچہہ کہ آیا ہے بیچ ثابت کرنے دو ہاتہون کے حق ہے اسطرح کہ
دو صفتین ہین نہ اسطرح کہ دو اعضاء ہین واسطی وارد ہونی خبر صادق کے ساتہہ
اونکی فرمایا اللہ تعالے نے یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی ای ابلیس
کس چیز نے منع کیا تجکو کہ سجدہ کری تو اوس چیز کو کہ پیدا کیا مین نے ساتہہ دونون
ہاتہون اپنی کے اور فرمایا اللہ تعالے نی بل یداہ مبسوطتان بلکہ دونون ہاتہہ
اوسکی فراخ ہین اور ذکر کیا اوس ابن عبد اللہ نے اس باب مین بہت سے احادیث
صحاح کے مثل قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ حدیث شفاعت کے
ہی آدم تو باپ دیونکا ہے پیدا کیا تجکو اللہ تعالی نے ساتہہ ہاتہہ اپنی کے اور
مثل قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیچ حدیث متفق علیہ کے تو موسی ہی کہ خاص
کرلیا ہے اللہ تعالی نے تجکو ساتہہ کلام اپنی کے اور لکہین تہین واسطی تیری
تختیان ساتہہ ہاتہہ اپنی کے اور مثل قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو بیچ صحیح
مسلم کے ہی اور درخت لگائی واسطی عزت اولیاؤن اپنی کے جنت عدن مین

ولا یحملون شیئا منها علی الحقیقة ویزعمون ان من اقر بها مشبه وهم عند من اقر بها نافون للمعبود والحق فیما قاله القائلون بما نطق به کتاب الله وسنة رسوله صلعم وهم ائمة الجماعة هذا کلام ابن عبد البر امام اهل المغرب وفی عصره الحافظ ابو بکر البیهقی مع تولیه المتکلمین من اصحاب ابی الحسن الاشعری وذبه عنهم قال فی کتاب الاسماء والصفات باب ما جاء فی اثبات الیدین صفتین لا من حیث الجارحة لورود خبر الصادق به قال تعالی یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی وقال بل یداه مبسوطتان وذکر الاحادیث الصحاح فی هذا الباب مثل قوله صلعم فی حدیث الشفاعة یا آدم انت ابو البشر خلقک الله بیده ومثل قوله صلعم فی الحدیث المتفق علیه انت موسی اصطفاک الله بکلامه وخط لک الالواح بیده وفی لفظ وکتب لک التوریة بیده ومثل قوله صلعم فیما فی صحیح مسلم وغرست کرامة اولیائه فی جنة العدن

بیده ومثل قوله صلعم تکون الارض یوم القیمة خبزة واحدة یتکفاها الجبار بیده کما یتکفا احدکم خبزته فی السفر نزلا لاهل الجنة وذکر احادیث مثل قوله بیدک الامر والخیر بیدک والذی نفس محمد بیده وان الله تعالی یبسط یده باللیل لیتوب مسیء النهار ویبسط یده بالنهار لیتوب مسیء اللیل وقوله المقسطون عند الله علی منابر من نور عن یمین الرحمن وکلتا یدیه یمین وقوله یطوی السموات یوم القیمة ثم یاخذهن بیده الیمنی ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون ثم یطوی الارضین بشماله ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون وقوله ید الله ملأی لا تغیضها نفقة سحاء اللیل والنهار ارأیتم ما انفق منذ خلق السموات والارض فانه لم یغض ما فی یده وعرشه علی الماء وبیده الاخری المیزان

ساتهه ہاتهه اپنی کے اور مثل قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہوگی زمین دن قیامت کے ایک روٹی کہ لپیٹیگا اوسکو جبار ساتهه ہاتهه اپنی کے کہ جسطرح کہ لپیٹتا ہی۔ ایک تمہارا روٹی اپنی کو بیچ دسترخوان کے واسطی مہمانی اہل جنت کے اور ذکر کیین ابن عبد اللہ نے بہت احادیث مثل قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیدک الامر بیچ ہاتهه تیری کے ہے حکم والخیر بیدک اور نیکی تیری ہاتهه مین ہی والذی نفس محمد بیدہ قسم ہی اوس اللہ کے کہ جان محمد کی بیچ ہاتهه اوسکے ہی وان اللہ یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیٔ النہار ویبسط یدہ بالنہار لیتوب مسیٔ اللیل تحقیق اللہ تعالی پہلاتا ہے ہاتهه اپنا بیچ رات کے تاکہ توبہ کرین بدکار بدکاریون دن کے سی اور پہلاتا ہے ہاتهه اپنا بیچ دن کے تاکہ توبہ کرین بدکار بدکاریون رات کی سے اور قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انصاف کرنے والی نزدیک خدا کے اوپر منبرون نور کے ہونگے طرف دہنی ہاتهه رحمان کی حالانکہ دونون ہاتهه اوسکی دہنی ہین اور قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا لپیٹ دیگا ویگی آسمان دن قیامت کی پہر پکڑیگا اونکو ساتهه دہنی ہاتهه کے پہر کہیگا اللہ تعالے کہ مین بادشاہ ہون کہان ہین جبار اور کہان ہین متکبر پہر لپیٹیگا اللہ زمین کو بیچ ہاتهه بائین اپنی کے پہر کہیگا کہ مین بادشاہ ہون کہان ہین جبار اور کہان ہین متکبر اور قول رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتهه اللہ کا پُر ہی نہین خالی کرتا اوسکو خرچ کرنا رات اور دن کا اور دیکہو کہ جسقدر خرچ کیا ہی اللہ تعالی نے اوس روز کہ پیدا کیا ہی آسمان اور زمین کو نہین کم ہوا جو کچهہ بیچ ہاتهه اوسکی کے ہے اور عرش اوسکا اوپر پانی کے ہے اور بیچ ہاتهه دوسری اوسکی کے قبض ہے

نیچا کرتا ہے اور اونچا کرتا ہے اور یہہ تمام احادیث بیچ صحیح کے ہین اور ذکر کیا
ابن عبد البر نے یہی قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ یہہ قول ہے کہ جسوقت
پیدا کیا اللہ تعالی نے آدم کو کہا اوسکو حالانکہ دونون ہاتہہ اللہ تعالے کے موٹہی
بندہی ہوئے تہی اختیار کر تون ان دونون مین سے جسکو چاہی تو کہا آدم نے کہ
اختیار کیا مین نے دہنی ہاتہہ رب اپنی کا اور حالانکہ دونون ہاتہہ رب میری کی دہنے
مبارک ہین اور بیچ ایک حدیث کے یون ہے کہ تحقیق جسوقت پیدا کیا
اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو ہانتہہ پہیرا اوپر پشت اوسکی کے اور سوا اسکے
اور بہی احادیث ہین کہ ذکر کیا اونکو عبد البر نے اس قسم سے پہر کہا ابن عبد البر
نے کہ کہا بیہقی نے اکثر متقدمین اہل سنت کی نہین تفسیر کرتے آیات اور
احادیث صفات کے کہ لکہی ہین ہمنے بیچ اس باب کے اور اسیطرح کہا بیہقی نے
بیچ استوی علی العرش کے اور تمام صفات خبریہ کے اور یہی حکایت کیا قول
بعضے متاخرین کا یعنی بعضی متاخرین سے ہے اسکی قایل ہین اور کہا قاضی ابو یعلی
کتاب ابطال التاویل مین کہ نہین جایز رد ان اخبار کا اور نہین جایز رد
کرنا انکا ساتہہ تاویل کے اور واجب ہے حمل کرنا اونکا اوپر ظاہر اونکی کے اور تحقیق
یہہ صفات اللہ کے ہین نہین مشابہ ہوتے ساتہہ صفتین مخلوق کے اور نہ اعتقاد
کیا جاوے تشبیہ بیچ اونکی لکن جسطرح کہ روایت کیا گیا ہے امام احمد اور کل اماموں سے
اور ذکر کئی اوس ابو یعلی نے اس باب مین کلام زہری او مکحول کے اور امام مالک
اور ثوری اور اوزاعی اور لیث اور حماد بن زید اور حماد بن سلمہ اور ابن عیینہ
اور فضیل بن عیاض اور وکیع اور عبد الرحمان بن مہدی اور اسود بن سالم

یخفض ویرفع وکل هذه الاحادیث فی الصحیح وذکر ایضا قوله انه لما خلق آدم قال له ویداه مقبوضتان اختر ایهما شئت قال اخترت یمین ربی وکلتا یدیه یمین مبارکة وفی حدیث ان الله تعالی لما خلق آدم مسح ظهره الی ان قال فی الاحادیث اخر من هذا النوع ثم قال قال البیهقی اکثر المتقدمین لا یفسرون ما کتبنا من الآیات والاخبار فی هذا الباب وکذلک قال فی الاستواء علی العرش وسائر الصفات الخبریة مع انه یحکی قول بعض المتاخرین وقال القاضی ابو یعلی فی کتاب ابطال التاویل لا یجوز رد هذه الاخبار ولا التشاغل بتاویلها والواجب حملها علی ظاهرها وانها صفات الله لا تشبه سائر الموصوفین بها من سائر الخلق ولا یعتقد التشبیه فیها لکن علی ما روی عن الامام احمد وسائر الائمة وذکر بعض کلام الزهری ومکحول ومالک والثوری والاوزاعی واللیث وحماد بن زید وحماد بن سلمة وابن عیینة والفضیل بن عیاض ووکیع وعبد الرحمن بن مهدی واسود بن سالم

اور اسحاق بن راہویہ اور ابی عبید اور محمد ابن جریر طبری وغیرہم کے اور نقل کرنے مین عبارت اونکی کے طول ہے یہان تک کہ کہا ابویعلی نے کہ دلالت کرتا ہی اوپر ابطال تاویل کے یہہ کہ صحابہ اور تابعین نے رکہا ہے ان آیات کو اور احادیث کو اوپر ظاہر اوسکی کے اور نہین متعرض ہوئی تاویلون کے اور نہ بدلا ہی اوہون نے ان آیات اور احادیث کو ظاہر اونکی سے پس اگر جایز ہوتی تاویل تو البتہ سبقت کرتے یہہ لوگ کیونکہ اسمین دور کرنا تشبیہہ اور شبہات کا تہا اور کہا ابو الحسن علی بن اسمعیل اشعری متکلم نے کہ صاحب طریقہ اشعریونکا ہے کتاب اپنی مین کہ نام ہے اوسکا اختلاف المصلین و مقالات الاسلامیین ہے اور ذکر کیا اونسے اس کتاب مین فرقہ روافض اور خوارج اور مرجیہ اور معتزلہ وغیرہم کا پہر کہا یہہ مقالہ اہل سنت اور اہل حدیث کا ہے جملہ قول اہل سنت و اہل حدیث کا اقرار کرنا ہے ساتہہ الله کے اور ملائیک اوسکی کے اور کتابون اوسکی کے اور رسولون اوسکی کے اور اقرار ساتہہ اوسکی کہ لایا ہے اوسکو رسول اوسکا الله تعالی کے طرف سی اور روایت کیا اوسکو ثقون نے رسول خدا صلے الله علیہ وسلم سے نہین رد کرتے اہل سنت اوسمین سے کسی شی کو اور اقرار کرتے ہین اس بات کو کہ الله واحد ہی اکیلا ہے فرد ہے اور پاک ہی نہین کوئی معبود سوا اوسکی اور نہین بنایا کسیکو جورو اپنی اور نہ بیٹا اپنا اور تحقیق محمد صلے الله علیہ وسلم بندہ اوسکا اور رسول اوسکا ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے اور قیامت آنی والی ہے نہین شک بیچ اوس کے تحقیق الله تعالی اوٹہا دیگا اہل قبور کو اور الله تعالی اوپر عرش کے ہے جسطرح کہ فرمایا الله تعالی نے الرحمن علی العرش

واسحاق بن راهویه وابی عبید ومحمد بن جریر الطبری وغیرهم فی هذا الباب ما فی حکایته طول الکلام قال ... الفاظهم ... علی ابطال التاویل ان الصحابة ومن بعدهم من التابعین حملوها علی ظاهرها ولم یتعرضوا لتاویلها ولم یصرفوها عن ظاهرها فلو کان التاویل سائغا لکانوا الیه اسبق لما فیه من ازالة التشبیه ورفع الشبهة وقال ابو الحسن علی بن اسمعیل الاشعری المتکلم صاحب الطریقة المنسوبة الیه فی کتابه الذی صنفه فی اختلاف المصلین ومقالات الاسلامیین ذکر فیه فرق الروافض والخوارج والمرجئة والمعتزلة وغیرهم قال مقالة اهل السنة واصحاب الحدیث جملة قول اهل السنة الاقرار بالله وملائکته وکتبه ورسله وما جاء من عند الله وما رواه الثقات عن رسول الله صلعم لا یردون من ذلك شیئا وان الله تعالی اله واحد فرد صمد لا اله غیره لم یتخذ صاحبة ولا ولدا وان محمدا عبده ورسوله وان الجنة حق وان النار حق وان الساعة آتیة لا ریب فیها وان الله یبعث من فی

استوی اور آویکی دو ہاتہہ ہین بلا کیف جسطرح کہ فرمایا ہے خلقت بیدی اور جسطرح
کہ فرمایا ہے بل یداہ مبسوطتان اور واسطی اوسکی آنکہہ ہین بلا کیف کہ جسطرح کہا ہی
تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا اور اوسکا مونہہ بہی ہے جسطرح کہ فرمایا ہے وَیَبْقٰی وَجْہُ
رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور نہ کہا جاوی کہ اسمار اللہ کے غیر اللہ کے
ہین جسطرح کہ کہتے ہین معتزلہ اور خوارج اور اقرار کرتے ہین اہل سنت وجماعت
کہ واسطی اللہ تعالی کے علم بہی ہے جسطرح کہ کہا ہی اللہ تعالے نے اَنْزَلَہٗ بِعِلْمِہٖ
اوتارا اوسنی کلام اللہ کو ساتہہ علم اپنی کے اور جسطرح کہ کہا ہی اللہ تعالی نے
وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِہٖ اور نہین حمل اوٹہاتی کوئی مادہ
اور نہین جنتے مگر ساتہہ علم اوسکی کے اور ثابت کرتے ہین اہل سنت وجماعت واسطے
اللہ کے سننا اور دیکہنا اور نہین نفی کرتے ان اشیاء کے اللہ تعالی سے جسطرح
کہ نفی کرتے ہین اونکی معتزلہ اور ثابت کرتے ہین اہل سنت وجماعت واسطی اللہ
تعالی کے قوت جسطرح کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے اَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیْ خَلَقَہُمْ
ہُوَ اَشَدُّ مِنْہُمْ قُوَّۃً کیا نہین دیکہتی ہو کہ تحقیق اللہ تعالی وہ اسی کہ پیدا
کیا اوسنی اونکو اور وہ بہت قوی ہے اونسے از روی قوت کے اور ذکر کیا ابو الحسن
اشعری نے کہ کہتی ہین اہل سنت وجماعت کہ قرآن کلام اللہ کے ہی غیر مخلوق اور
گفتگو بیچ بولنے اور توقف کے ہی جو شخص کہ قایل ہو لفظ اور توقف کا وہ مبتدع
ہی نزدیک اہل سنت وجماعت کے نہ کہا جاوی تلفظ ساتہہ قرآن کے مخلوق ہے
اور نہ کہا جاوے غیر مخلوق اور اقرار کرتے ہین اہل سنت وجماعت کہ اللہ تعالے
دیکہا جاویگا آنکہونسی دن قیامت کی جسطرح دیکہا جاتا ہی چاند چودہوین رات کا

استوی وان له یدین بلا کیف کما قال خلقت بیدی وکما قال بل یداه مبسوطتان وان له عینین بلا کیف کما قال تجری باعیننا وان له وجها کما قال ویبقی وجه ربک ذو الجلال والاکرام وان اسماء الله تعالی لا یقال انها غیر الله کما قالت المعتزلة والخوارج واقروا ان لله علما کما قال انزله بعلمه وکما قال وما تحمل من انثی ولا تضع الا بعلمه واثبتوا له السمع والبصر ولم ینفوا ذلک عن الله عز وجل کما نفت المعتزلة واثبتوا لله القوة کما قال اولم یروا ان الله الذی خلقهم هو اشد منهم قوة وذکر مذهبهم فی القرآن انه قال وهو قولهم ان القرآن کلام الله غیر مخلوق والکلام فی اللفظ والوقف من قال باللفظ وبالوقف فهو مبتدع عندهم لا یقال اللفظ بالقرآن مخلوق ولا یقال غیر مخلوق ویقرون ان الله تعالی یری بالابصار یوم القیامة کما یری القمر لیلة البدر

۴۳

اور دیکھینگے اوسکو مومن نہ کافر کیونکہ وہ اللہ تعالی سے حجاب مین ہین فرمایا
اللہ تعالے نے کَلَّآ اِنَّهُمۡ عَنۡ رَّبِّهِمۡ يَوۡمَئِذٍ لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَ ؕ تحقیق وہ کافر
رب اپنی سے اوسدن حجاب مین ہونگے اور ذکر کیا ابو الحسن اشعری نے قول اہل
سنت وجماعت کا اسلام مین اور ایمان مین اور حوض اور شفاعت مین اور
اشیا مین یہان تک کہ کہا ابو الحسن اشعری نے کہ کہتے ہین اہل سنت وجماعت
ایمان قول اور عمل ہے زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے اور نہین کہتے ایمان کو مخلوق
اور نہین شہادت دیتی اوپر کسیکی اہل کبایر سے ساتھ دوزخ کے یہان تک
کہ کہا ابو الحسن نے کہ برا جانتی ہین اہل سنت لڑائی اور شک دین مین اور جھگڑا
اور مناظرہ اسباب مین کہ جھگڑا کیا جاتی ہین اہل جدل اور تنازع کیا جاتے ہین
دین اپنی مین اور اہل سنت وجماعت تسلیم کرتے ہین روایات صحیحہ کو اور اوس
چیز کو کہ آیا ہے حدیث مین کہ منقول ہین ثقات سی روایت کیا اونکو عادل نے
عادل سے یہان تک کہ پونچہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہین کہتی اہل سنت
وجماعت کسطرح اور کیونکر کیونکہ یہہ بدعت ہی یہان تک کہا ابو الحسن نے کہ اقرار
کرتے ہین اہل سنت وجماعت کہ اللہ تعالی آویگا دن قیامت کے جسطرح کہ کہا
ہے وَجَآءَ رَبُّكَ وَالۡمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ؕ یعنے آویگا رب تیرا اور فرشتہ صف
باندہکر اور تحقیق اللہ تعالی قریب ہوتا ہی خلق اپنی سے جسطرح چاہتا ہے
بموجب قول اللہ تعالی کے نَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِيۡدِ ؕ ہم بہت
قریب ہین طرف اوس بندہ کے شاہ رگ سی یہان تک کہا ابو الحسن نے کہ اعتقاد
کرتے ہین اہل سنت کہ جدا رہین ہر بلانے والی سے طرف بدعت کی اور شغل کرین

يراه المؤمنون ولا يراه الكافرون لانهم عن الله محجوبون قال الله تعالى كلا انهم عن ربهم يومئذ لمحجوبون وذكر قولهم في الاسلام والايمان والحوض والشفاعة واشياء الى ان قال يقولون بان الايمان قول وعمل يزيد وينقص ولا يقولون مخلوق ولا يشهدون على احد من اهل الكبائر بالنار الى ان قال وينكرون الجدل والمراء في الدين والخصومة والمناظرة فيما يتناظر فيه اهل الجدل ويتنازعون فيه من دينهم ويسلمون للروايات الصحيحة ولما جاءت به الآثار التي جاء بها الثقات عدل عن عدل حتى ينتهي ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقولون كيف ولم لان ذلك بدعة الى ان قال ويقرون بان الله تعالى يجيء يوم القيامة كما قال الله تعالى وجاء ربك والملك صفا صفا وان الله تعالى يقرب من خلقه كيف شاء كما قال ونحن اقرب اليه من حبل الوريد الى ان قال ويرون مجانبة كل داع الى بدعة والتشاغل

ساتھہ پڑھنے قرآن شریف کے اور لکھنے احادیث کی اور نظر کرنے بیچ فصل کی ساتھہ
عاجزی اور تواضع اور حسن خلق کے اور عام کرنے احسان کے اور بند کرنے
ایذا اور چھوڑنے غیبت اور چغلیون اور جاسوسی کے اور تلاش کرنے حلت
کہانے اور پینی مین اور کہا ابو الحسن نے یہہ تمام بیان وہ چیز ہے کہ امر کرتے
تھے اہل سنت وجماعت اوسکا اور تسلیم کرتے تھی اوسکو اور اعتقاد کرتے
تھی اوسکا اور ساتھہ تمام اوس چیز کے جو ذکر کی ہم نے قول اہل سنت جماعت کہتی ہین ہم کے
اور یہی ہی مذہب ہمارا اور نہین توفیق ہمکو مگر ساتھہ مدد اللہ تعالی کے اور
وہی ہے مدد چاہا گیا اور یہی کہا اشعری نے بیچ بیان اختلاف اہل قبلہ کے
مسئلہ عرش مین پس کہا اشعری نے کہتی ہین اہل سنت وجماعت اور اہل حدیث
کہ نہین ہے اللہ کا جسم اور نہین مشابہ کسی چیز کا اور وہ ٹہراہی اوپر عرش کے
جیساکہ کہا الرحمن علی العرش استوی نہین ٹہرتے ہم کلام مین آگے اللہ کے
بلکہ کہتی ہین ہم استوا بلاکیف اور کہتی ہین کہ واسطے اوسکی مونہہ ہی جیساکہ کہا ہے
ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام اور واسطے اوسکی دو آنکھہ ہین جیساکہ
فرمایا ہے تجری باعیننا اور آویگا قیامت کو وہ اور فرشتی اوسکے
جیساکہ فرمایا ہے وجاء ربک والملک صفا صفا اور وہ اترتا ہی طرف
آسمان دنیا کے جیساکہ آیا ہے حدیث شریف مین اور نہین کہتی اہل سنت و
جماعت کوئی چیز مگر وہ جو پاتی ہین اوسکو اور مروی ہے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے اور کہتی ہین معتزلہ کہ استوی علی العرش بمعنے غالب ہونیکے ہے
اور ذکر کئے اشعری نے اقوال اور بہی اور نیز کہا ابو الحسن اشعری نے بیچ کتاب کے

بقراءة القرآن وكتابة الحديث والنظر في الفقه مع التواضع و حسن الخلق مع بذل المعروف وكف الأذى وترك الغيبة والنميمة والسعاية وتفقد المأكل والمشرب قال فهذه جملة ما يأمرون به ويستعملونه ويرونه وبكل ما ذكرنا من قولهم نقول واليه نذهب وما توفيقنا الا بالله وهو المستعان وقال الاشعري ايضا في اختلاف اهل القبلة في العرش فقال قال اهل السنة واصحاب الحديث ليس بجسم ولا يشبه الاشياء وانه استوى على العرش كما قال الرحمن على العرش استوى ولا نتقدم بين يدي الله في القول بل نقول استوى بلا كيف وان له وجها كما قال ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام وان له يدين كما قال خلقت بيدي وان له عينين كما قال تجري باعيننا وانه يجيء يوم القيامة هو وملائكته كما قال وجاء ربك والملك صفا صفا وانه ينزل الى السماء الدنيا كما جاء في الحديث ولم يقولوا شيئا الا ما وجدوه في الكتاب او جاءت به الرواية عن رسول الله صلعم وقالت المعتزلة ان الله استوى على العرش بمعنى استولى وذكر مقالات اخر وقال ايضا ابو الحسن الاشعري في كتابه

کہ نام اوسکا ابانت فی صول دیانت ہی اور ذکر کیا اصحاب اشعری نے
کہ یہہ آخر کتاب ہی کہ تصنیف کی اوسنی اور اسپر بڑا اعتماد ہی بیچ طعن دور کرنے
کے اوس سی جو طعن کرتے ہین اوپر اوسکی پس کہا ابو الحسن اشعری نے فیصل
بیچ ظاہر کرنے قول اہل حق اور اہل سنت کے پس اگر کہی کہنے والا کہ انکار
کرتے ہو تم اوپر قول معتزلہ اور قدریہ اور جہمیہ اور حروریہ اور رافضیہ اور
مرجیہ کے پس معلوم کراؤ تم قول اپنا کہ کہتی ہو تم اور دین اپنا کہ قبول کرتے ہو تم
پس کہا جاوے واسطہ اوس قایل کے کہ قول ہمارا وہ ہی کہ قایل ہین ہم اوسکی اور
دین ہمارا وہ ہی کہ اختیار کیا ہم نے اوسکو وہ پنجہ مارتا ہے ساتہہ کلام رب
اپنی کے اور سنت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کے اور جو روایت کیا گیا ہے
صحابہ اور تابعین اور آیمہ حدیث سی اور ہم اوسپر پنجہ مارتے ہین اور قایل ہین
اوسی بات کے کہ کہا ہی اوسکو ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل نے تروتازہ
کری اللہ تعالی مونہہ اوسکا اور بزرگ کری اللہ تعالی ثواب اوسکا اور جن
لوگونکی مخالف ہین وہ امام احمد تو مخالف ہین ہم بہی اونکی وہ امام ہی فاضل
سردار کامل کہ ظاہر کیا اللہ تعالی نے بسبب اوسکی حق کو اور دفع کیا سبب
اوسکی گمراہی کو اور ظاہر کیا سبب اوسکی رستونکو اور اوکہاڑ دین سبب اوسکے
بدعتین مبتدعین کے اور فریب فریبیون کا اور شک کرنے والیون کا
پس رحم کری اللہ تعالی اوپر اوسکی کہ بڑا امام تہا مقدم اور بزرگ اور معظم
اور بڑا سمجہنے والا تہا حاصل کلام ہماریکا یہہ ہے کہ اقرار کرتے ہین ہم ساتہہ
اللہ تعالے کے اور ملائکہ اوسکی کے اور کتابون اوسکی کے اور رسولون اوسکی

الذي سماه الابانة في اصول الديانة وذكر اصحابه انه اخر كتاب صنفه وعليه يعتمدون في الذب عنه عند من يطعن عليه فقال فصل في الابانة عن قول اهل الحق والسنة فان قال قائل قد انكرتم قول المعتزلة والقدرية والجهمية والحرورية والرافضة والمرجئة فعرفونا قولكم الذي به تقولون وديانتكم التي بها تدينون قيل له قولنا الذي نقول به وديانتنا التي ندين بها التمسك بكلام ربنا وسنة نبينا محمد صلعم وما

۷۶

روي عن الصحابة والتابعين وائمة الحديث ونحن بذلك معتصمون وبما كان يقول به ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل نضر الله تعالى وجهه ورفع درجته واجزل مثوبته قائلون ولما خالف قوله مخالفون لانه الامام الفاضل والرئيس الكامل الذي ابان الله به الحق ورفع به الضلال واوضح به المناهج وقمع به بدع المبتدعين وزيغ الزائغين وشك الشاكين فرحمة الله عليه من امام مقدم وجليل معظم وكبير مفهم وجملة قولنا انا نقر بالله وملائكته وكتبه ورسله

اور جو لائی ہین رسول اللہ تعالی کی طرف سی اور روایت کی ہے ثقون نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین رد کرتے ہم کسی بات کو اوس سے اور اللہ تعالی واحد
ہے اور اکیلا ہے اور فرد ہی اور پاک ہے نہین ہے جورو اوسکی اور نہ اولاد
اوسکی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اوسکا ہے اور رسول اوسکا بہیجا
اوسکو ساتھہ ہدایت اور دین حق کے تا کہ غالب کرے اوسکو اوپر تمام دینوں
کے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت آنی والی ہے نہین شک
اوسمین اور اللہ تعالی اوٹھاویگا اہل قبور کو اور اللہ تعالی ٹھہرنے والا ہی اوپر
عرش کے جیسا کہ کہا الرحمن علی العرش استوی اور اسکا مونہہ ہی جیسا کہ کہا ہے
ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام اور اوسکی دو ہاتھہ ہین بلا کیف جیسا کہ کہا
ہی خلقت بیدی اور جیسا کہ کہا ہے بل یداہ مبسوطتان اور اوسکی دو آنکھہ
ہین بلا کیف جیسا کہ کہا ہے تجری باعیننا اور جو شخص کہ زعم کرے کہ اسماء اللہ کے
غیر اوسکے ہین ضال ہے اور گمراہ ہے اور ذکر کیا اشعری نے اسیطرح کے
اور بہی دلایل جو قرآن مین مذکور ہین یہانتک کہ کہا اوسنے کہ کہتے ہین ہم کہ
اسلام عام ہے ایمان سے اور نہین کل اسلام ایمان اور دین ہمارا یہہ ہے
کہ اللہ تعالی پہیرتا ہے دلونکو بیچ دو انگلیون کے انگلیون اپنی سے اور وہ اللہ
تعالی رکہیگا آسمانون کو اوپر ایک انگلی کے اور زمین کو اوپر ایک انگلی کے جیسا کہ
آیا ہے روایت صحیح مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہانتک کہ کہا
اوس اشعری نے کہ ایمان قول اور عمل ہے بڑہتا ہے اور کم ہوتا ہے اور تسلیم
کرتے ہین ہم روایات صحیحہ کو کہ آئین ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

وما جاء به من عند الله وبما رواه الثقات عن رسول الله صلعم لا نرد من ذلك شيئا وان الله تعالى اله واحد احد صمد لم يتخذ صاحبة ولا ولدا وان محمدا عبده ورسوله ارسله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله وان الجنة حق وان النار حق وان الساعة آتية لا ريب فيها وان الله يبعث من في القبور وان الله مستو على العرش كما قال الرحمن على العرش استوى وان له وجها كما قال ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام وان له يدين بلا كيف كما قال خلقت بيدي وكما قال بل يداه مبسوطتان وان له عينين بلا كيف كما قال تجري باعيننا وان من زعم ان اسماء الله غيره كان ضالا وذكر نحو ما ذكر في القرآن الى ان قال ونقول ان الاسلام اوسع من الايمان وليس كل اسلام ايمان وندين بان الله يقلب القلوب بين اصبعين من اصابع الله عز وجل وانه يضع السموات على اصبع والارضين على اصبع كما جاءت الرواية الصحيحة عن رسول الله صلعم الى ان قال والايمان قول وعمل يزيد وينقص ونسلم الروايات الصحيحة التي جاءت عن رسول الله صلعم

روایت کیا اونکو ثقون نے ایک عادل نے دوسری عادل سے یہانتک کہ پونچ گئے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ کہا اشعری نے کہ تصدیق کرتے ہین ہم تمام روایات کو کہ ثابت کیا ہی اونکو اہل نقل نے نزول طرف آسمان دنیا کے اور اللہ تعالی کہتاہے کہ کوئی سایل ہے اور کوئی بخشش مانگنے والا ہے اور جو کچھہ نقل کیا اونہون نے اور ثابت کیا اونہون نے یہہ خلاف ہی الٹی دل والون اور گمراہون کے اور رجوع کرتے ہین ہم اوس چیز مین کہ اختلاف کرتے ہین ہم اوسمین طرف کتاب اپنی رب کے اور سنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اجماع مسلمین سے اور جو ہی موافق انکی اور نہین بدعت نکالتی ہین ہم دین اللہ مین جسکو نہین حکم دیا اللہ تعالی نے اوسمین اور نہین کہتی ہم اوپر اللہ تعالے کے جو کچھہ کہ نہین جانتی ہم اور کہتے ہین کہ اللہ تعالی آویگا دن قیامت کے جیسا کہ کہاہے اللہ تعالے نے وجاء ربک والملک صفا صفا اور اللہ تعالے قریب ہے بندون اپنی سے جسطرح کہ چاہتاہے موجب قول اللہ تعالی کے نحن اقرب الیہ من حبل الورید اور جیسا کہ کہاہے ثم دنا فتدلی فکان قاب قوسین او ادنے یہانتک کہ کہاہے اشعری نے کہ حجت لاوینگے ہم باب باب مین اوپر اوس چیز کے کہ ذکر کئی ہین ہمنے قول اپنے اور جو باقی ہین کہ نہین ذکر کئے ہم نے پھر کلام کرتے ہین ہم اوپر اسبات کے کہ اللہ تعالی دیکھا جاویگا اور دلیل بیان کی ہے اشعری نے اوپر اوسکی پھر کلام ہے اوپر اسبات کے کہ قرآن غیر مخلوق اور اوسکی یہی دلیل بیان کی ہے پھر کلام کی بیچ حق اوس شخص کے

ثقة عن ثقة حتى ينتهي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ان قال ونصدق بجميع الروايات التي يثبتها اهل النقل من النزول الى السماء الدنيا وان الرب يقول هل من سائل هل من مستغفر وسائر ما نقلوه واثبتوه خلافا لما قال اهل الزيغ والتضليل ونعول فيما اختلفنا فيه الى كتاب ربنا وسنة نبينا صلعم واجماع المسلمين وما كان في معناه ولا نبتدع في دين الله ما لم ياذن لنا به ولا نقول على الله ما لا نعلم ونقول على الله يجيء يوم القيمة كما قال وجاء ربك والملك صفا صفا وان الله يقرب من عباده كيف شاء كما قال ونحن اقرب اليه من حبل الوريد وكما قال ثم دنا فتدلى فكان قاب قوسين او ادنى الى ان قال ونحتج لما ذكرناه من قولنا وما بقي مما لم نذكره بابا بابا ثم تكلم على ان الله تعالى يرى واستدل على ذلك ثم تكلم على ان القرآن غير مخلوق واستدل على ذلك ثم تكلم في

کہ توقف کرے بیچ قرآن کے اور کہے یہہ کہ نہین جانتا ہون کہ قرآن
مخلوق ہے یا غیر مخلوق اقرار کیا اوپر اوسکے اشعری نے پہر کہا باب
ہے ذکر استوی کا اوپر عرش کے پہر کہا اشعری نے کہ اگر کہے کوئی قایل کہ کیا
کہتے ہو تم بیچ استوی کے کہو تم اوسکو کہتے ہین ہم کہ اللہ تعالی ٹہرنے والا ہے اوپر
عرش کے جیسا کہ کہا ہے الرحمن علی العرش استوی اور کہا اللہ تعالی نے اِلَیۡہِ
یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالۡعَمَلُ الصَّالِحُ یَرۡفَعُہٗ یعنی اوسکی طرف چڑہتے ہین کلمہ پاک
اور عمل صالح اور کہا اللہ تعالی نے بَلۡ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیۡہِ بلکہ اوٹہا لیا اللہ تعالے
عیسے علیہ السلام کو طرف اپنی اور فرمایا اللہ تعالی نے یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی
الۡاَرۡضِ ثُمَّ یَعۡرُجُ اِلَیۡہِ یعنی تدبیر کرتا ہے کامون کی آسمان سے طرف زمین کے
پہر چڑہتے ہین وہ کام طرف اوسکی یعنی طرف اللہ تعالی کے اور کہا ہے اللہ تعالے
نے حکایت فرعون سے یٰھَامٰنُ ابۡنِ لِیۡ صَرۡحًا لَّعَلِّیۡۤ اَبۡلُغُ الۡاَسۡبَابَ
اَسۡبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤی اِلٰہِ مُوۡسٰی وَ اِنِّیۡ لَاَظُنُّہٗ کَاذِبًا اے ہامان بنا واسطے
میرے ایک محل شاید کہ پاؤن مین اسباب کو اسباب آسمانون سے پس چڑہ
جاؤن مین طرف خدا موسی کے اور مین جانتا ہون موسی کو کہ کاذب ہے
یعنے موسی جہوٹہہ بولتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالی اوپر آسمانون کے ہے اور
فرمایا اللہ تعالی نے ءَاَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمُ الۡاَرۡضَ آیا بے ڈر ہو تم
اوس سے کہ بیچ آسمانون کے ہے کہ غرق کرے ساتھہ تمہارے زمین کو پس آسمان
اوپر اونکے عرش ہے جب کہ عرش اوپر آسمانون کے ہے تو فرمایا اللہ تعالی ءامنتم
من فی السماء کیونکہ وہ ٹہرنے والا ہے اوپر عرش اپنے کے کہ وہ عرش اوپر آسمانون کے ہے

وقف فی القرآن وقال لا اقول انه مخلوق او غیر مخلوق ورد علیهم ثم قال باب ذکر الاستواء علی العرش فقال ان قال قائل ما تقولون فی الاستواء قیل له نقول ان الله مستوٍ علی عرشه کما قال الرحمن علی العرش استوی وقد قال الله تعالی الیه یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعه وقال تعالی بل رفعه الله الیه وقال الله تعالی یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیه وقال تعالی حکایة عن فرعون یا هامان ابن لی صرحا لعلی ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی اله موسی وانی لاظنه کاذبا کذب موسی فی قوله ان الله فوق السموات وقال الله تعالی ءامنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض فالسموات فوقها العرش فلما کان العرش فوق السموات قال تعالی ءامنتم من فی السماء لانه مستوٍ علی عرشه الذی هو فوق السموات

اور جو چیز بلند ہی اوپر آسمانون کے وہ اونچی ہے آسمانون سے پس عرش اونچا
ہی آسمانون سی اور نہین مراد رکہی ہے اللہ تعالی ا منتم من فی السماء سے
تمام آسمان بلکہ مراد رکہی ہے عرش کہ اوپر آسمانون کے ہے آیا نہین دیکہتا ہی تو
کہ اللہ تعالی نے ذکر کیا ہے آسمانون کا پہر کہا ہے وجعل القمر فیہن نورًا
اور کیا چاند کو بیچ آسمانون کے نور پس نہین ارادہ کیا اللہ تعالی نے کہ چاند
بہر دیا کل آسمانون کو اور چاند بیچ تمام آسمانون کے ہے اور دیکہتے ہین ہم
تمام مسلمانونکو کہ اوٹہاتے ہین ہاتہہ اپنا وقت دعا کے طرف آسمانون کے
کیونکہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے وہ عرش کہ اوپر آسمانون کے ہے پس نہوتا
اگر اللہ تعالی اوپر عرش کے نہ اوٹہاتے ہاتہہ اپنی طرف عرش کے جیسا کہ نہین نیچا کرتے
ہاتہونکو وقت دعا کے طرف زمین کے پہر کہا اوس اشعری نے فصل کہا
اوسنی کہ کہا ہے معتزلیون اور جہمیہ اور حروریہ نے کہ معنی علی العرش استوی کے
غالب ہوا اور مالک ہوا اور قاہر ہوا اور تحقیق اللہ تعالی ہر مکان مین ہے
اور انکار کیا اونہون نے ہونے عرش کا جیسے کہ اہل سنت وجماعت قایل ہین
اور مذہب اونکا یہی ہے کہ استوی بمعنے قدرت کے ہی اگر ہوتا یہہ کہ جسطرح
کہتے ہین وہ پس نہ فرق ہوتا درمیان عرش کے اور ساتون زمین کے کیونکہ اللہ
تعالی تو قادر ہے ہر چیز پر اور قادر ہی زمین پر اور گندگے پر اور جو چیز کہ جہان مین
ہی اگر ہو مستوی علی العرش کے بمعنے غالب کے حالانکہ وہ اللہ تعالی غالب ہے اوپر ہر چیز
کے البتہ ہوگا مستوی اوپر عرش کے اور زمین کے اور اوپر آسمانون کے اور اوپر
گندگی کے اور ناپاک مکانون کے کیونکہ وہ قادر ہی اوپر ہر چیز کے اور غالب ہے

ذکر السموات فقال تعالی وجعل القمر فیہن نورا فلم یرد ان القمر یملأہن وانہ فیہن جمیعا ورأینا المسلمین جمیعا یرفعون ایدیہم اذا دعوا نحو السماء لان اللہ عز وجل علی العرش الذی ہو فوق السموات فلولا ان اللہ علی العرش لم یرفعوا ایدیہم نحو العرش کما لا یحطونہا اذا دعوا الی الارض

٨٠

فصل قال وقد قال قائلون من المعتزلة والجہمیة والحروریة ان معنی قولہ الرحمن علی العرش استوی انہ استولی وملک وقہر وان اللہ عز وجل فی کل مکان وجحدوا ان یکون اللہ عز وجل علی عرشہ کما قال اہل الحق وذہبوا فی الاستواء الی القدرة فلو کان کما قالوا کان لا فرق بین العرش والارض السابعة لان اللہ قادر علی کل شیء والارض فاللہ قادر علیہا وعلی الحشوش وعلی ما فی العالم فلو کان اللہ مستویا علی العرش بمعنی الاستیلاء وہو عز وجل مستول علی الاشیاء کلہا لکان مستویا

اوپر ہر شی کے اور جبکہ ہے قادر اوپر ہر چیز کے کہ نہین جائز نزدیک کسی مسلمان کے
کہ کہی اللہ تعالی مستوی ہی اوپر گندگی کے اور اوپر پاخانون کی کہ نہین جائز کہ ہو استواء علی
العرش ساتہہ معنی غلبہ کے کہ وہ عام ہی ہر چیز کو واجب ہی کہ ہون معنی مستوی کی
خاص اوپر عرش کے نہ اوپر کل چیز کے اور ذکر کیا اشعری نے دلایل قرآن سی اور احادیث
سے اور اجماع اور عقل سے پہر کہا اشعری نے باب ہی کلام بیچ وجہ کے اور عینین کے
اور آنکہہ اور ہاتہہ کی اور ذکر کئین آیات بیچ اوسکی اور رد کیا اوپر متاولین کے ساتہہ کلام
طویل کے کہ نہین گنجایش ہے اس مکان مین بیان کرنا اونکا مثل قول اشعری کے اگر سوال
کئے جاوین ہم آیا کہتے ہو تم کہ واسطی اللہ تعالے کے دو ہاتہہ ہین کہا جاویگا اوسکو
ہان کہتی ہین ہم یہہ بات اور تحقیق دلالت کرتا ہے اوپر اوسکی قول اللہ تعالی کا یَدُ
اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ہاتہہ اللہ تعالی کا اوپر ہاتہون اونکی کے ہی اور قول اللہ تعالی کا
لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اور روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق اللہ تعالے
نے ہاتہہ پہیرا اوپر پشت آدم عم کے پس نکالی اوس آدم سے اولاد اوسکی اور آیا ہی
خبر مین کہ روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا آدم عم کو
ساتہہ ہاتہہ اپنی کے اور پیدا کیا جنت عدن کو ساتہہ ہاتہہ اپنی کے اور لکہا ہے
توریت کو ساتہہ ہاتہہ اپنے کے اور لگایا درخت طوبے کا ساتہہ ہاتہہ
اپنے کے اور نہین جائز زبان عرب مین اور نہ عادت ہے اہل گفتگو
مین کہ کہے کہنے والا کہ بنائے مین نے فلانے چیز
ہاتہہ اپنے سے اور مراد رکہے ساتہہ اوسکے
نعمت اور جب کلام کے اللہ تعالے نے

کان اللہ

علیها واذ کان قادرا علی الاشیاء
کلها ولم یجز عند احد من المسلمین
ان یقول ان الله مستو علی الحشوش
والاخلیة فلم یجز ان یکون الاستواء
علی العرش الاستیلاء الذی هو عام
والاشیاء کلها ووجب ان یکون
معنی الاستواء یختص العرش
دون الاشیاء کلها وذکر دلائل من
البیان وذکر الآیات فی ذلک ورد علی
المتاولین بکلام طویل لا یتسع هذا
الموضع لحکایته مثل قوله فان سئلنا
اتقولون ان لله یدین قیل نقول
ذلک وقد دل علیه قوله تعالی ید الله
فوق ایدیهم وقوله تعالی لما خلقت بیدی
وروی عن النبی صلعم ان الله مسح

٨١

آدم بیده فاستخرج منه ذریته
وقد جاء فی الخبر المأثور عن النبی
صلعم ان الله خلق آدم بیده و
جنة عدن بیده وکتب التوراة
بیده وغرس شجرة طوبی بیده
ولیس یجوز فی لسان العرب
ولا فی عادة اهل الخطاب ان یقول
القائل عملت کذا بیدی
ویرید بها النعمة واذا

اہل عرب سی ساتہہ لغت عرب کے اور ساتہہ اوس محاورہ کے کہ سمجہا جاتا ہی کلام
عرب مین اور ساتہہ اوسطرح کے کہ معقول ہے بیچ گفتگو اونکی کے اور جایز ہوتا
بیچ کلام عرب کے کہنا قایل کا یہہ بات کہ بنائی مین نے وہ چیز ساتہہ اپنی کے
اور ارادہ کرنا ساتہہ اوسکی نعمت کا پس باطل ہوتے معنے قول اللہ تعالی کے
بیدی النعمت اور ذکر کیا اوس اشعری نے اس لفظ کی معنی مین کلام طویل
یا مثل اوسکی اور کہا قاضی ابوبکر محمد بن طیب باقلانے متکلم نے وہ افضل
متکلمین کا ہے کہ منسوب ہین طرف اشعری کے کہ نہین بیچ اشعریونکی مثل اوسکی
نہ آگے اور نہ پیچہے اوسکی بیچ کتاب الابانت کے کہ تصنیف اوسکی ہے پس
اگر کہے کہنے والا پس کیا دلیل ہے اوپر اس بات کے کہ واسطے اللہ تعالی کے
مونہہ ہی اور ہاتہہ ہی کہا جاوے اوسکو کہ دلیل ہے قول اللہ تعالی کا ویبقی
وجہ ربک ذو الجلال والاکرام اور قول اللہ تعالی کا ما منعک ان تسجد لما
خلقت بیدی یعنی کس چیز نے منع کیا تجکو کہ سجدہ کرے تو اوسکو کہ پیدا کیا
مین نے ساتہہ ہاتہہ اپنی کے پس ثابت کیا واسطے اپنے مونہہ اور ہاتہہ پہر اگر کہے
کوئی پس کیون انکار کرتے ہو تم کہ ہو مونہہ اوسکا اور ہاتہہ اوسکا عضو کیونکہ نہین
جانتے ہو تم مونہہ اور ہاتہہ کو مگر عضو - کہتے ہین ہم نہین واجب ہمکو یہہ کہ
کہین عضو کیونکہ نہین سمجہا جاتا ہے حی اور عالم اور قادر اوسی ہی مگر جسم پس
جیسا کہ نہین واجب کہ حکم کرین ہم اور تم اوپر اللہ تعالے کے جسمیت کا اسطرح
نہین واجب ہم پر کہ کہین عضو جسطرح کہ نہین واجب ہر چیز مین کہ ہو قایم بذاتہ
یہہ کہ ہووے جوہر کیونکہ ہم اور تم نہین پاتے قایم بنفسہ کو بیچ دیکہنے ہمارے کے

انما خاطب العرب بلغتها وما يجري مفهوما في كلامها ومعقولا في خطابها وكان يجوز في خطاب اهل اللسان ان يقول القائل فعلت بيدي ويعني به النعمة بطل معنى قوله عز وجل بيدي النعمة وذكر كلاما طويلا في نفي هذا ونحوه وقال القاضي ابو بكر محمد بن الطيب الباقلاني المتكلم وهو افضل المتكلمين المنتسبين الى الاشعري ليس فيهم مثله لا قبله ولا بعده في كتاب الابانة تصنيفه فان قيل فما الدليل

على ان لله وجها ويدا قيل قوله ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام وقوله تعالى ما منعك ان تسجد لما خلقت بيدي فاثبت لنفسه وجها ويدا فان قال فما انكرتم ان يكون وجهه ويده جارحة اذ كنتم لا تعقلون وجها ويدا الا جارحة قلنا لا يجب هذا كما لا يجب اذا لم نعقل حيا عالما قادرا الا جسما ان نقضي نحن وانتم بذلك على الله سبحانه وكما لا يجب في كل شيء كان قائما بذاته ان يكون جوهرا لانا واياكم لم نجد قائما بنفسه في شاهدنا

الجواب لهم ان يكون علمه وحياته وكلامه وسمعه وبصره وسائر صفاته عرضا واعتلوا بالوجود فان قال

مگر اسیطرح اور اسیطرح جواب واسطی اونکی یہہ جو کہا اونہون نے پس واجب ہے یہہ جو علم اس اللہ تعالی کا اور حیات اوسکی اور کلام اوسکی اور سمع اوسکی اور نظر اوسکی اور تمام صفات اوسکی عرض اور علت پکڑین ساتھہ وجود کے پہر کہا اوس باقلانی نے اگر کہے کوئی کہنے والا پس آیا کہتے ہو تم کہ اللہ تعالی بیچ ہر مکان کے ہے کہا جاوی ادسکو معاذ اللہ بلکہ وہ اوپر عرش کے ہی جیسا کہ خبر دی ہے اوسنی بیچ کتاب اپنی کے پس کہا ہی الرحمن علے العرش استوی ہے اللہ تعالی اوپر عرش کے ٹہرا ہوا ہے اور کہا ہے اللہ تعالی ہنے اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ طرف اوسکی چڑھتے ہین کلمہ پاک اور عمل صالح بلند کرتا ہے اونکو اور فرمایا اللہ تعالی ہنے ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ آیا بے ڈر ہو تم اوس شخص سے کہ بیچ آسمان کے ہی یہہ کہ دہسادے تمکو زمین مین پس اچانک ہلنے والی ہو پس کہا باقلانی نے اگر ہو اللہ تعالے ہر مکان مین البتہ ہو بیچ پیٹ انسان کے اور منہہ اوسکی کے اور گندگیون مین اور اون مکانون مین کہ کراہیت آتی ہے ذکر اونکی اور واجب ہی یہہ کہ بڑہی ساتھہ بڑہنے مکانون کے جب پیدا کرے اللہ کوی مکان جو نہین پیدا ہوا ہے اور کم ہو ساتھہ کم ہونے مکانون کے جب فنا کری اللہ تعالی کسی مکان کو جو پیدا ہوا ہے اور صحیح ہو کہ رجوع ہون ہم طرف اوسکی کسی طرف اطراف زمین سے پیچہے اپنی یا داہنے یا بائین اپنے یہہ وہ شی ہے کہ اجماع کیا مسلمانون نے اوپر خلاف اوسکی کے اور اوپر خطا کہنے قایل اوسکی کے اور یہی کہا اوس کتاب مین صفات ذات کی وہ ذات کہ ہمیشہ ہی موصوف ساتھہ اون صفات کی کہ وہ حیات ہی اور علم ہے اور قدرت ہی اور سمع ہے

فهل يقولون انه في كل مكان قيل له معاذ الله بل مستو على عرشه كما اخبر به في كتابه فقال الرحمن على العرش استوى وقال اليه يصعد الكلم الطيب والعمل الصالح يرفعه وقال ءامنتم من في السماء ان يخسف بكم الارض فاذا هي تمور وقال ولو كان في كل مكان لكان في بطن الانسان وفمه والحشوش والمواضع التي يرغب عن ذكرها ولوجب ان يزيد بزيادة الامكنة اذا خلق منها ما لم يكن وينقص بنقصانها اذا بطل منها ما كان ولصح ان يرغب اليه الى نحو الارض والى خلفنا والى يميننا والى شمالنا وهذا قد اجمع المسلمون على خلافه وتخطئة قائله وقال ايضا في هذا الكتاب صفات ذاته التي لم يزل ولا يزال موصوفا بها هي الحيوة والعلم والقدرة و السمع

اور بصر ہے اور کلام ہے اور ارادہ ہے اور بقاء اور دو ہاتھ ہین اور مونہہ
ہے اور دو آنکھ ہین اور رضا ہے اور غضب ہی اور کہا بیچ کتاب تمہید کے
کلام اکثر اس سے اور کلام اُسکی اور کلام غیرون کے متکلمین سے اسباب مین مثل
اسکے بہت ہی واسطی اوس شخص کے کہ طلب کرے اوسکو اگرچہ ہم مستغنی تھے
ساتھہ کتاب اور سنت کے اور آثار سلف کے ہر کلام سے اور اصل امر یہہ ہی
کہ بخشی اللہ تعالی واسطی بندہ کے حکمت اور ایمان جیسا کہ ہے واسطی اوسکے
عقل اور دین تاکہ سمجھی اور دین قبول کرے پہر نور کتاب اور سنت کا غنی کردیتا
ہے اوسکو ہر چیز سے لیکن بہت آدمی ونسی ہوگئی ہین منسوب طرف بعض طوایف
متکلمین کے اور نیک ظن کرتے ہین اونپر نہ غیر اونکی پر اور وہم کرتے ہین کہ اونہون
نے تحقیق کیا اسباب مین اسقدر کہ نہین تحقیق کے غیر اونکی نے پس اگر لائی جاوین
پاس اونکی کل آیات قرآن کے نہ تابع ہونگی اون آیات کے جب تک نہ لائی جاوے
کچھہ تہوڑی سی کلام متکلمین سے پہر باوجود اسکی .... کہ مخالف ہوتے ہین
سلف متکلمین سے اور نہین تابع ہوتے اونکے پس اگر یہہ لوگ پکڑین ہدایت کو
کہ پاوین اوسکو بیچ کلام سلف اون متکلمین کے تو صادق سمجھا جاوے اونکو
طلب حق مین اور امید رکھی جاوے اونسی زیادہ ہدایت کی اور جو شخص کہ نہ
قبول کرے حق کو مگر ایک طایفہ معینہ سے پہر نہ پنجہ مارے حق کو جب پہونچے اوسکو
حق پس بیچ اوسکی مشابہت ہی یہود کی کہ کہا ہی اللہ تعالی نے بیچ حق اونکے وَاِذَا
قِیْلَ لَھُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَیَکْفُرُوْنَ
بِمَا وَرَآءَہٗ وَھُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَھُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ

والبصر والكلام والارادة والبقاء واليدان والوجه والعينان والرضى والغضب وقال في كلام التمهيد كلاما اكثر من هذا وكلامه وكلام غيره من المتكلمين في هذا الباب مثل هذا كثير لمن يطلبه وان كانوا مستغنين بالكتاب والسنة وآثار السلف عن كل كلام وملاك الامر ان يهب الله تعالى للعبد حكمة وايمانا بحيث يكون له عقل ودين حتى يفهم ويدين ثم نور الكتاب والسنة يغنيه عن كل شيء لكن كثيرا من الناس قد صار منتسبا الى بعض طوائف المتكلمين ومحسنا الظن بهم دون غيرهم

ومتوهما انهم في هذا الباب حققوا ما لم يحققه غيرهم فلو اتى بكل آية ما تبعها حتى يؤتى بشيء من كلامهم ثم مع هذا فهم مخالفون لاسلافهم غير متبعين لهم فلو انهم اخذوا بالهدى الذي يجدونه في كلام اسلافهم لرجي لهم مع الصدق في طلب الحق ان يزدادوا هدى ومن كان لا يقبل الحق الا من طائفة معينة ثم لا يتمسك بما جاءه من الحق ففيه شبه من اليهود الذين قال الله تعالى فيهم واذا قيل لهم آمنوا بما انزل الله قالوا نؤمن بما انزل علينا ويكفرون بما وراءه وهو الحق مصدقا لما معهم قل فلم تقتلون

انبیاء اللہ من قبل ان کنتم مومنین جب کہا جاتا ہے واسطے اونکی
کہ ایمان لاؤ ساتھ اوس چیز کے کہ اوتاری ہی اللہ تعالی نے کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم
اوس چیز پر کہ اوتاری گئی ہے اوپر ہماری اور کفر کرتے ہین اوس چیز کا کہ سوائے
اوسکی ہے حالانکہ وہ حق ہے سچا کرتی ہی اوسکو کہ پاس اونکی ہے پس کہہ ای محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کیون قتل کیا تمنے انبیاؤن اللہ کو اگر ہو تم ایمان لانے والے
تحقیق یہود کہتے تھی کہ نہین ایمان لاتے ہم مگر اوس چیز پر کہ اوتاری گئی ہے
اوپر ہمارے فرمایا اللہ تعالی نے اونکی رد مین پس کیون قتل کیا تمنے آگے سے انبیاؤن
اللہ تعالی کو اگر ہو تم مومن ساتھ اوسکی کہ اوتارا ہی اللہ تعالی نے اوپر تمہاری کہا
اللہ تعالی نے اونکی رد مین تم تو نہ تابع ہوا اوس چیز کے کہ لائی مین اوپر تمہاری انبیاء
تمہارے اور نہ قبول کرتے ہو تم اوس چیز کو کہ لاتی ہین تمام انبیاء لیکن بلکہ تم بیشک تابع
ہوا اپنی خواہشونکی اسیطرح حال اوس شخص کا ہے کہ حق کی تابع نہو نہ اپنی طائفہ کی
اور نہ غیر اوسکی کی باوجود اسکے کہ تعصب کرتا ہی ایک طائفہ پر اور رانتا ہے دوسرے
طائفہ کو سوائی دلیل کے اللہ تعالی سے اور سوائی بیان کے اور اسیواسطے کہا ہے
ابو المعالی جوینی نے بیچ رسالہ نظامیہ کی مختلف ہوا ہی طریقہ علماء کا بیچ ظاہر آیات صفات
کے پس اعتقاد کیا بعضون نے تاویل اونکی کا اور لازم پکڑا اوسی تاویل کو بیچ آیات کلام
اللہ تعالی کے اور بیچ صحیحہ احادیث کے اور مذہب ائمہ سلف کا بند رہنا ہے تاویل سے
اور جاری کرنا ہے ظاہر آیات اور احادیث کا اوپر جگہہ وارد ہونے اونکے
کے اور سپرد کرنا ہے معانی اونکے کا طرف رب عز وجل کے اور کہا
ابو المعالی نے وہ رای کہ پسند کرتے ہین ہم اوسکو اور وہ دین اللہ تعالی کا

انبیاء اللہ من قبل ان کنتم مومنین وقالت الیہود فالوا نؤمن بما انزل علینا ۱ وقال اللہ تعالی فلم تقتلون انبیاء اللہ من قبل ان کنتم مومنین اِن کنتم مومنین بما انزل علیکم یقول سبحانہ ولا ما جاءکم انبیاءکم تتبعون ولا ما جاءکم انبیاءکم بل تتبعون اھواءکم وھذا حال من لا یتبع الحق من طائفتہ ولا من غیرھا مع کونہ یتعصب لطائفۃ دون طائفۃ بلا برھان من اللہ تعالی ولا بیان ولذلک قال ابو المعالی الجوینی فی کتابہ الرسالۃ النظامیۃ اختلف مسالک العلماء فی ھذہ الظواھر فرای بعضھم تاویلھا والتزم ذلک فی آی الکتاب وما یصح من السنن وذھب ائمۃ السلف الی الانکفاف عن التاویل واجراء الظواھر علی مواردھا وتفویض معانیھا الی الرب سبحانہ وتعالی قال والذی نرتضیہ

دین

کہ اعتقاد کرتے ہین ہم اوسکا اتباع سلف اُمت کا ہی اور دلیل سمعی قاطع ہی
اس بات مین کہ اجماع اُمت کا حجت ہی واجب الاتباع اور وہ اجماع سند ہی بڑی
بڑی مسایل شریعت کا اور تحقیق اتفاق کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسپر کہ ہم نہ متعرض ہووین واسطے معانی ان آیات کے اور بیچ سمجھنے
اوس چیز کے کہ بیچ اون آیات کے ہے اور وہ اصحاب برگزیدہ اسلام کے ہین
اور مشغول تہے ساتہہ بند کرنے شریعت کی اور نہین سستی کرتے تہی کوشش مین
بیچ ضبط قواعد ملت کی اور وصیت کرتے تہی ایک دوسری کو ساتہہ حفظ کرنے اوس
قواعد کے اور سکہاتی تہی آدمیون کو وہ مسایل کہ جسمین محتاج ہوتی تہی پس اگر
جایز یا واجب ہوتی تاویل کرنے ظاہر ان آیات کے تو بلا شک کوشش اصحابونکی
فروع شریعت مین زیادہ ہوتی اوس سعی کوشش کے اونہون نے یعنی متاخرین نے
پس جسوقت قطع ہوگیا زمانہ اونکا اور زمانہ تابعین کا اوپر اسی بات کی کہ مشغول
نہوئی طرف تاویل کے پس ہوئی نہ تاویل کرنے حق لایق اتباع کے پس واجب ہی اوپر
صاحب دین کے کہ معتقد رہی تنزیہ باریتعالی کا صفات تشبیہ اسی اور نہ خوض
کرے بیچ تاویل مشکلات کے اور سپرد کری معانی اوسکی طرف رب کے بس چاہیے
کہ جاری کرے استوے کو اور مجی کو یعنے آنے کو اور قول اللہ تعالی کو لما خلقت بیدی
ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام اور قول اللہ تعالی کو تجری باعیننا
اور جو صحیح ہوئی ہین احادیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث نزول
وغیرہ کے جاری کرے اوپر اوسکی کہ بیان کیا ہی ہمنے کہتا ہون نہین چاہیے کہ معلوم
کرے سایل کہ غرض ہیسے اس جواب سے ذکر کرنا ہی الفاظ بعض ائمہ علماء کا اسباب مین

عقد اتباع سلف الامة والدليل السمعي القاطع في ذلك بان اجماع الامة حجة متبعة وهو مستند معظم الشريعة وقد درج صحب رسول الله صلعم على ترك التعريض لمعانيها ودرك ما فيها وهم صفوة الاسلام والمشتغلون باعباء الشريعة وكانوا لا يالون جهداً في ضبط قواعد الملة والتواصي بحفظها وتعليم الناس ما يحتاجون اليه منها فلو كان تاويل هذه الظواهر مسوغا او محتوما لاشك ان يكون اهتمامهم بها فوق اهتمامهم بفروع الشريعة فاذا انصرم عصرهم وعصر التابعين على الاضراب عن التاويل كان ذلك هو الوجه المتبع فحق على ذي الدين ان يعتقد تنزيه الباري تعالى عن صفات المحدثين ولا يخوض في تاويل المشكلات ويكل معناها الى الرب فليجر آية الاستواء والمجيء وقوله لما خلقت بيدي ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام وقوله تجري باعيننا وما صح من اخبار الرسول صلعم كخبر النزول وغيره على ما ذكرنا قلت وليعلم السائل ان الغرض من هذا الجواب ذكر الفاظ بعض ائمة العلماء

جنہون نے نقل کیا مذہب سلف کا اور نہین یہ غرض میری کہ جو شخص کہ بیان کیا
ہے نے قول اوسکا متکلمین ہو یا غیر اونکی قایل ہین ہم تمام اقوال اونکی کے اس مسئلہ وغیرہ
مین لیکن حق قبول کیا جاتا ہے ہر شخص سے کہ بولی حق اور معاذ بن جبل کہتے تہے
کلام اپنی مین کہ مشہور ہے اوس ہی اور روایت کیا اوسکو ابے داؤد نی سنن
اپنی مین کہ قبول کرو تم حق کو جو کوئی لاوی اگرچہ کافر ہو وی یا کہا فاجر ہو شک ہی
راویکا اور بچو تم سہو حکیم سے پس کہا لوگون نے کسطرح معلوم کرین ہم کافر بہے
کہتا ہے کلمہ حق کا فرمایا معاذ نے تحقیق اوپر حق کے نور ہے یا کہا معاذ نے موافق
اوسکی بیان شک راویکا ہے ایپر تقریر اس مسئلہ کے ساتہہ دلیل کے اور دفع
کرنے شبہات کے اور تحقیق امر کے اوپر اسوجہ کے کہ خالص کردی دلکو اور ٹہنڈا
کردے نفس کو اور ٹہری اوپر ایسے ٹکانے کہ معلوم کری کہ بندہ ہونے کا یہی مقام
ہی پس نہین گنجایش رکہتا اس تقریر کو یہ فتوی اور لکہی ہے مینی تہوڑی سے
یہہ بات اور سمجہادی ہے مینے تہوڑی سی بات بعض ہم مجلس اپنی کو اور کسیوقت
لکہونگا مین انشاء اللہ تعالی اسمین ایسی بات کہ حاصل ہو اوس سی مقصود کل اور
مجمل یہہ ہی کہ کتاب اور سنت سی حاصل ہوتے ہی کمال ہدایت اور نور اوس
شخص کو کہ تدبر کری کلام اللہ تعالی کو اور سنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اور قصد
کری اتباع حق کا اور مونہہ پہیری تبدیل سے کلمات کے جگہہ اونکی سی اور مونہہ
پہیرے الحاد سی بیچ اسماء اوسکے اور آیات اوسکی اور نہ گمان کرو کوئی
کہ کوئی آیت آیات سی مناقض ہے اسمین مثل اوسکی کہ کہے کوئی کہنے والا کتاب
اللہ مین اور احادیث مین یہہ بات کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے مخالف ہو ظاہر آیت

٨٧

الا من نقل مذهب السلف ... هذا الباب ولیس کلامی ذکر ما ... من المتکلمین وغیرهم ... نقول بجمیع ما یقولونه فی هذا الباب وغیره ولکن الحق یقبل من کل متکلم به وکان معاذ بن جبل یقول فی کلامه المشهور عنه الذی رواه ابو داود فی سننه اقبلوا الحق من کل من جاء به وان کان کافرا او قال فاجرا واحذروا زیغة الحکیم قالوا کیف نعلم ان الکافر یقول کلمة الحق قال ان علی الحق نورا او قال کلاما هذا معناه واما ما یفرض من الدلیل ...

التفصیل وتحقیق الامر علی وجه یخلص الی القلب ویبرد به من النفس ویقف علی مواقف ان العبادة فی هذا المقام فلا یتسع له هذه الفتوی وقد کتبت شیئا من هذا وخاطبت بعض ذلک بعض من حضر وسنکتب ان شاء الله تعالی فی ذلک ما یحصل المقصود

وجماع الامر فی ذلک ان الکتاب والسنة یحصل منهما کمال الهدی والنور لمن تدبر کتاب الله وسنة نبیه وقصد اتباع الحق واعرض عن تحریف الکلم عن مواضعه والالحاد فی اسماء الله وآیاته ولا یحسب الحاسب ان شیئا من ذلک یناقض بعضه بعضا البتة مثل ان یقول القائل ما فی کتاب الله تع والسنة من ان الله فوق العرش یخالف الظاهر

کے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنتُمْ کہ وہ ساتھہ تمہارے ہے جہان ہو تم اور مخالف ہی قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جب قایم ہووی ایک تمہارا طرف نماز کی پس اللہ تعالی آگے مونہہ اوسکی کے ہے پس تحقیق یہہ خیال غلط ہی کیونکہ اللہ تعالی نے ساتھہ ہمارے ہی حقیقۃً اور اوپر عرش کے ہے حقیقۃً جسطرح جمع کیا ہی اللہ تعالی نے ان دونون کو قول اپنے مین هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ اوس اللہ تعالی نے پیدا کیا آسمان کو اور زمین کو بیچ چھہ دن کے پہر ٹہرا اوپر عرش کے جانتا ہی اوسچیز کو کہ داخل ہوتی ہے بیچ زمین کے اور جو نکلتی ہے اوس سی اور جو اوترتے ہی آسمان سی اور جو چڑہتے ہی اوپر اوسکی اور وہ اللہ تعالی ساتھہ تمہارے ہی جہان تم ہو جانتا ہی اللہ تعالی جو تم عمل کرتے ہو دیکھتا ہی پس خبر دی اللہ تعالی نے کہ وہ اوپر عرش کے جانتا ہی ہر چیز کو اور وہ ساتھہ تمہارے ہے جہان ہووین تم جسطرح کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حدیث اوعال کے یعنی بز کوہی کے کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور جانتا ہی جس حال مین ہو تم اور یہہ اسواسطی ہے کہ کلمہ مع کا بیچ لغت کے کہ جب مطلق بلا قید بولا جاوی پس ظاہر معنی اوسکی مقاربت مطلقہ مین بغیر سمجھنے اتصال کے اور برابر اور دامن اور بائین کے اور جب مقید ہو و لفظ مع کا ساتھہ کسی معنی کی معنا سی دلالت کرتا ہی اوپر مقاربت کی اوسی معنی مین کہ جسمین مقید ہی جیسا کہ عربی لوگ کہتی ہین مَا زِلْنَا نَسِيرُ وَالْقَمَرُ مَعَنَا وَالنُّجُومُ مَعَنَا یعنی سیر کرتے رہے ہم اور چاند ہمارے ساتھہ اور تارے ہمارے ساتھہ تہی اور کہتے ہین اہل عرب ہذا المتاع معی

فوق العرش حقيقة وهو معنا حقيقة وهو الله تعم معنا حقيقة وهو فان هذا غلط وذلك لان الله قبل وجهه ونحو ذلك احدكم الى الصلوات فان وقول النبي صلعم اذا قام قوله وهو معكم اينما كنتم

الله تعم جمعها في قوله سبحانه وتعم هو الذي خلق السموات والارض في ستة ايام ثم استوى على العرش يعلم ما يلج في الارض وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما يعرج فيها وهو معكم اين ما كنتم والله بما تعملون بصير فاخبر انه فوق العرش يعلم كل شيء وهو

معنا اينما كنا كما قال النبي صلعم في حديث الاوعال والله فوق العرش وهو يعلم ما انتم عليه وذلك ان كلمة مع في اللغة اذا اطلقت فليس ظاهرها في اللغة الا المقارنة المطلقة من غير وجوب مماسة او محاذاة عن يمين او شمال فاذا قيدت بمعنى من المعاني دلت على المقارنة في ذلك المعنى فانه يقال ما زلنا نسير والقمر معنا والنجوم معنا ويقول هذا المتاع

یعنے یہہ اسباب تیری ساتہہ ہی یہہ کلام ایسا سطرح بولتے ہین کہ وہ اسباب ہمراہ
اونکی ہوتا ہے اور حالانکہ وہ اسباب اوپر سر اونکے ہوتا ہے پس اللہ تعالی بہی ساتہہ
خلق کے ہے حقیقۃً اور اوپر عرش کے ہے حقیقۃً پہر احکام اس معیت کی مختلف
ہوتے ہین موافق موقع درود کے پس جب کہا اللہ تعالی نے یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ
وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ظاہر اس آیت کا دلالت کرتا ہے اس بات پر
کہ حکم اس معیت کا اور مقتضا اسکا یہہ ہے کہ وہ مطلع ہے اوپر تمہاری اور
خبردار ہے اوپر تمہارے اور نگہبان ہے جانتا ہی تمکو اور یہی سبب ہے کہ معنے کئے
اس آیت کی سلف نے اِنَّهٗ مَعَهُمْ بِعِلْمِهٖ کہ وہ اللہ تعالی ساتہہ اون لوگونکی ہے
علم اپنے سے اور یہہ ظاہر کلام کا ہے اور حقیقت اوسکی اور اسیطرح ہی بیچ
قول اللہ تعالے کے مَا یَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ
سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَیْنَمَا كَانُوْا ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
نہین ہوتے مشورہ کرنے والی تین مگر وہ اللہ چوتہا اونکا ہی اور پانچ مگر وہ اللہ
چہٹا اونکا ہے اور نہ کم اوس سے اور نہ زیادہ مگر وہ ساتہہ اونکے ہے جہان ہوین
پہر خبر دیگا اونکو دن قیامت کے ساتہہ عمل اونکے اور جب کہا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے غار مین لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا یعنے نہ غم کر کہ اللہ تعالی ساتہہ
ہماری ہے یہہ بہی حق ہے اور اوپر ظاہر معنے اپنی کے اور دلالت کرتا ہے حال
اوپر اس بات کے کہ حکم اس معیت کا اس جگہہ مدد اور تائید ہے مع العلم اور اسیطرح
قول اللہ تعالی کا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ یعنے اللہ ساتہہ

معیۃ الجامعۃ لک وان کان فوق راسک فالله تعالی مع خلقه حقیقة وهو فوق عرشه ثم هذه المعیة تختلف احکامها بحسب الموارد فلما قال یعلم ما یلج فی الارض وما یخرج منها وما ینزل من السماء وما یعرج فیها وهو معکم اینما کنتم والله بما تعملون بصیر دل ظاهر الخطاب علی ان حکم هذه المعیة ومقتضاها انه مطلع علیکم شهید علیکم مهیمن عالم بکم وهذا معنی قول السلف انه معهم بعلمه وهذا ظاهر الخطاب وحقیقته وکذلک فی قوله تعالی ما یکون من نجوی ثلثة الا هو رابعهم ولا خمسة الا هو سادسهم ولا ادنی من ذلک ولا اکثر الا هو معهم اینما کانوا ثم ینبئهم بما عملوا یوم القیمة ولما قال النبی صلعم فی الغار لا تحزن ان الله معنا کان هذا ایضا حقا علی ظاهره ودلت الحال علی ان حکم هذه المعیة هنا معیة الاطلاع والنصر والتایید وکذلک قوله ان الله مع

ان لوگون کے ہے کہ وہ تقوی کرین اور ساتھہ اون لوگون کے ہے کہ خالص بندگی
کرین اور اسیطرح قول اللہ تعالی کا موسی اور ہارون کو اِنَّنِی مَعَکُمَآ اَسْمَعُ
وَاَرٰی مین ساتھہ تمہاری ہون سنتا ہون اور دیکھتا ہون اور معیت
اسجگہہ اوپر ظاہر معنی اپنے کے اور حکم اسکا ان مکانون مین مدد اور تائید ہے
اور کبھی لڑکا ڈرتا ہے کسی چیز سے اور روتا ہے پس دیکھتا ہے چہت کی اوپر
سے باپ اوسکا اور کہتا ہے کہ مت ڈر مین تیری ساتھہ ہون اور یا یون کہتا ہے
کہ مین وہان ہون یا کہتا ہے مین حاضر ہون خبر دیتا ہے اوسکو اوپر ایسی ساتھہ
ہونیکے کہ بحکم حال کے سمجہا جاتا ہے اوس سے دفع کرنا سختی کا پس فرق ہے
درمیان معنے معیت کے اور درمیان مقتضا اوسکی کے اور بسا اوقات
ہنجاتا ہے مقتضا اوسکا معنے اوسکی پس مختلف ہوتی ہین ساتھہ اختلاف مکانونکے
پس یہہ معیت ایک لفظ ہی کہ تحقیق استعمال کیا گیا ہے بیچ کتاب و سنت کے کئی جگہہ مین
مختلف ہی مقتضا ہر جگہہ کا پس یہہ اختلاف استعمال سے خالی نہین یا مختلف ہے
دلالت اوسکی باعتبار مکان کے یا دلالت کرتے ہی اوپر قدر مشترک کے اور متمیز ہے
ہر مکان ساتھہ خاصیت اپنی کے پس ہر دو صورت مین نہین مقتضا اس معیت کا
کہ ہو ذات رب عز وجل کے ملی ہوئے خلقت مین تا کہ کہا جاوی کہ پھیری گئی ہی یہہ
معیت ظاہر معنے اپنی سے اور امثال اوسکی لفظ ربوبیت کا اور عبودیت کا ہے
کہ وہ دونون لفظ اگرچہ مشترک ہین تمام مخلوق مین بیچ اصل معنے ربوبیت
اور عبودیت کے پس جسوقت کہا رب العلمین نے رب موسی و ہارون یعنی رب
موسی اور ہارون کا ہے واسطے ربوبیت موسی اور ہارون کے اختصاص

اتقوا والذين هم محسنون وكذلك قوله لموسى وهرون انني معكما اسمع وارى هنا المعية على ظاهرها وحكمها في هذه المواطن النصر والتأييد وقد يدخل على صبي من يخيفه فيبكي فيشرف عليها ابوه من فوق السقف ويقول له لا تخف انا معك وانا ههنا او انا حاضر ونحو ذلك بما ينبه على المعية الموجبة بحكم الحال لدفع المكروه ففرق بين معنى المعية وبين مقتضاها وربما صار مقتضاها من معناها فيختلف باختلاف المواضع

90

فلفظ قد استعمل في الكتاب والسنة في مواضع في كل موضع امور لا تختص في موضع اخر فاما ان تختلف دلالتها بحسب المواضع او تدل على قدر مشترك بين جميع مواردها وان امتاز كل موضع بخاصية فعلى التقديرين ليس مقتضاها ان يكون ذات الرب عز وجل مختلطة بالخلق حتى يقال قد صرفت عن ظاهرها ونظيرها لفظ الربوبية والعبودية فانهما وان اشتركت في اصل الربوبية والتعبيد فلما قال رب العالمين رب موسى وهرون كانت لها ربوبية اختصاص

زائد علی الربوبیۃ العامۃ للخلق فان من اعطاہ اللہ تعالی من الکمال اکثر مما اعطی غیرہ فقد ربّہ وربّاہ ربوبیۃ وتربیۃ اکمل من غیرہ ومنہ

وقولہ تعالی عینا یشرب بہا عباد اللہ وسبحٰن الذی اسری بعبدہ لیلا فان العبد تارۃ یعنی بہ المعبد فیعم الخلق کما فی قولہ تعالی ان کل من فی السموات والارض الا اٰتی الرحمن عبدا وتارۃ یعنی بہ العابد فیخص ثم یختلفون فمن کان اعبد علما وحالا کانت عبودیتہ اکمل فکانت الاضافۃ فی حقہ اکمل

91

کہ زیادہ ہے اور ربوبیت عام خلقت کے کیونکہ جسکو عطا کری اللہ تعالی کمالیت
زیادہ غیر لوگون سے پس تحقیق پرورش کیا اوسکو اور پرورش کیا اوسکو پرورش کرنا اور تربیت
کی اوسکو زیادہ بہ نسبت غیرونکی اور اسیطرح قول اللہ تعالی کا عَیْنًا یَّشْرَبُ بِہَا عِبَادُ اللّٰہِ یعنی
چشمہ ہوینگی اس سے بندی اللہ کے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا یعنی
پاک ہے وہ اللہ کہ جسنی سیر کرایا بندہ اپنی کو راتمین پس عبودیت کبھی مراد لی جاتی ہے
اوس سے لیاقت عبودیت کی پس یہہ معنی عبودیت کے عام ہین تمام خلقت کو
جسطرح کہ قول اللہ تعالی کا اِنْ کُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا
نہین ہے کوئی آسمان مین اور زمین مین مگر آنے والا ہے اللہ کے پاس بندہ ہو کر اور
کبھی مراد رکھی جاتی ہے ساتھہ اوس عبد کے عابد پس خاص ہے نہین شامل کل کو
پہر اس قسم کے عابد کئی طرح کے مختلف الحال ہین جو شخص کہ بہت عابد ہوا ازروئے
علم اور حال کے ہوگے عبودیت اوسکی کامل پس ہوگی اضافت عبودیت کے
بیچ حق اوسکی کے کامل باوجود اوسکی کہ یہہ سب معانی عبودیت کے حقیقی ہین بیچ
ہر جگہہ کے اور ایسی الفاظونکا نام بعضے مشکلہ رکہتی ہین واسطے شک پڑجانے
سُننے والے کے بیچ اون الفاظون کے آیا یہہ الفاظ اقسام اسمار متواطی سے ہین
یا قسم اقسام مشترک فی اللفظ سے فقط اور محقق جانتے ہین کہ یہہ الفاظ
نہین باہر جنس متواطی سے کیونکہ واضع لغت نی وضع کیا ہے ان الفاظ کو
مقابلہ قدر مشترک کے اگرچہ ہے نوع خاص متواطی سے پس نہین خوف ساتھہ کرنے اوسکی
کے ساتھہ لفظ کے اور جو شخص جانی گا یہہ بات کہ معیت نسبت کی جاتی ہے
طرف ہر نوع کے انواع مخلوقات سے شامل اضافت ربوبیت کے اور جانیگا تحقیق یہہ بات

مع انہا حقیقۃ فی جمیع المواضع ومثل ہذہ الالفاظ یسمیہا بعض الناس مشککۃ لتشکیک المستمع فیہا ہل من قبیل الاسماء المتواطیۃ او من قبیل المشترکۃ فی اللفظ فقط والمحققون یعلمون انہا لیست خارجۃ عن جنس المتواطیۃ اذ واضع اللغۃ انما وضع اللفظ بازاء القدر المشترک وان کان نوعا مخصصا من المتواطیۃ فلا بأس بتخصیصہا بلفظ ومن علم ان المعیۃ تضاف الی کل نوع من انواع المخلوقات کاضافۃ الربوبیۃ مثلا وان

کہ استوی علی العرش کے دوسرے معنی نہین ہین مگر اوپر ہونا عرش کے اور تحقیق اللہ تعالے
وصف کیا جاتا ہے ساتھ علو اور فوقیت حقیقی کے اور صفت نہین کیا جاتا ہے
ساتھ اسفل ہونیکی اور نہ ساتھ نیچے ہونے کے ہرگز نہ حقیقتاً اور نہ مجازاً تو جانے
گا یہہ بات کہ قرآن اوپر معانے اپنی کے ہے بغیر تحریف کے پھر جو شخص وہم کرے
کہ ہونا اللہ تعالی اوپر آسمانون کے ساتھ ان معنون کے ہے کہ آسمان گھیرتا
اوسکو اور احاطہ کرتا ہے اوسکو وہ جھوٹا ہے اگر نقل کرے اوسکو کسی غیر سے
اور اعتقاد کرے ان معنون کو بیچ حق رب اپنی کے تو گمراہ ہی نہین سنا ہمنے
کسیکو کہ سمجھا ہو ان معنون کو اس لفظ سے اور نہین دیکھا ہمنے کسیکو جو نقل کیا
اوسنے کسی سے اگر سوال کئے جاوین عام مسلمان آیا سمجھتے ہو اس قول اللہ تعالے
سے اور قول رسول اوسکے کا کہ تحقیق اللہ تعالی اوپر آسمانونکے ہے یہہ بات کہ آسمان
گھیرتا ہے اوسکو فوراً جواب دیگا ہر ایک اور کہیگا یہہ وہ بات ہی کہ نہین گذرے
بیچ دل ہمارے کے اور جب یہہ بات ہی تو بڑا تکلف ہے کہ ٹھہرایا جاوے ظاہر
لفظ کو ایسا محال کہ نہین سمجھتے اوسی اوسکو آدمی پھر ارادہ کرے تاویل اوسکے کا
بلکہ نزدیک مسلمانونکی یہہ دونون باتین کہ اللہ تعالے آسمانون مین ہے اور اللہ تعالے
اوپر عرش کے ہے ایک ہے بات ہی کیونکہ آسمان بمعنے علو کے ہے پس معنی ان
دونون کی یہہ ہین کہ اللہ تعالے اوپر ہے نیچے اور جانتے ہین تمام مسلمان کہ
اللہ تعالے کے کرسی نے گھیر لیا ہے تمام آسمانون اور زمین کو اور کرسی بہ نسبت
عرش کے مثل ایک حلقہ کی ہے کہ پڑا ہو میدان وسیع مین اور عرش ایک مخلوق ہے
مخلوقات اللہ کی سے نہین کچھ نسبت اوسکو طرف قدرت اور عظمت اللہ تعالے کے

المستوی علی العرش لیس له ... العرش وان الله تعالی موصوف بالعلو والفوقیة الحقیقیة ولا یوصف بالسفول ولا بالتحتیة قط لا حقیقة ولا مجازا وعلمت ان القرآن علی ما

هو علیه من غیر تحریف ثم من توهم ان کون الله فی السماء بمعنی انه یحیط به ویحویه فهو کاذب ان نقله عن غیره وضال ان اعتقده فی ربه وما سمعنا احدا یفهمه من اللفظ ولا رأینا احدا نقله عن احد ولو سئل سائر المسلمین هل یفهمون من قول الله تعالی ورسوله ان الله تعالی

92

فی السماء ان السماء تحویه لبادر کل واحد منهم ان یقول هذا شیء لعله لم یخطر ببالنا واذا کان الامر هکذا فمن التکلف ان یجعل ظاهر اللفظ شیئا محالا لا یفهمه الناس منه ثم یرید ان یتأوله بل عند المسلمین ان الله تعالی فی السماء وانه علی العرش واحد اذ السماء انما یراد به

العلو یعنی ان الله فی العلو لا فی السفل وقد علم المسلمون ان کرسیه تعالی وسع السموات والارض وان الکرسی فی العرش کحلقة ملقاة فی ارض فلاة وان العرش خلق من مخلوقات الله لا نسبة له الی قدرة الله وعظمته

فكيف يتوهم ان خلقا يجمعه سبحانه وقد قال سبحانه ولأصلبنكم في جذوع النخل يعني على وقال فسيروا في الارض يعني على وهو من كلام العرب حقيقة لا مجازا وهل يعلمه من عرف حقائق معاني الحروف وانها متواطية في الغالب لا مشتركة وكذلك قوله صلعم اذا قام احدكم الى الصلوة فان الله قبل وجهه فلا يبصقن قبل وجهه فوق العرش وهو قبل وجه المصلي بل هذا الوصف يثبت للمخلوق فان الانسان لو انه يناجي السماء او انه يناجي الشمس والقمر لكانت السماء والشمس والقمر فوقه وكانت ايضا قبل وجهه وقد ضرب النبي صلعم المثل بذلك ولله المثل الاعلى ولكن المقصود بالتمثيل بيان جواز هذا وامكانه لا تشبيه الخالق بالمخلوق فقال النبي صلعم ما منكم من احد الا سيرى ربه مخليا به فقال له ابو رزين العقيلي كيف يا رسول الله وهو واحد ونحن جميع فقال النبي صلعم سانبئك بمثل ذلك

پس کیونکر وہم کریگا مومن تیجے سمجھنے ان باتونکی کہ مخلوق اوسکی نے گھیر لیاہی اوسکو
اور حالانکہ فرمایا اللہ تعالی نے ولأصلبنكم في جذوع النخل اور فرمایا اللہ تعالی نے
فسيروا في الارض ورتبل اوسکی یعنے البتہ سولی دونگا تمکو اوپر شاخون کھجور کے
یعنے سیر کرو تم اوپر زمین کے یہان فے بمعنی علے کے ہین اور یہہ کلام عرب حقیقی
ہے نہ مجازی اور یہہ جانتاہی وہ شخص کہ پہچانتا ہے حقیقت معانی حروف کے
اور یہہ بہی جانتاہی کہ یہہ سب معانی متواطی ہین یعنے صریح مستعمل نہ مشترک اسیطرح
ہے قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اذا قام احدکم من الصلوۃ فان اللہ قبل
وجہہ فلا یبصقن قبل وجہہ الحدیث جسوقت کہ قایم ہووے ایک تمہارا نماز مین تحقیق
اللہ تعالی روبرو منہہ اوسکی کے ہے پس چاہیے کہ نہ تہوکے آگے مونہہ اپنی کے حق ہے
اور پر ظاہر معنے اپنی کے اور وہ سبحانہ تعالی اوپر عرش کے آگی مونہہ مصلے کی ہے
بلکہ یہہ صفت پائی جاتے ہے مخلوق مین بہی کیونکہ اگر انسان باتین کرے آسمان سے
اور یا باتین کرے سورج سے اور چاند سے البتہ وہ ہوگا آسمان اور سورج اور چاند اوپر اوسکے
اور بہی ہوگا آگے مونہہ اوسکی کے اور بیان کی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مثال اوسکی اور واسطے اللہ کی ہین مثالین بلند لیکن مقصود تمثیل سے یہہ ہے
کہ ہونا اوپر اور سامہنے مونہہ کے ممکن ہے اور نہین مقصود تشبیہ خالق کے ساتہہ
مخلوق کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کسی کوئی آدمی مگر دیکہیگا رب
اپنے کو اکیلا اکیلا ہوکر پس کہا ساتہہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ابورزین عقیلی نے کسطرح یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حالانکہ وہ اللہ ایک ہے اور ہم بہت ہین پس فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتاتا ہون ایک مثال اوسکی بیچ مخلوق اللہ تعالی کے

هذا القمر كلكم يراه مخليا به وهو آية من آيات الله تعـ فالله اكبر وكما قال النبي صلعم وقال انكم سترون ربكم كما ترون الشمس والقمر فشبه الرؤية بالرؤية وان لم يكن المرئي مشابها للمرئي فالمؤمنون اذا رأوا ربهم يوم القيمة

يہہ چاندسب تم دیکھتی ہواوسکو اکیلی اکیلے ہوکراوروہ ایک نشانی ہے
نشانی اللہکی سی پس اللہ تعالی اکبر ہے یا جیسا کہ یہہ شک را دیکا ہی
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم دیکھوگے رب اپنی کو جسطرح کہ دیکھتی ہو
سورج اور چاندکو پس تشبیہ دی دیکھنی کو ساتہہ دیکھنی کے اگرچہ دیکھی گے چیز نہین
متشابہ واسطی دیکھی گئے کے یعنی اللہ تعالی کو ساتہہ چاند کے تشبیہ نہین دے
مگر دیکھنی مین تشبیہ دی ہی پس مؤمن جب دیکھینگے رب اپنی کو دن قیامت کے
اور باتین کرینگے اوس سی ہر ایک دیکھی گا اوسکو اوپر اپنی آگے مونہہ اپنی کے
جسطرح دیکھتا ہی چاند اور سورج کو پس نہین منافات ہرگز آیات فوقیت اور آیات
معیت مین جس شخص کو ہی نصیبہ معرفت اللہ تعالی کے کا اور علم راسخ اللہ کا ہوگا
اقرار اوسکا موافق کتاب و رسنت کی بہت پختہ اور معلوم کر تحقیق بعض متاخرین سے
وہ شخص ہے کہ کہتا ہی کہ مذہب سلف کا ان آیات مین اقرار کرنا ان ایات کا ہی
جسطرح کہ آئین ہین معہ اس اعتقاد کے کہ ظاہر معنے ان آیات کی مراد نہین اور
لفظ ظاہرہا غیر مراد کا مجمل ہے کیونکہ قول اوسکا ظاہرہا غیر مراد احتمال رکھتا ہے
کہ مراد ساتہہ ظاہر کے صفات مخلوقات کے اور صفات نوپیدا کی ہے مثلاً مراد
لیجاوی ہونے اللہ کے کی سی آگے مونہہ مصلے کے کہ وہ اللہ ٹہرا ہوا بیچ دیوار کے کہ روبرو
مونہہ مصلی کے ہی اور مراد لیجاوی معیتہ اللہ تعالی سے کہ وہ ہماری دائین بائین ہے
اور اسیطرح کے اور الفاظ پس بلاشک اس حدیث سی یہہ معنی نہین مراد اور
جو شخص کہ کہتا ہے کہ مذہب سلف کا یہہ ہی کہ ان آیات سی یہہ معنی مذکورہ مراد نہین
پس تحقیق صواب کیا اوسنی بیچ معنے کے لیکن خطا کیا بیچ بولنی اس قول کے

وناجوه كل يراه فوقه قبل وجهه كما يرى الشمس والقمر ولا منافاة اصلا ومن كان له نصيب في المعرفة بالله والرسوخ في العلم بالله يكون اقراره بالكتاب والسنة على ما هما عليه اوكد واعلم ان من المتأخرين من يقول مذهب السلف اقرارها على ما جاءت به مع اعتقاد

94

ان ظاهرها غير مراد وهذا اللفظ مجمل فان قوله ظاهرها غير مراد يحتمل انه اريد بالظاهر نعوت المخلوقين وصفات المحدثين مثل ان يراد بكون الله قبل وجه المصلي انه مستقر في الحائط الذي يصلي اليه وان الله معنا ظاهره انه الى جانبنا ونحو ذلك فلا شك ان هذا غير مراد ومن قال ان مذهب السلف ان هذا غير مراد فقد اصاب في المعنى لكن اخطأ في اطلاق القول

کہ ظاہر آیات اور احادیث کا یہہ ہی کیونکہ یہہ معنی محال ظاہر معنے اس حدیث کے
نہین ہے جیسا کہ بیان کیا ہمنے بیچ کئی مکانون کے یا اللہ مگر یہہ معنی ممتنع
ظاہر ہوگئی ہین بعض آدمیونکو پس ہوا قایل اوسکا صواب پر اس اعتبار سے
اور معذور ہی بیچ بولنی کے کیونکہ ظہور اور خفا مختلف ہی ساتہہ اختلاف احوال
آدمیونکی اور وہ ظہور اور خفا امور نسبیہ سی ہے مگر بہتر یہہ ہے کہ بیان کیا
جاوی آگے اوس شخص کے کہ جو کہتا ہے کہ یہی معنی ظاہر آیات کے ہین کہا جاوی
اوسکو کہ یہہ معنی ظاہر نہین ہین تا کہ حق ادا کیا جاوی کلام اللہ اور کلام رسول اوسکی کا
لفظاً او معنیً اگر ناقل سلف نے مراد رکہی ہے ساتہہ قول ظاہر ہا غیر مراد کے یہہ کہ ظاہر
معنے ان آیات او احادیث کے جو لایق ہین واسطی بزرگی اور عظمت اللہ تعالی کے
اور نہین مشابہ ساتہہ صفت مخلوقات کے بلکہ وہ معنی واجب ہین واسطی اللہ تعالے
کے یا جایز ہین واسطی اللہ تعالے کے جواز ذہنی یا جواز خارجی اور کہتا ہی کہ یہہ
معنے نہین مراد پس تحقیق خطا کیا اوسنی نقل کرنے سلف سی یا دیدہ دانستہ جہوٹ
بولا اوسنی اوپر سلف کے پس نہین ممکن ہے کسیکو کہ نقل کری کسی سلف سے ایسا لفظ کہ
دلالت کری نصاً یا ظاہراً اس بات پر کہ اعتقاد سلف کا یہی تہا کہ اللہ تعالی نہین ہے
اوپر عرش کے اور نہ یہہ بات کہ نہین ہے واسطی اللہ تعالی کے سننا اور دیکہنا
اور ہاتہہ حقیقتہً تحقیق دیکہی ہمنے یہہ معنی کہ سمجہہ بیٹہی ہین بعض لوگ حکایت
کرتے ہین سلف سی اور کہتی ہین کہ طریقہ اہل تاویل کا بعینہ طریقہ اہل سلف کا ہے
یعنے دونون فرقون کا اتفاق ہے کہ یہہ آیات اور احادیث نہین دلالت کرتے
ہین اوپر صفات اللہ تعالے کے لیکن سلف ساکت ہوتی ہین تاویل سے اور تسلیم کر

ظاہر الآیات والاحادیث فان ہذا المعنی المحال لیس ہو الظاہر علی ما قد بیّنّا فی غیر ہذا الموضع اللہم الا ان یکون ہذا المعنی الممتنع صار یظہر لبعض الناس فیکون القائل لذلک مصیبا بہذا الاعتبار معذورا فی ہذا الاطلاق فان الظہور والبطون قد یختلف باختلاف احوال الناس وہو من الامور النسبیۃ وکان احسن من ہذا ان یبین لمن اعتقد ان ہذا ہو الظاہر ان ہذا لیس ہو الظاہر حتی یکون قد اعطی کلام اللہ وکلام رسولہ حقہ لفظا ومعنی وان کان

95

الناقل عن السلف اراد بقولہ الظاہر غیر مراد عندہم ان المعانی التی تظہر من ہذہ الآیات والاحادیث مما یلیق بجلال اللہ وعظمتہ ولا یختص بصفۃ المخلوقین بل ہی واجبۃ للہ او جائزۃ علیہ جوازا ذہنیا او جوازا خارجیا غیر مراد فہذا قد اخطأ فیما نقلہ عن السلف او تعمد الکذب فما یمکن احد قط ان ینقل عن واحد من السلف ما یدل لا نصا ولا ظاہرا انہم کانوا یعتقدون ان اللہ لیس فوق العرش ولا ان اللہ لیس لہ سمع وبصر ویدٌ حقیقۃ وقد رایت

ہذا المعنی ینتحلہ بعض من یحکیہ عن السلف ویقول ان طریقۃ اہل التاویل ہی فی الحقیقۃ طریقۃ السلف بمعنی ان الفریقین اتفقوا علی ان ہذہ الآیات والاحادیث لم تدل علی صفات اللہ

دیکھی مصلحت تاویل مین واسطی حاجت کے اور کہتا ہے وہ شخص کہ فرق یہہ ہے
کہ یہہ متاخرین اہل تاویل مراد لیتی ہین ساتھہ تاویل کے اور وہ سلف نہین مراد لیتے
کیونکہ جایز ہے کہ مراد اسکی غیر اس تاویل کے ہو اور یہہ قول علی الاطلاق کذب
صریح ہے اوپر سلف کی ابیچ بیچ صفات کے پس یقیناً کذب صریح ہی مثل اس قول
کے اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے یعنی اس قول مین سلف ہرگز تاویل نہین کرتے یہ شخص
اونپر کذب صریح کہتا ہے جو شخص کہ تامل کری کلام سلف مین کہ منقول ہے اونسے
اور اس فتوی مین دسوان حصہ بہی منقول نہین ہے پس جان لیگا بضرور کہ
سلف نے تصریح کی ہے اس بات کی کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے حقیقۃً اور
اونہون نے نہین اعتقاد کیا خلاف اوسکی ہرگز اور بہت سلف نے تصریح کی ہے
بیچ اکثر صفات کے مثل اوسکی اور پہر کہا ہے سلف نے پیچہے تمام بحث کے اور
پیچہے مطالعہ کلام کے حتی الوسع اپنی کے واللہ اعلم اور نہین دیکھی مینے ہرگز کلام
ایکسے سلف ہی کہ دلالت کری نصاً یا ظاہراً یا قرینۃً اوپر نفی حقیقت صفات
خبریہ کے بلکہ جو کچھہ دیکھا مینے اکثر کلام اونکی سے دلالت کرتے ہے نصاً یا ظاہراً
اوپر ثبوت جنس صفات کے اور دیکھا مینے کہ ثابت کرتے ہین جنس صفات کو
اور نفی کرتے ہین تشبیہ کو اور انکار کرتے ہین مشبہہ پر کہ تشبیہ دیتی ہین اللہ تعالی
کو ساتھہ خلق اوسکی کے اور انکار کرتے ہین سلف اوپر اوس شخص کے کہ نفی
کرے اوسنے صفات کی مثل قول نعیم بن حماد خزاعی کے کہ شیخ بخاری کا ہی جو شخص
کہ تشبیہ دی اللہ تعالی کو ساتھہ خلق اوسکی پس تحقیق وہ کافر ہوا اور جو شخص انکار کرے
اوس صفات کا کہ وصف کیا اللہ تعالی نے ساتھہ اوسکی ذات اپنی کو پس تحقیق

على السلف اما في كثير من الصفات فقطعا مثل ان الله تعالى فوق العرش فان من تأمل كلام السلف المنقول عنهم لم يجد منها عشر عشير ... ان القوم كانوا مصرحين بان الله فوق العرش حقيقة وانهم ما اعتقدوا خلافه قط وكثير منهم قد صرح في كثير من الصفات بمثل ذلك والله يعلم اني بعد البحث التام ومطالعة ما امكن من كلام السلف ما رأيت كلام احد منهم يدل لا نصا ولا ظاهرا ولا بالقرائن على نفي الصفات الخبرية في نفس الامر بل الذي رأيته ان كثيرا من كلامهم يدل اما نصا واما ظاهرا على تقرير جنس هذه الصفات ولا انقل عن كل واحد منهم اثبات كل صفة بل الذي رأيته انهم يثبتون جنسها في الجملة وما رأيت احدا منهم نفاها وانما ينفون التشبيه وينكرون على المشبهة الذين يشبهون الله بخلقه مع انكارهم على من ينفي الصفات ايضا كقول نعيم بن حماد الخزاعي شيخ البخاري من شبه الله بخلقه فقد كفر ومن جحد ما وصف الله به نفسه فقد

ما وصف الله به نفسه و[لا] ما وصفه به رسوله تشبيها وكانوا اذا رأوا الرجل قد اغرق في نفي التشبيه من غير اثبات الصفات قالوا هذا جهمي معطل وهذا كثير في كلامهم فان الجهمية والمعتزلة الى اليوم يسمون من اثبت شيئا من الصفات مشبها كذبا منهم وافتراء حتى ان منهم من غلا ورمى الانبياء صلوات الله عليهم بذلك حتى قال ثمامة بن الاشرس من رؤساء الجهمية ثلاثة من الانبياء مشبهة موسى حيث قال ان هي الا فتنتك وعيسى حيث قال تعلم ما في نفسي ولا اعلم ما في نفسك ومحمد صلعم حيث قال ينزل ربنا وحتى جعل المعتزلة يعني عامة الائمة مثل مالك واصحابه والثوري واصحابه والاوزاعي واصحابه والشافعي واصحابه واحمد واصحابه واسحاق بن راهويه وابي عبيد وغيرهم في قسم المشبهة وقد صنف ابو اسحق ابرهيم بن عثمان بن درباس الشافعي جزءا سماه تنزيه ائمة الشريعة عن الالقاب الشنيعة وذكر فيه كلام السلف وغيرهم في معاني هذه الالقاب وذكر ان اهل البدع كل صنف منهم يلقب

وہ کافر ہی اور نہین تشبیہ اوسمین کہ وصف کیا اللہ تعالے نے ساتھہ اوسکی ذات اپنی کو اور وصف کے ساتھہ اوسکی رسول اوسکی نے اور جبس شخص کو دیکھتی تہے سلف کہ مبالغہ کرتا ہے نفی تشبیہ مین بغیر اثبات صفات کے کہتی تہے کہ یہہ جہمی معطل ہے اور یہہ لفظ بہت ہی بیچ کلام اونکے کے کیونکہ جہمی اور معتزلہ ان دونومین مثبت صفات کو مشبہ کہتے تہے جہوٹ اور افترا سی یہانتک کہ بعض اونکی ایسی غلو کرنے والی تہے کہ بعض انبیاؤن کو بہی مشبہ ہونے کی تہمت دیتی تہے جیسا کہ کہا ہے ثمامہ بن اشرس نے کہ سردار جہمیہ کا ہی کہتا ہی کہ تین انبیا انبیاؤن سے مشبہ ہوئی ہین انمین سے ایک موسی علیہ السلام کہا اونہی اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ یعنی نہین ہے یہہ مگر فتنہ تیرا ہے یا اللہ دوسرا عیسی علیہ السلام کہ کہا اوسنی تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ جانتا ہی تو وہ شی دل میری مین ہے اور نہین جانتا مین وہ شی کہ دل تیری مین ہے تیسری محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہا اوسنی کہ اوترتا ہے رب ہمارا یہانتک کہ ایک بڑی معتزلہ نے داخل کیا ہی کل ائمہ کو قسم مشبہ مثل امام مالک اور اصحاب اوسکی کے اور ثوری اور اصحاب اوسکی اوزاعی اور اصحاب اوسکی اور امام شافعی اور اصحاب اوسکی اور امام احمد اور اصحاب اوسکی اور اسحاق بن راہویہ اور ابی عبیدہ وغیرہم کو اور تصنیف کی ابو اسحاق ابراہیم بن عثمان بن درباس شافعی نے ایک کتاب نام رکہا اوسکا تنزیہ ائمۃ الشریعہ عن الالقاب الشنیعہ یعنی پاک کرنا ائمہ شریعت القاب بری سے اور ذکر کی بیچ اوسکی کلام سلف کے اور غیر اونکے کے بیچ معانی اس القاب مشبہ کے اور ذکر کیا ہے کہ اہل بدعت سے ہر جماعت نے لقب

97

اہل سنت کو ساتھہ القاب جھوٹونکی اور گمان کیا رائی فاسد اپنی مین کہ یہہ لقب صحیح ہین جسطرح کہ مشرکین لقب دیتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھہ القاب جھوٹونکی پس رافضی نام رکھتی ہین اہل سنت کا ناصبی اور قدریہ نام رکھتی ہین اہل سُنت کا مجبرہ اور مرجیہ نام رکھتی ہین اہل سُنت کا شکاک اور جہمی نام رکھتی ہین مُشبّہ اور اہل کلام نام رکھتی ہین حشویہ اور خارجی نام رکھتی ہین غُثا اور غُثر یعنے بیقدر اور کمینہ اور بہی مثل اوسکی جیسا کہ قریش نے نام رکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کبہی مجنون اور کبہی شاعر اور کبہی کاہن کبہی مفتری کہا اہل سنت نے کہ یہہ علامت درستی صحیح کے اور کمال متابعت کے ہی اور کہتی مین اہل سُنت کہ سُنت وہی ہی کہ تہے اوپر اوسکی نبی صلے اللہ علیہ وسلم از روئی اعتقاد اور از روئی چلنی اور قول عمل کے پس جسطرح کہ منکرین نام رکھتی تہے اونکا ساتھہ ناموں بری جھوٹونکے اور بسبب عقیدہ فاسدہ اپنی کے اُن القابون کو سچا جانتی تہے اوسیطرح حال تابعدارون انبیاؤنکا ہی کہ بہت قریب اوسکی ہین زندگے اور موت مین از ظاہر اور باطن مین اور جو لوگ کہ موافق ہی باطن اونکا اور عاجز ہین قایم کرنے ظاہر سی اور وہ لوگ کہ موافق ہی ظاہر اونکا اور عاجز ہین تحقیق باطن کے سے اور وہ لوگ کہ موافق ہین ظاہر اور باطن مین سچے الوسع ضرور ہے واسطی مونہہ پھیرنے والون کے سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ بات کہ ناقص جانین ان لوگونکو اور برا جانین اونکو اور نام رکھین اونکی جھوٹی نامونسی مثل قول رافضی کے جو شخص کہ نہ برا کہی ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو کہتا ہی کہ دشمن ہے علی کا کیونکہ دوستی نہین ہوتی ہے علی سے مگر ساتھہ بیزاری ابو بکر اور عمر کے پھر نام رکھتی

من احب ابابکر وعلیا رضی الله عنهما
ناصبیا بناء علی هذه القاعدة الباطلة التی اعتقدها صحیحة
او عاند فیها وهو الغالب و
کقول القدری من اعتقد ان الله تعالی اراد الکائنات وخلق افعال
العباد فقد سلب الاختیار من
العباد والقدرة وجعلهم
مجبورین کالجمادات التی لا ارادة
لها ولا قدرة وکقول الجهمی من
قال ان الله تعالی فوق العرش فقد
زعم انه محصور وانه جسم مرکب
محدود وانه مشابه للخلقه
وکقول الجهمیة من قال ان لله تعالی
علما وقدرة فقد زعم انه جسم

99

وهو مشبه لان هذه الصفات
اعراض والعرض لا یقوم الا
بجوهر متحیز وکل متحیز جسم
او جوهر فرد ومن قال ذلک
فهو مشبه لان الاجسام
متماثلة ومن حکی عن الناس
المقالات وسماهم بهذه
الاسماء المکذوبة بناء علی
عقیدتهم التی هم مخالفون لها
فهو وربه والله له بالمرصاد ولا یحیق المکر السیئ الا باهله وجماع القول ان الاقسام
الممکنة فی آیات الصفات واحادیثها ستة اقسام کل قسم علیه
طائفة من اهل القبلة قسمان یقولون تجری علی ظواهرها

اوس شخص کا کہ دوست رکھتا ہی ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو
ناصبی واسطی بنا کرنے اوپر اوسی قاعدہ باطل اپنی کے کہ اعتقاد کرتا ہی اوسکو
صحیح یا متعصب معاند ہی اوس قاعدہ مین اور غالب یہی ہے کہ متعصب معاند ہی ہوتا ہے
اور مثل قول قدریہ کے جو اعتقاد کری کہ اللہ تعالی ارادہ کرنے والا ہی اور پیدا کرنے
والا ہے کاروبار بندونکی کہتا ہی وہ قدریہ اس اعتقاد کرنے والیکو کہ دور کردیا اوسنی
اختیار اور قدرت بندونکا اور کردیا بندونکو مجبور مثل پتھرونکی بے ارادہ اور بیقدرت
اور مثل قول جہمی کے بیچ حق اوس شخص کے کہ کہتا ہی اللہ تعالی اوپر عرش کے ہی کہتا ہے
جہمی کہ اوسنی محصور کردیا اللہ تعالی کو اور مقرر کردیا اللہ تعالی کو جسم مرکب محدود اور
کردیا اوسکو مشابہ خلق کے اور مثل قول جہمی کے بیچ حق اوس شخص کے کہ کہتا ہی تحقیق
واسطے اللہ تعالی کے علم ہے اور قدرت ہی کہتا ہی جہمیہ کہ مقرر کیا اوس شخص نے
اللہ تعالی کو جسم اور یہہ مشبہ ہی کیونکہ یہہ صفات اعراض کے ہین اور اعراض نہین
قایم ہوتی مگر ساتھہ جوہر کے کہ محتاج مکان کا ہے وہ جسم ہے یا جوہر فرد ہی اور
جو کہی یہہ وہ مشبہ ہی کیونکہ اجسام باہم متماثل ہین یعنے جو حکم ایک کا ہی وہی حکم
دوسریکا ہے اور جو شخص حکایت کری اقوال اونہونکی اور نام رکہے اونکو ایسے
نام جہوٹہ واسطی بنا کرنے عقیدہ باطلہ اپنی کے کہ مخالف ہین وہ لوگ عقیدہ اوسکی
سے پس قسم ہے رب اوسکی کی کہ اللہ تعالی مقابل اوسکی گہات مین ہی اور نہین
پوچہنا مگر برائی کا مگو برائی والی کو حاصل کلام کا یہہ ہی کہ اقسام ممکنہ آیات صفات
مین اور احادیث صفات مین چہہ قسم ہین ہر قسم پر ایک جماعت ہی اہل قبلہ سے
دو قسم کہتی ہین کہ جاری کرین ہم ان آیات اور احادیث کو اوپر ظاہر اونکی

اور دو قسم کہتے ہین کہ یہہ کل آیات اور احادیث خلاف ظاہر کے ہین
اور دو قسم خاموش ہین اسپر دیے پہلے یعنی جو جاری کرنے والی ہین ظاہر پر وہ بہی
دو قسم ہین ایک تو وہ ہی کہ جاری کرتاہی آیات کو اوپر ظاہر اونکی کے اور ٹہراتا
ہے ظاہر اونکی کو جنس صفات مخلوقات کے سی اور یہہ لوگ مشبہ ہین اور مذہب
اونکا باطل ہے انکار کیا انپہ سلف نے اور اہل حق طرف اونکی متوجہ ہوئی واسطی رد
کرنیکے اور دوسرا قسم ان دونو مین وہ ہی کہ جاری کرتاہی اون آیات کو اوپر ظاہر
اونکی کے جیسا کہ لایق ہے ساتہہ بزرگی اللہ تعالی کے جسطرح کہ جاری کرتاہی اسم علیم
اور قدیر اور رب اور اللہ اور موجود اور ذات کا اور سوا اوسکی اوپر ظاہر اونکی
کے کہ لایق ہے ساتہہ جلال اللہ تعالی کے کیونکہ ظاہر ان صفات کی بیچ حق مخلوق کے
یا جوہر ہین نو پیدا یا عرض ہین قایم ساتہہ اوس جوہر کے پس علم اور قدرت اور کلام اور
مشیت اور رحمت اور رضا اور غضب اور مثل انکی بیچ حق بندونکی اعراض
ہین اور مونہہ اور ہاتہہ اور آنکہہ بیچ حق اوس بندہ کے اجسام ہین اور جب
ہوا اللہ تعالے موصوف نزدیک اکثر اہل اثبات کے ساتہہ علم اور قدرت کے
اور کلام اور مشیت کے اور اگر یہہ ہر ایک عرض نہین کیسی عرض کہ جایز ہوا اوپر
اونکی وہ چیز کہ جایز ہے اوپر صفت مخلوقات کے پس جایز ہے یہہ کہ ہو مونہہ
اللہ کا اور دونو ہاتہہ اللہ کے صفتین نہ اجسام کہ جایز ہے اوپر اونکی وہ چیز کہ جایز
ہے اوپر صفات مخلوقات کے یعنی اگر علم اور قدرت
وغیرہ کو اعراض نہین جانتی پس ید اور وجہ وغیرہ کو بہی اجسام نہ سمجہنا چاہئے
یہہ وہ مذہب ہے کہ حکایت کیا اوسکو خطابی نے اور غیر اوسکی نے سلف سی اور

وقسم يقولون هي خلاف ظواهرها وقسم يسكتون اما هؤلاء فيقولون فقسمان احدهما من يجريها على ظاهرها ويجعل ظاهرها من جنس صفات المخلوقين فهؤلاء المشبهة ومذهبهم باطل انكره السلف واليه توجه الرد بالحق والثاني من يجريها على ظاهرها اللائق بجلال الله كما يجري ظاهر اسم العليم والقدير والرب والاله والموجود والذات ونحو ذلك على ظاهرها اللائق بجلال الله فان ظواهر هذه الصفات في

100

حق المخلوق اما جوهر محدث واما عرض قائم به فالعلم والقدرة والكلام والمشيئة والرحمة والرضى والغضب ونحو ذلك في حق العبد اعراض والوجه واليد والعين في حقه اجسام فاذا كان الله موصوفا عند عامة اهل الاثبات بان له علما وقدرة وكلاما ومشيئة وان لم يكن ذلك عرضا يجوز عليه ما يجوز على صفات المخلوقين جاز ان يكون وجه الله ويداه صفات ليست اجساما يجوز عليها ما يجوز على صفات المخلوقين وهذا هو المذهب الذي حكاه الخطابي وغيره عن السلف

اوسپر دلالت کرتے ہی کلام جمہور سلف کی اور کلام باقی اماموں کی بہی مخالف نہیں ہے اونکی اور یہہ امر واضح ہے کیونکہ صفات مثل ذات کی ہوتے ہیں پس جب ذات اللہ کی ثابت ہی حقیقتہً بغیر اوسبات کی کہ ہو جنس ذوات مخلوقات سے پس اسیطرح صفات اللہ کے ثابت ہین حقیقتہً بغیر اسبات کے کہ ہون جنس صفات مخلوقات کی سی پس جو شخص کہے کہ نہیں سمجہتا ہون مین علم اور ید کو مگر جنس اوس علم اور ید سی کہ مقرر اور مشہور ہین کہا جاوی واسطی اوسکی کسطرح سمجہتا ہی تو ذات کو بغیر جنس مخلوقات کی ہی اور معلوم ہی یہہ بات کہ صفات ہر موصوف کی مناسب ذات اوسکی کو اور مناسب ہے حقیقت اوسکی کو پس جو شخص سمجہی صفات رب کے کہ لیس کمثلہ شئی ہی مگر اوسیطرح کہ مشابہ مخلوق کے پس گمراہ ہوا عقل اپنی مین اور دین اپنے مین کیا اچہا کہا ہے بعضون نے جسوقت کہی تجکو جہمی کہ استوی کسطرح ہی اور کسطرح اوترتا ہی رب آسمان دنیا مین اور کسطرح مین دونو ہاتہہ اوسکی یا مثل اوسکی پس کہہ تو اوسکو کہ کسطرح وہ ذات اپنی مین جب کہی جہمی اوسکی جواب مین کہ نہین جانتا کوئی اوس مگر وہی اور کنہ باریتعالی کے غیر معلوم ہی واسطی بشر کے پس کہہ تو اوسکو کہ علم کیفیت صفات کا مستلزم ہی علم کیفیت موصوف کو پس کسطرح ممکن ہے کہ معلوم ہو کیفیت صفت اوس چیز کے کہ خود کیفیت اوسکی معلوم نہیں بلا شک علم ذات و صفات ازروئی حکمت کے اوسی وجہ سی ہوتا ہی کہ لایق ہے اوس ذات کو بلکہ یہہ دیکہ مخلوقات بہشت کی کہ ثابت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا ابن عباس نے نہین کوئی چیز دنیا مین مگر ہمنام ہی اشیاء آخرت سی اور خبر دی اللہ تعالی نے کہ نہین جانتا کوئی آدمی اوس شئی کو کہ پوشیدہ رکہی ہے اللہ نی واسطی اوسکی ٹہنڈک آنکہون سی

علیہ یدل کلام جمہورہم وکلام الباقین وان خالفہ وہو امر واضح فان الصفات کالذات فکما ان ذات اللہ تعالی ثابتۃ حقیقۃ من غیران یکون من جنس المخلوقات فصفاتہ ثابتۃ حقیقۃ من غیران یکون من جنس صفات المخلوقات فمن قال لا اعقل علما ویدا الا من جنس العلم والید المعہودین قیل لہ فکیف تعقل ذاتا من غیر جنس ذوات المخلوقین ومن المعلوم ان صفات کل موصوف تناسب ذاتہ وتلائم حقیقتہ فمن لم یفہم من صفات الرب الذی لیس کمثلہ شئی الا ما یناسب المخلوق فقد ضل فی عقلہ ودینہ وما احسن قال بعضہم اذا قال لک الجہمی کیف استوی او کیف ینزل الی سماء الدنیا وکیف یداہ ونحو ذلک فقل کیف ہو فی نفسہ فاذا قال لک لا یعلم ما ہو الا ہو وکنہ الباری تعالی غیر معلوم للبشر فقل لہ فالعلم بکیفیۃ الصفۃ مستلزم العلم بکیفیۃ الموصوف فکیف یمکن ان تعلم کیفیۃ صفۃ لموصوف لم تعلم کیفیتہ وانما تعلم الذات والصفات من حیث الجملۃ علی الوجہ الذی ینبغی لہ بل ہذہ المخلوقات فی الجنۃ قد ثبت عن ابن عباس رضی انہ قال لیس فی الدنیا مما فی الآخرۃ الا الاسماء وقد اخبر اللہ تعالی انہ لا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین

وقد اخبر النبي صلعم انه في الجنة ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر فاذا كان نعيم الجنة وهو خلق من خلق الله كذلك فما الظن بالخالق سبحانه وهذه الروح التي في بني آدم

یعنی انعام جنت سی اور خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتون مین وہ شے
ہی کہ نہ آنکھون نے دیکھا اور نہ کانون نے سُنا اور نہ گذری اوپر دل کسی آدمی کے جب نعمت
بہشتون کی کہ ایک مخلوق ہی مخلوق اللہ تعالیٰ کی سے اسطرح ہو پس کیا خیال ہے تیرا
ساتہہ خالق سبحانہ تعالیٰ کے اور یہہ دیکھ روح کہ بیچ آدم کے ہی جانتا ہی عاقل کسطرح
بیقرار ہین آدمی بیچ سمجھنے حقیقت اوس روح کے اور خاموش ہوئی ہی نص بیان
کیفیت اوسکی سے آیا نہین عبرت پکڑتا عاقل ساتہہ ان باتونکی کلام کرنے سی بیچ
کیفیت اللہ تعالیٰ کے باوجود کہ ہم یقین رکہتی ہین کہ روح بدن مین ہی اور نکلتا ہے
اوس سے اور چڑہتی ہے وہ روح طرف آسمان کے اور کہنچی جاتی ہے اوس بدن سے
وقت نزع کے جسطرح صریح ہی احادیث صحیح مین نہین غلو کرتے ہین ہم مجرد کہنے
اوسکی مین مثل غلو متفلسفہ کے اور جو موافق اونکی ہین کیونکہ وہ نفی کرتے ہین اوس سے
چڑہنے کو اور اوترنے کو اور اتصال ساتہہ بدن کے اور انفصال اوس بدن سے اور اسیطرح
خبط کرتے ہین اوسمین کیونکہ اعتقاد کیا اونہون نے روح کو کہ غیر جنس بدن و صفات
بدن کی ہے پس غیر جنس ہونا اوسکا واسطی بدن کی نفی نہین کرتا اثبات کو کہ ہووین
یہہ صفات ثابت واسطی روح کے جیساکہ لایق ہے واسطی اوس روح کے پس بہتر یہہ
ہے کہ تفسیر کرین کلام ان متفلسفین کہ موافق نصوص کے پس اس صورت مین خطا ہونے
مین ہوگی اور کہان ملتا ہی اونکو یہہ درجہ آیہہ دو قسم وہ کہ نفی کرتے ہین ظاہر ان
آیات کے یعنی وہ لوگ کہتی ہین نہین واسطہ ان آیات کے باطن مین کوئی معنے
کہ وہ صفت ہون اللہ تعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ کی ثبوتی کوئی صفت نہین بلکہ صفات اوسکی یا سلبی
ہین یا اضافی یا مرکب ہین ان دونوسی اور ثابت کرتے ہین بعض صفات کو کہ وہ صفات

١٠٢

فان علم العاقل اضطراب الناس فيها وامساك النصوص عن بيان كيفيتها افلا يعتبر العاقل بها عن الكلام في كيفية الله مع انا نقطع بان الروح في البدن وانها تخرج منه وتعرج الى السماء وانها تسل منه وقت النزع كما نطقت بذلك النصوص الصحيحة لا نغلو في تجريدها غلو المتفلسفة ومن وافقهم حيث نفوا عنها الصعود والنزول والاتصال بالبدن والانفصال عنه وتخبطوا فيها حيث ظنوها من جنس البدن وصفاته فعدم مماثلتها للبدن لا ينفي ان تكون هذه الصفات ثابتة لها بحسبها الا ان يفسروا كلامهم بما يوافق النصوص فيكونون قد اخطأوا في اللفظ وانى لهم بذلك واما القسم الثاني اعني الذين يقولون ليس لها في الباطن مدلول هو صفة الله قط وان الله لا صفة له ثبوتية بل صفاته اما سلبية واما اضافية واما مركبة منهما ويثبتون بعض الصفات وهي الصفات

سبعیہ یا ثمانیہ یا خمسۃ عشریہ یعنی سات یا آٹھ یا پندرہ ان مین اور ثابت کرتے ہین احوال کو نہ صفات کو اور اوپر اسکے جو تحقیق معلوم کیا جاتا ہے مذاہب متکلمین کے سی پس یہہ بہی دو قسم ہین ایک قسم تاویل کرتے ہین آیات کے اور مقرر کرتے ہین مراد کو مثل قول انکے کہ استوی بمعنی استولا بمعنے غالب اور استوی بمعنے علو مکانیہ اور بمعنے قصد اور بمعنے ظہور نور اوسکی کا واسطے عرش کے یا بمعنے انتہا خلق کا طرف اوسکی اور غیر اوسکی معلے متکلمین سے اور دوسری قسم یہی کہتے ہین کہ اللہ جانتا ہے ارادہ اپنی کو ان آیات مین لیکن اسقدر جانتی ہین ہم کہ نہین ارادہ کیا اللہ تعالی نے ان آیات سی اثبات ایسی صفت کا کہ خارج ہی علم ہماری سے آپہر دو قسم کہ سکوت اور توقف کرنے والی ہین ایک قسم انہین سی کہتا ہی جایز ہے کہ ہووے مراد ان آیات سی ظاہر معنی اونکی کہ لایق ہون ساتھ اللہ کے اور جایز یہہ ہی کہ نہو مراد صفت اسکے اور اسیطرح کے اور یہہ طریقہ ہی اکثر فقہا وغیرہ کا اور دوسرا قسم یہہ ہی کہ بالکل خاموش رہتی ہین ان سب سی اور نہین پڑہتے اوپر تلاوت قرآن کے اور اوپر تلاوت حدیث کی یعنی اونکی قسمت مین صرف تلاوت کرتے ہین قرآن کو بے سمجھنے کے اور روکتے ہین دل کو اور زبان اپنی کو سب باتون سی پس یہہ چہہ قسم ہوئی نہین ممکن کہ نکلے آدمی انہین سے اور صواب اکثر آیات اور احادیث مین یقین کرنا ہی ساتھ طریقہ دوسری کے مثل آیات اور احادیث کے کہ دلالت کرتے ہین اوپر اس بات کے اسپر لیکے تھا اوپر عرش کے ہی دو معلوم کیا جاتا ہی طریقہ صواب کا اس آیت مین ساتھ دلالت قرآن اور حدیث اور اجماع امت کے ایسی دلالت کہ نہین احتمال رکہتی نقیض کے اور بعض دلایل مین ظن غالب ہوتا ہی اوپر احتمال کے اور تردد کے اور مؤمن ان دلایل مین

بعضها قد يغلب على الظن ذلك مع احتمال وتردد والمؤمن في ذلك

موافق اوسکی معاملہ کرتا ہے کہ دیا گیا ہے اوسکو علم اور ایمان اور جس شخص کو کہ نہیں بخشا اللہ تعالی نے نور پس نہیں ہے حاصل اوسکو کچھہ روشنی پس جس شخص پر یہہ باتین وغیرہ مشتبہ رہین پس دعا مانگی واسطی اپنی ساتھہ اوس دعا کے کہ روایت کیا اوسکو مسلم نے بیچ صحیح اپنی کے عائشہ رضی اللہ عنہا سی فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب اوٹھتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کو واسطی پڑھنی نماز کے کہتے اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ یعنے ای اللہ رب جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پیدا کرنے والے آسمانون اور زمین کے جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا تو فیصلہ کریگا درمیان بندون اپنی کے جس بات مین اختلاف کرتے ہین ہدایت کر مجکو طرف حق کے کہ اختلاف کیا گیا ہے اوسمین ساتھہ اذن تیری کے تحقیق تو ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہے طرف سیدہی راستہ کے اور بیچ ایک روایت کے ابوداود سی یہہ ہے کہ حضرت تکبیر کہتے نماز اپنی مین یعنی تکبیر تحریمہ پہر پڑہتے یہہ دعا پس جسوقت کہ محتاج ہووے بندہ طرف اوس اللہ تعالی کے اور دعا مانگے اوس سے اور ہمیشہ رکہی نظر بیچ کلام اللہ اور کلام رسول اللہ کے اور کلام صحابہ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین کے کہل جاتا ہی اوسکو راستہ ہدایت کا پہر جسوقت معلوم کرایا جاوی اسکو انجام کار اور نہایت قدم ان متفلسفہ متکلمین کا اس باب مین اور معلوم کرایا جاوی اوس چیز کو کہ سمجھتے ہین اوسکو بیچ زعم اپنے کے برہان قاطع اور فی الحقیقت وہ شبہ ہو اور میرا

عسب ما يوتاه من العلم والايمان ومن لم يجعل الله له نورا فما له من نور ومن اشتبه عليه ذلك او غيره فليدع بما رواه مسلم في صحيحه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلعم اذا قام من الليل يصلي قال اللهم رب جبرئيل وميكائيل واسرافيل فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة انت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون اهدني لما اختلف فيه من الحق باذنك انك تهدي من تشاء الى صراط مستقيم وفي رواية ابو داود انه كان يكبر في صلاته ثم يقول ذلك فاذا افتقر العبد الى الله ودعاه وادمن النظر في كلام الله وكلام رسوله وكلام الصحابة والتابعين وائمة المسلمين انفتح له طريق الهدى ثم ان كان قد خبر نهايات اقدام المتفلسفة والمتكلمين في هذا الباب وعرف غالب ما يزعمونه برهانا وهو شبهة ورأى

سوہی کہ تحقیق بہت دلایل کہ اعتماد اونکا اوپر اونکی ہے وہ سب بالکل بے تحقیق ہین
یا شبہات ہین مرکب قیلین فاسدسی یا قضیہ کلیہ ہی کہ نہین صحیح کلیت اوسکی یا دعوی اجماع
ہی کہ محض بے حقیقت ہی یا پنجہ مارنا اوپر کسی مذہب کے ہی یا دلیل پکڑنے ساتھہ الفاظ
مشترک کے ہی پہر یہہ سب باتین مرکب ساتہہ اکثر الفاظ طویل اور غریب کے فریب مین
ڈالے گئے اوس شخص کو کہ نہین جانتا اصطلاحات اونکی جیسا کہ فریب مین ڈالتا ہی
سراب پیاسہ کو پہر زیادہ ہووی گا از روی ایمان اور علم کے ساتھہ اوس چیز کے کہ آیا
کتاب و سنت مین کیونکہ حسن ہر چیز کا ظاہر ہوتا ہی ساتھہ دیکہنی ضد اوسکی کے
اور جو شخص باطل کا بہت عالم ہوگا تو حق پر پختہ اور سخت ہوگا اور خوب معلوم کریگا
قدر اور تعظیم اوس حق کے آپہر متوسط متکلمین سے خوف کیا جاتا ہی اوپر اونکے اسقدر کہ
نہین خوف کیا جاتا ہی اوپر اوس شخص کے کہ نہین داخل ہے بیچ اون متکلمین کے اور نہین
خوف اوس شخص پر کہ پہونچا ہی نہایت اوسکی کو کیونکہ وہ شخص کہ نہین داخل ہوا ہی امنین
وہ عافیت مین ہے اور جو شخص کہ نہایت کو پہونچا ہے پس معلوم کیا اوسنی غایت
اور نتیجہ اونکا پس نہین باقی رہا خوف اوسکو کسی اور شی سی پس جب ظاہر ہوگا واسطی اوسکی
حق اور حالانکہ پیاسہ ہی اوسکا تو قبول کریگا اوسکو آپہر متوسط پس وہم مین پڑتا ہی بسبب اون
باتون خوفناک کے کہ پکڑی ہین اوسنی از روی تقلید اور تحقیق کہا بعض آدمیون نے اکثر فساد دنیا مین
آدہا متکلمین سے ہی اور آدہا فقیہون سی اور آدہا طبیبون سے اور آدہا نجومیون سے ہی متکلمین فساد کرتے
ہین دین مین اور فقیہہ فساد ڈالتی ہین شہرون مین اور طبیب فساد ڈالتی ہین جسمون مین اور نجومی
فساد ڈالتی ہین زمانون مین اور جو شخص کہ جانی اس بات کو کہ متکلمین اور متفلسفہ اور غیر
اونکی اکثر اقوال اپنی مین مختلف ہین جان لیگا ذکی عاقل کہ نہین ہی وہ عبرت پر اور قول

ان غالب ما يعتمدونه من الادلة يؤل الى دعاوى لا حقيقة لها او شبه مركبة ... او قضية كلية لا تصح كليتها او دعوى اجماع لا حقيقة له او التمسك في المذهب والدليل بالالفاظ المشتركة ثم ان ذلك اذا ركب بالفاظ كثيرة طويلة غريبة عمن لم يعرف اصطلاحهم اوهمت الغر ما يوهمه السراب للعطشان ازداد الايمان والعلم بما جاء به الكتاب والسنة فان بضدها تتبين الاشياء وكل من كان بالباطل اعلم كان للحق اشد تعظيما وبقدره اعرف فاما المتوسطون من المتكلمين فيخاف عليهم ما لا يخاف على من لم يدخل فيه وعلى من قد انهاه نهايته فان من لم يدخل فيه فهو في عافية ومن انهاه فقد عرف الغاية فما بقي يخاف من شيء آخر فاذا ظهر له الحق وهو عطشان اليه قبله واما المتوسط فمتوهم بما تلقاه من المقالات ... وقد قال بعض الناس اكثر ما يفسد الدنيا نصف متكلم ونصف متفقه ونصف متطبب ونصف نحوي هذا يفسد الاديان وهذا يفسد البلدان وهذا يفسد الابدان وهذا يفسد اللسان ومن علم ان المتكلمين من المتفلسفة وغيرهم في الغالب في قول مختلف يؤفك

عنه من افك يعلم الزكي العاقل منهم انه ليس هو فيما يقوله على بصيرة

ابزر او تحقیق تعجبات اونکی نہین ظاہر اور یہہ مثل اوس شعر کی ہی جو کہا گیا ہی ع نہافت کالزجاج تخالها حقا وکل کاسر مکسور یعنی بعض دلایل ایسے ہین کہ ٹوٹی ہوئی ہین مثل شیشی کے اور تو خیال کرتا ہی اونکو حق اور حالانکہ ہر یک کہوٹی اور ٹوٹی ہوئی ہین اور جانتا ہی جاننی والا اور دیکہنی والا بیچ اونکی ایک وجہ سی کہ وہ لائق ہین اس بات کی کہ کہا شافعی نے بیچ حق اونکے حکم میرا اہل کلام مین یہہ ہی کہ مارو تم اونکو ساتہہ قمچی کہجور ونکی اور جوتونکی اور پہیرا جاوی اونکو محلہ محلہ مین اور کہا جاوی یہہ جزا اوس شخص کے کہ چہوڑی کتاب اور سنت کو متوجہ ہووی طرف علم کلام کی اور دوسری وجہ سی کہ اگر نظر کرین تو طرف اونکی ساتہہ آنکہون قدر اور دانائی کے کہ غالب ہین اوپر اونکی شیاطین کہ احاطہ کیا شیاطین نے اوپر اونکی تو رحم کرا اوپر اونکی اور نرمی کر اوپر اونکی کہ دی گئی ہین ذکاوت اور نہین دی گئی نور اور دی گئی فہم اور نہین دی گئے علوم اور دی گئی ہین کان اور آنکہہ اور دل کچہہ فایدہ نہ دیا کانون اونکی نے اور آنکہہ اونکی نے اور دل اونکی نے کیونکہ انکار کرتے ہین آیات اللہ تعالی کا اور گہیرا اونکو اوس چیز نے کہ ساتہہ اوسکی مسخری کرتے ہین اور جو شخص کہ عالم ہووے ان باتونکا تو ظاہر ہوگی اوسپر تیزی عقل سلف کی اور علم اونکا اور دانائی اونکی اس بابت مین کیونکہ ڈرایا اونہون نے علم کلام سے اور منع کیا اونہون نے اوس سے اور برا کہا اونہون نے اہل کلام اور عیب کیا اونہون نے اونکو اور بتا دیا اونہون نے اس بات کو کہ جو شخص طلب کریگا ہدایت کو بغیر کتاب اور سنت کے نہ زیادہ ہوگی اوسکو مگر دوری اور سوال کرتے ہین ہم اللہ تعالی سے کہ ہدایت کری ہمکو راہ سیدہی راہ انکا کہ انعام کیا تمنی اوپر سوائے اونکی کہ غصہ کیا ہے اوپر انکی نہ گمراہونکا

تمام شد

وان حجة ليست بينة وانما هي كما قيل فيها شعر حجج تهافت كالزجاج تخالها حقا وكل كاسر مكسور ويعلم العليم البصير فهم من وجه انهم مستحقون بما قال الشافعي حيث قال الحكم في اهل الكلام ان يضربوا بالجريد والنعال ويطاف بهم في القبائل والعشائر ويقال هذا جزاء من ترك الكتاب والسنة واقبل على الكلام ومن وجه انا اذا نظرت اليهم بعين العقل والحيرة مستولية عليهم الشياطين مستحوذة عليهم رحمتهم ورفقت عليهم اعطوا ذكاء وما اعطوا زكاء واعطوا فهوما وما اعطوا علوما واعطوا سمعا وابصارا وافئدة فما اغنى عنهم سمعهم ولا ابصارهم ولا افئدتهم من شيء اذ كانوا يجحدون بآيات الله وحاق بهم ما كانوا به يستهزؤن ومن كان عالما بهذه الامور تبين له حذاق السلف وعلمهم حيث حذروا عن الكلام ونهوا عنه وذموا اهله وعابوا ... وعلموا ان من ابتغى الهدى في غير الكتاب والسنة لا يزداد الا بعدا فنسال الله العظيم ان يهدينا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين وحسبنا الله ونعم الوكيل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاتمہ - احوال مصنف کے بیان مین اسم شریف مصنف کا احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن ابی القاسم بن خضر بن محمد بن خضر بن علی بن عبد اللہ ابن تیمیہ الحرانی ثم الدمشقی تقی الدین ابو العباس دوشنبہ کے دن ربیع الاول ۶۶۱ھ کی دسوین تاریخ شہر حران مین تولد ہوا اور سنہ چھہ سو ستر ہجریہ مین بہ سبب فتنہ و فساد قوم تتر کے کہ حران مین واقع ہوا تہا ہمراہ اپنے والد ماجد کے بہاگ کر شہر دمشق مین جاکر اقامت اختیار کی اور وہان قریب دو سو فضلاء مشتہرین کے جو متقدمین کرام ائمہ عصر تہے علم حدیث حاصل کیا صحاح ستہ وغیرہ مسانید و معجم طبرانی کبیر وغیرہ کتب اسلام کے کئی بار استاد کی روبروی پڑہین اور اپنے ہاتہ سے لکہین صغیر سن مین ہر علم مین لایق ہوا اور ہر فن مین فایق اور اپنے والد شریف اور اور مشایخ سے علم فقہ اور اصول سے بہرہ یاب ہوا - علم عربیت اور تفسیر مین بڑے بڑے اکابر زمانہ سے فوقیت لیگیا تہوڑے دنون مین ان سب علوم سے ایسا ماہر ہوا کہ فتوی اور تدریس کے لایق ہوگیا - اور ابہی عمر بیس تک نہین پہونچی تہی کہ مسند افتاء پر بیٹہا قوۃ حافظہ اسکو اللہ تعالی نے اسقدر عطا فرمائی تہی کہ جس چیز کو ایک دفعہ یاد کرلیتا عمر بہر فراموش نہوتی بعد انتقال والد اپنے کے مسند نشین ہوا اور دار الحدیث مین درس شروع کیا بڑے بڑے فاضل مثل قاضی القضاۃ بہاء الدین ذکی اور شیخ تاج الدین فزاری وغیرہما اس درس مین بخدمت شیخ الاسلام حاضر ہوتے علماء عصر اور ائمہ امصار اسکی اور اوصاف مین کئی دفتر لکہے ہین منتشی نمونہ از خروارے چند نقلین بطریق اختصار - لکہی جاتی ہین ذہبی لکہتا ہے کہ فزاری اسکی درس کو اپنے ہاتہ سے لکہتا اور اسکی تعظیم مین جان سے کوشش کرتا اور ذہبی نے اپنی معجم مین اسکا ترجمہ یعنی صفت اسطرح سے لکہی ہے کہ وہ یعنی شیخ الاسلام ابن تیمیہ یکتای زمانہ تہا علم اور معرفت اور شجاعت اور ذکاء اور انوار الہی اور خیر خواہی امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین کثرۃ سے احادیث لکہین اور پڑہین اور طبقات رجال مین نظر فرمائی اور وہ چیز حاصل کی کہ اور شخص کو حاصل نہوئی تفسیر مین سب سے بلند تہا اور فایق تفسیر مین طبع اوسکی سیال تہی اور واقع اور مواضع اشکال مین غوطہ مارنے والے اپنے دل کی روشنی اور تیزی فہم سے ایسی ایسی مسائل استنباط کرے

کہ اس سے پہلے کسی نے نلکی تہی حفظ حدیث اور اختلاف روایت اور احوال متکلمین مین نئی ابن بان سے
فایق تہا اور دلایل ظاہرہ سے سنت کی تائید اور اہل بدعت کو بقوۃ علم پایمال کرتا بہت خلق خدا کو
گمراہی سے راہ پر لایا اور راہ سنت اور نصرت دین مین ایذا اوٹہائی اسکی اوصاف زیادہ اوس سے
ہین کہ بیان مین آسکین ذہبی کہتا ہے کہ میرے طاقت نہین ہے کہ اوسکی اوصاف بیان
کرسکون خانہ کعبہ کے رکن اور مقام کے مابین قسم کرکے کہہ سکتا ہون کہ میری آنکہ نے اوسکی
مثل نہین دیکہا اور نہ اوسی یعنی شیخ نے اپنی آنکہہ سے کوئی اپنی مثل دیکہا ہی اور شیخ کمال الدین
ابن زملکانی نے لکہا ہے کہ جب شیخ کسی علم سے پوچہا جاتا تو دیکہنے والا کہتا کہ اسکو بجز اس فن
کے اور کوئی فن نہین آتا اور فوراً حکم کرتا کہ اس سے زیادہ اوس فن کو کوئی شخص نہین جانتا یعنی
اسمین بڑا کامل ہے اور تمام شروط اجتہاد کے اوسمین جمع تہین ذہبی نے اپنی مختصر مین لکہا ہے
کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ علوم دیانت مین متبحر تہا اور صحیح الذہن جلد فہم مباحث اور اوصاف حمیدہ کا
تیز فہم بڑی شجاعت والا کریم اور حلیم لذت کہانی اور پینی اور جماع سے فارغ تہا اسکو بجز لذت
اشاعت علوم دین اور تصنیف کتب کی اور عمل بالخیر کے کوئی لذت نہ تہی ہرچند عہدہ قاضی القضاۃ
کا اوسکو دیے رہے اوس نے اس لذت کے باعث سے قبول نکیا حدیث اور تفسیر اور فقہ مین سنن
اور آثار مین سردار تہا اور ذہبی نے تاریخ کبیر مین لکہا ہے کہ کوئی اسکی زمانہ مین اسکی مرتبہ کا
نہ تہا ایسا واقف اور ماہر احادیث اور آثار کا تہا کہ یہہ بات اوسکی حق مین صادق آتی ہے
کہ کوئی کہی کہ جس حدیث کو اور آثار کو ابن تیمیہ نہین جانتا وہ حدیث یا اثر نہین ہے یعنی ایسا
حدیث سے ماہر تہا کہ کوئی حدیث اوسکی یاد سے باہر تہی ابن زملکانی نے کتاب ابطال التحلیل پر
کہ شیخ رحمت اللہ کی تصنیف ہی بعد لکہی ثنا عظیم کے اور توصیف جسیم کے اور ترجمہ اور نام شیخ
رحمت اللہ علیہ کے یہہ قطعہ لکہا ہے ؎ مَاذَا یَقُوْلُ الْوَاصِفُوْنَ لَهُ × وَصِفَاتُهُ
جَلَّتْ عَنِ الْحَصْرِ × یعنی کیا کہی اسکی صفت کرنیوالا + کیونکہ اسکی صفات گنتی سے زیادہ ہین هُوَ
حُجَّةٌ لِلّٰهِ قَاهِرَةٌ × هُوَ بَيْنَنَا اُعْجُوْبَةُ الدَّهْرِ یعنی وہ اللہ تعالی کی حجت ہی سب حجتون پر غالب
وہ ہماری بیچ میں اعجوبۃ الدہر ہے + هُوَ اٰيَةٌ لِلْخَلْقِ ظَاهِرَةٌ × اَنْوَارُهَا اَرْبَتْ عَلَى الْفَجْرِ ×
یعنی وہ نشانی ظاہری واسطی خلق کے + نور اوسکی فجر کے انوار پر غالب ہوئی + اہل طبقات نے

کئی قصاید اور ابیات اوسکی وصف مین نقل کی ہین ان اوراق مین اونکی گنجایش نہین ہی جب ابن
دقیق العید اونکا ہم مجلس ہوا اور اونکی باتین سُنین تو کہا کہ مجکو امید نہین کہ تیری مثل پیدا ہو
ابو الحجاج المزی الحافظ اوسکی تعظیم اور تکریم مین مبالغہ کرتا اور کہتا کہ اسکی مثل چار سو برس سے
نہین دیکھا گیا صحیح روایت مین ابن زملکانی سے منقول ہے کہ اوسنے کہا کہ پانچ سو برس سے اوسکی
مثل کوئی پیدا نہین ہوا شیخ کمال الدین ابن زملکانی نے اپنے دستخط سے اوپر کتاب رفع الملام عن
الائمۃ الاعلام کے کہ تصنیف شیخ کی ہی لکھا ہی کہ اس مضمون سے کہ یہہ کتاب شیخ امام عالم کے
ہی کہ علامہ اور حافظ اور مجتہد اور عابد اور برگزیدہ اور امام اماموں کا برگزیدہ زمانہ کا علامہ
جہان کا وارث انبیاء کا آخر مجتہدین کا سردار علماء دین کا برکت اسلام کی حجت عالموں کے
برہان متکلمین کا جڑہ اوکھاڑنیوالا مبتدعین کا زندہ کرنیوالا سنت کا اوسکی بزرگی سے اللہ کا
احسان ہم پر ہے اور اوسکی وجود سے اللہ کے دشمنون پر اوسکی حجت ہی اوسکی برکت اور
اوسکی اخلاق سے کئی دل روشن ہوئی کہ نام اوسکا تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم ابن
عبد السلام ابن تیمیہ حرانی ہے بلند کری اللہ تعالی بلندی اوسکی اور محکم کرے ساتھہ اوسکے
ارکان دین کے اور ابن زملکانی نے یہہ ثنا اوسکی اوس وقت کی جب عمر اوسکی تیس سال کی
تہی اور بہت شیوخ اور علماء عصر نے اوسکی اوصاف لکھی ہین مثال شمس الدین ابی عمر
اور شیخ تاج الدین فزاری اور ابن منداو ابن دقیق العید و ابن نحاس و ابن عبد القوی و
قاضی خوبی وغیرہم اور شیخ عماد الدین واسطی نی کہ علماء عارفین سے تہا کہا کہ یہہ شیخ نمونہ
خلفاء الراشدین کا تہا اور تتمہ مجتہدین کا تہا جامع ظاہر اور باطن کا شیخ علی قاری نے
رسالۃ العذبۃ مین پیچہے نقل کرنے کلام ابن حجر مکی کے شرح شمایل سے لکھا ہی کہ مین کہتا ہون
کہ نگاہ رکھی اللہ تعالی اون دونونکو یعنے شیخ رح اور شاگرد اوسکا حافظ ابن القیم ان صفات
قبیحہ اور اخلاق فضیحہ سے کہ لوگ اونکی حق مین بیان کرتے ہین جو شخص منازل السایرین کو مطالعہ کرے
اوسپر خوب ظاہر ہو جاوے کہ یہہ دونون شخص اکابر اہل سنت و جماعت کے تھے ابو عبید
کہتا ہی کہ خاتمہ مین مجکو کچھہ احوال شیخ کا بیان کرنا منظور تہا اتحاف النبلاء تصنیف علامہ عصر
تاج اہل سنت نواب والا جاہ امیر الملک محمد صدیق حسن خان بہادر بہوپال دام فیضہ اور صواعق الہیہ تصنیف

مولانا شیخ المشایخ مولوی بشیر الدین صاحب جنکا فیض تمام ملک مین پہیل رہاہے زاد بقاءہ سے
نقل کیا بہت اختصار سے تہوڑا تہوڑا انتخاب کرکے بقدر حاجت لکہا اگر شیخ صاحب کے کل حالات کو
بالاستیعاب ذکر کیا جاوی تو کئی دفتر چاہیئے جسکو تفصیل مطلوب ہو اتحاف النبلاء اور صواعق
الہیہ کی طرف رجوع کرے شیخ اپنی وقت مین ایسا تہا کہ کوئی اوسکی مثل نہ تہا بہت مسئلون کو
اوسنی استنباط کئی اور تحقیق کے روسی بہت مسایل متقدمین پر کلام کے دو مسئلون پر اوسوقت
کے آدمیون نے تعصب و حسد روسی اوسپر بلوی کیا اور اوسکی ایذا دہی مین کوشش کی گئی
اوسپر بلوی ہوئی اللہ تعالے نے اوسکو نجات دی سات سو پانچ سوال عقاید کے علماء اور
اور قضاة کی بڑی مجلس مین اوس سے کی گئی اوسنی عقیدہ واسطی پڑہا سب نے اتفاق کیا کہ یہہ عقیدہ
سلف کا ہی آخر حساد اہل مصر نے حسد کرکے قاضی کے حضور مین بلوایا اور بعض افترا سے جو اوسپر
باندہی گئی تہی سوال کیا شیخ نے خطبہ کیواسطی حمد شروع کیا قاضی نے کہا کہ تو خطبہ کو نہین آیا جوابدہی
کر شیخ نے کہا کس کے سامنے جوابدہی کرون تو ہی تو میرا مدعی ہے اس سخن سی قاضی خفہ ہوا
اور اوسکو محبس مین بہیجدیا قصہ مختصر شیخ محبس ہی مین فوت ہوا اور جو مفتی صدر الدین صاحب نے
لاجواب ہونا شیخ کا اسی قصہ مین بیان فرمایا ہے سو غلط ہے سبکی نے کہ شیخ کا ہم عصر تہا اوسکی
رد مین بہت کوشش کی آخرش اوسکی بزرگی اور علم کا قایل ہوا اور اوسکی فضیلت اور حقانیت
پر اعتراف کیا جیسا کہ حافظ ابن حجر نے درر الکامنہ مین بیان کیا ہے کہ ذہبی نے سبکی کے طرف
بہ سبب اوسکی کہ اوس نے شیخ کے حق مین کلام کئی تہے عتاب نامہ لکہا سبکی نے جواب لکہا جسکے
مضمون کا بعض یہہ ہے کہ جناب نے شیخ تقی الدین کے باب مین لکہا ہے پس اس بندہ
نے شیخ کے قدر کی بزرگی اور علوم عقلیہ و نقلیہ کی فراخی اور کمال ذکا اور اوسکا بحر ذخار ہونا
اور اجتہاد اور ان سب چیزون مین پونہچنا حد سے زیادہ ثابت کیا ہے اور بندہ تو ان سب کا
ہمیشہ سی قایل ہے اوسکا قدر فی نفسہ بڑا ہی اور جو کچہہ اوسکی ذات مین زہد اور ورع اور
دیانت اور نصرت حق اور قیام اوس مین اور چلنا اوسکا سلف کے طریقہ پر اور پکڑنا اوسکا
اس طریقہ کو انتہا پورا اور نادر ہونا اوسکی مثل کا اوس زمانہ مین بلکہ تمام زمانون مین اللہ تعالی نے
جمع کیا ہے ایک بڑا مرتبہ ہے اوسکی سوا ہم کچہہ اور نہین ظاہر کرتے انتہی بالترجمہ ما نقل

سرفی

فی الصواعق سے تتبع سے معلوم ہوا کہ ان لوگون کا بڑا تنازع اوس سے صرف دو مسئلون مین تہا ایک مسئلہ زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین اور دوسرا مسئلہ صفات الہیہ مین دوسرے مسئلہ مین اوسپر تہمت مجسمہ ہونیکی لگاتے تہے اور پہلے مسئلہ مین کہتے ہین کہ حرمت سفر کا واسطے زیارت قبر نبی صلعم کے قایل تہا مین نے شیخ کے تین چار رسالہ دیکہے ہین اونکے دیکہنے سے مجہے اسقدر فایدہ دینی حاصل ہوا ہے کہ اور کسیکی تصنیف سے کم ہوا تہا قرآن اور حدیث مین ایسا ماہر پایا کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا قرآن اور حدیث سے ایسی مسایل نکالتا ہے جیسے دریا سے غواص موتی اوسکی تصنیف کے مطالعہ سے استنباط کے اشکال آتے ہے اور قرآن و حدیث مین تدبر کرنے کی مہارت پیدا ہوتی ہے مسئلہ کو ایسی تقریر صاف اور شستہ سے بیان کرتا ہے اور چار طرف سے گہیرتا ہے کہ آدمی کی تسکین ہوتی ہے اللہ تعالی اوسکو رحم کرے پس نسبت تجسیم و تشبیہ کی اوسپر بڑا بہتان ہے حاشا و کلا وہ ہرگز تجسیم و تشبیہ کا قایل نہین ہے مسایل صفات مین بالکل موافق سلف کا ہی یہہ حمویہ جسکا ترجمہ کیا گیا ہے اوسکا شاہد ہے اللہ تعالی نے اوسکو جزا خیر دی اس مسئلہ کو ایسا صاف کیا ہی کہ اوسکی پڑہنے سے عقایدکی تجدید ہوتی ہے نزول کے مسئلہ مین ایک بڑا رسالہ تصنیف کیا ہی جسکی مطالعہ سے احادیث صفات کی تصدیق ہوتی ہے اور ایمان کو کمال اور مسئلہ پہلا ایسا نہین ہے جیسا اوسکی تشنیع وارد ہو غایۃ الامر درجہ استحباب سے زیادہ نہین ہو سکتا صرف تخطیہ کفایت کرتا تہا کہ آلمجہ یخطی ویصیب یہہ بات ابعد نہین ہے کہ شیخ کو تجسیم و تشبیہ سے نسبت کیا گیا کیونکہ ہمیشہ سے اہل حق کو اہل باطل ایسی ہی القاب دیتی رہے این یہہ اونکو عدار رسول اللہ سے میراث ہی کہ اوس زمانہ مین صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ کو صابی کہتے تہے اور خارجی اور معتزلہ اہل سنت کو حشویہ کہتے ہین امام شافعی صاحب کو رفض کی تہمت دی گئی چنانچہ اونکی شعر سے صاف ظاہر ہوتا ہے ؎ اِنْ کَانَ رِفْضاً حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ + فَلْیَشْهَدِ الثَّقَلَانِ اَنِّی رَافِضٌ + شیخ ابن تیمیہ رح کو خارجی ہونیکی تہمت لگائی گئی تہی اوسوقت اونہونے یہہ شعر کہا ؎ اِنْ کَانَ نَصْباً حُبُّ صَحْبِ مُحَمَّدٍ + فَلْیَشْهَدِ الثَّقَلَانِ اَنِّی نَاصِبٌ + ایک اور شخص کہتا ہے ؎ فَاِنْ کَانَ تَجْسِیْماً ثُبُوتُ صِفَاتِهٖ + وَتَنْزِیْهُهَا عَنْ کُلِّ عَیْبٍ مُفْتَرِیْ + فَاِنِّیْ بِحَمْدِ اللّٰهِ رَبِّیْ مُجَسِّمٌ + هَلُمُّوْا شُهُوْداً وَاحْضَرُوْا کُلَّ مُحْضَرِیْ + حضرت امام اعظم رح پر کیا کیا اتہام لگائے گئے کوئی ونکو جبریہ

کہتا تہا کوئی قدریہ اور کوئی مرجیہ کوئی قایل ہونے خلق قرآن کے نسبت کرتا تہا حضرت امام احمد حنبل کو اسبات کی تہمت لگائی گئی کہ محدث ہونے قرآن کا قایل تہا الحاصل جو محقق متکلم بکلمۃ التحقیق ہوا ہے وہ ایسی ایسی القاب سے ملقب ہوتا رہا ہے یہہ ورثہ انبیاء علیہم السلام کا ہی کہ ہر ایک نبی سحر اور جنون سے نسبت کیا گیا كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ؕ بعض جہلا ایذا پہنچی کو دلیل ناحق پر ہونیکی ٹہراتے ہین نہین انبیاء کو ہمیشہ ایذا پہنچتی رہی حضرت امام اعظم صاحب رح قید ہی مین انتقال فرمایا حضرت امام شافعی صاحب شہر سے نکالے گئے حضرت امام احمد حنبل صاحب رح مقید ہوئی علی ہذا القیاس ہر ایک شخص جسنے موافق کلمہ حق نکالا ایسی ایسی فتنہ سی مبتلا رہا جناب سید الشہدا کہ ظالمون کے ہاتہہ سے ایذا دی گئی کیا وہ حق پر نہ تہی نعوذ باللہ من ذالک یہہ بہی انبیاء کا ورثہ ہی ایسی باتونکو دلیل ناحقیت قرار دیکر عوام کو دہوکہ دینا وتیرہ اہل باطل کا ہی و آخر دعوینا ان الحمد للہ رب العالمین فقط

خاتمۃ الطبع

واضح ہو کہ مسئلہ فوق و استوا کے بیان مین رسالہ حمویہ تالیف کیا ہوا فاضل اکمل محدث بی بدل شیخ الاسلام امام الہمام احمد بن عبد الحلیم بن تیمیۃ الحرانی استاد الاستاد مجد الدین فیروزآبادی صاحب قاموس کا نہایت عمدہ یادگار ہے کہ قابل اشاعت کے تہا بسبب نایابی کے اب تک نا حال شایع نہوا لیکن مسئلہ مذکورہ کی بیان مین ایک کتاب مسمی بالانتقاد الرجیح فی شرح الاعتقاد الصحیح بزبان عربی اور ایک رسالہ مسمی بہ الاحتوا علی مسئلۃ الاستوا مولفہ امام المفسرین عمدۃ المحدثین ناصر حدیث سید المرسلین نواب والاجاہ امیر الملک مولوی سید **محمد صدیق حسن خان** صاحب بہادر کے چہپ کر انہین دنون مین شایع ہوئی ہزارون آدمیون نے انسی فایدہ تام لیا اور اعتقاد اپنا اس مسئلہ مین جو کہ جزو ایمان کی ہی درست کیا لیکن بعض متعصبون نے کہ جنکو معنی ظاہر آیہ کریمہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى اور سوا اسکی ایسی ہی کئی آیات و احادیث کا صاف انکار ہی باوجود ملاحظہ کتاب و رسالہ مذکورہ کے اس اعتقاد صحیح سی پہلو تہی کیا اور تاویلات رکیکہ کرتے چلے ہوئے اور اپنی تیزی طبع سی نئی نئی باتین ایجاد کر کے لوگونکو بہکانے لگی راہ حق سی وحشت دلانے لگے اس لیے ترجمہ اس رسالہ کا جو کہ واسطی حل مشکلات علمی و اعتقادی کے حکم اکسیر کا رکہتا ہی واسطی تفہیم اُنکے کے حسب ضرورت عالم المعی فاضل لوذعی مولوی **غلام العلی** القصوری حال ساکن شہر امرتسر نے نہایت عرقریزی اور کمال جانفشانی سی عبارت اردو عام فہم مین کردیا اور اس مسکین **محی الدین**

تاجر کتب لاہور نے اصل کتاب حاشیہ پر اور اسکا ترجمہ متن مین مناسب سمجہ کر حسب الارشاد

جناب مترجم اسکی طبع کا سامان بہم پہونچایا سو الحمد للہ کہ ماہ شوال سنہ ۹۱ھ

ہجریہ مین مطبع ہو کر مطبوع طبایع خاص و عام ہوا فقط

۱۹۸۴ء

کتب خانہ

جامعہ عثمانیہ

[illegible]